3291

سفرنامہ

حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ

نقل مطابق اصل

ترجمہ اردو زبان مروج زماں

مترجم: خلیفہ منظور احمد
محلہ بخاری۔ اوچشریف۔ ضلع بہاولپور

ملنے کا پتہ:۔ خلیفہ منظور احمد
محلہ بخاری۔ اوچشریف۔ ضلع بہاولپور ○ سنہ ۱۴۰۷ھ سنہ ۱۹۸۷ء
ہدیہ ۔/ ۲۲ روپے

Marfat.com

پیش لفظ

86437

برادرانِ اسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

دُعاگو خلیفہ منظور احمد بن خلیفہ فیض محمد صاحب مرحوم مغفور قوم لنگاہ سکنہ اوچشریف محلہ بخاری ضلع بہاولپور۔ حضرات شیوخ المشائخ جناب مخادیم صاحبان قدس سرہٗ سجادگان سادات عظام دربار گوہر بار فیض آثار بخاری حضرت شیخ جلال الدین سُرخپوش بخاری قدس سرہٗ کے عنایات خسروانہ وفیوضات کریمانہ جدی طور پر مجاور قدیم دربار فیض آثار حضرت قطب العالم کاشف اللوح والقلم صاحب الانعام والکرم شیخ المشائخ حضرت سیّد مخدوم جہانیاں جہانگشت بخاری اوچی رہے اور شجرہ نویس سادات بھی ہیں۔ حالات وکمالات بزرگانِ دین فرزندان حضرت سید المرسلین بطور ہدیہ راسخ الیقین سال ۱۳۹۰ھ میں ایک کتاب بنام "گلزار محمدی" جس میں حضور سرور کائنات رسالتمآب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم واہل بیت عظام و بزرگان دین متین وسادات کرام کے مختصر حالات وکرامات خوارق بزرگان اوچ متبرکہ درج ہیں ہدیہ ناظرین پیش ہے۔ کاشف اللوح والقلم حضرت شیخ سید مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ وبرکاتہ' کی اشاعت کی چنانچہ دُعاگو نے سفرنامہ مذکور فارسی سے اردو میں ترجمہ کیساتھ نقل کی جو ہدیہ ناظرین ہے۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۶

دعاگو خلیفہ منظور احمد

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والعاقبۃ للمتّقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمّدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ آمین۔ ثم آمین

اما بعد ایں رسالہ ایست متبرکہ ازاں قطب الاقطاب مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گر المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ العزیز کہ در عالم کون ومکاں بسیر وطیر چہلسال برّ وبحر طے کردہ و ہفت حج اکبر گزاردہ و بروضہ مطہرہ منورہ متبرکہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاروبے کردہ وسلام دادہ کہ السلام علیکم یا جدّی واز روضہ انور آواز برامدہ وعلیکم السلام یا ولدی و کعبہ مومناں بیت اللہ را چند مدت طواف کردہ و چہل چلہ آنجا مجاہدہ کردہ و بعد مجاہدہ بمشاہدہ حقانی مشرف شدہ وسرفرازی یافتہ و بعد از شرافت حکم شدہ کہ ای سیّد جلال الدین تو مولللہ قانتین برخیز زیارت مردان خدا کن وپارہ ملک خدا را معائنہ کن

یعنی حضرت سیّد مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے چالیس سال تک خشکی وتری میں ملک خدا کی سیر کی اور سات حج اکبر ادا کئے اور روضہ اقدس پر جاروب کشی کی اور روضۂ اطہر سے "السلام علیک یا جدی" کا جواب "علیک السلام یا ولدی" پایا اور بیت اللہ کا طواف کرتے رہے اور وہاں چالیس چلے مجاہدہ کئے اور مشاہدہ حقانی سے مشرف ہوئے اور بعدہ حکم ہوا کہ "تو مولللہ قانتین" مردان خدا و ملک خدا کا معائنہ کر

Marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ "سیروا فی الارض ط فانظروا کیف کان عاقبۃ المتقین" وبا بشارت بشارت ایشان بجانب بیت المقدس حکم شدہ کہ بآستانہ حضرت خلیل الرحمٰن مشرف شوند یعنی بیت المقدس جانے اور آستانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے شرف حاصل کرنیکی بشارت ہوئی فرماتے ہیں:۔ چہ بینم کہ در آنجا یک لکھ وبست وچہار ہزار پیغمبران مدفون کردہ بودند پیغمبران دیگر گفتند کہ یوسف بادشاہ بود۔ ایشاں راچہ نسبت است کہ بادشاہ در پیغمبران باشد، آنگاہ مہتر یوسف را از آنجا کشیدہ چہار کردہ از بیت المقدس چبوترہ بستہ برآں جائے دفن کردہ اند یعنی بیت المقدس جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبروں کے مزارات ہیں اور کشف ہوا کہ ان میں یوسف نامی بادشاہ دفن ہے جس کا پیغمبروں میں ہونا ٹھیک نہیں چنانچہ وہاں سے نعش نکلوا کر بیت المقدس سے چار کوس دُور چبوترہ بنوا کر دفن کرایا گیا۔ یک اربعین آنجا چلہ کشید وجمع پیغمبران شفیع آوردم۔ بکرم اللہ تعالیٰ از زیارت خیلے فتوح روزی شدہ۔ بشکرانہ آں فیض یکصد ختم، کلام اللہ خواندہ وبارواح بزرگان بخشیدم یعنی فرماتے ہیں کہ وہاں بیت المقدس میں چالیس چلے ادا کئے اور پیغمبروں کو شفیع بنایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزی فراخ ہوئی جس کے شکرانہ میں ایک سو ختم قرآن شریف پڑھ کر پیغمبروں کی ارواح بخشے فرماتے ہیں و بروز چہارشنبہ وقت عصر ہاتف آواز دادکہ بجانب شام برسید کہ آنجا مسجد اقصیٰ ست۔ بیک حملہ آنجا رسیدم چہ بینم کہ درآں مسجد در ہر شب ہزار و یک نظر رحمت نازل میشود و دراں مسجد نود و نہ ستون ند و مشاہیر ست کہ ہر کہ دریں مسجد درآید

چنانچہ برگ درختاں بوقت خزاں میریزند چناں گناہاں ایشاں دور میشوند دریں مسجد شریف چند ہفتہ ماندہ مکاشفہ روحانی حاصل کردہ شد یعنی بدھ کے دن عصر کے وقت ہاتف نے آواز دی کہ شام کیطرف جاؤ کیونکہ وہاں مسجد اقصیٰ ہے میں فوراً وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ہر رات ایک ہزار ایک رحمتیں حاصل ہوتی ہیں اور اس میں ننانوے ۹۹ ستون ہیں اور مشہور ہے کہ جو کوئی اس مسجد میں آتا ہے اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جسطرح موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اس مسجد میں چند ہفتے قیام کیا اور مکاشفہ روحانی حاصل کیا بعدہ فرماتے ہیں: باز بجانب مسجد جامع دمشق حکم شدہ کہ رفتہ زیارت آں مسجد بکنید کہ عبداللہ عمر خطاب رضؓ عمارت کردہ است و ہفتاد ہزار شتر مال بروخرچ کردہ است و پانزدہ ہزار انبیاء در یک رکن آں مسجد خفتہ اند. و آنرا دوازدہ ہزار محراب ساختہ اند در محرابے پیغمبرے خفتہ است و در ہر پایہ پیغمبر یک ستون از سنگ مرمر است و دراں مسجد دروازہ ہزار قندیلہا تے است روشن و در سومی رکن آں مسجد خلائق خدا نماز میگزارند ہمچنیں مسجد در عالم کم است گرد ہر چہار طرف او آب رواں ست و بمقدار پانصد کس فقراء غربا زاویہ گرفتہ بعضے بتلاوت قرآن و بعضے بذکر جلی و خفی مشغول اند و مرداں خدا کہ رجال اللہ غیب اند چنانکہ ابدال و اوتاد و اخیار و ابرار و غوث و قطب ہر روز در آنجا گذر میکنند کہ جائے مہیب و پرتاثیر است و بغیر طالبان حق دیگر ہیچکس اجال بناشد کہ اندر مسجد قرار گیرد ایں دعاگو رفتہ دراں منزل آرام گرفتہ تا آنکہ خمس چلہ در آنجا کشید و ذوق خاص حاصل شدہ یعنی جامع مسجد دمشق جسے عبداللہ بن عمر خطاب رضؓ نے تعمیر کروایا تھا کی جانب جانیکا حکم ہوا وہاں جاکر اس مسجد کی

Marfat.com

زیارت کی تو معلوم ہوا کہ اس مسجد پر ستر ہزار شتر مال خرچ ہوئے تھے اور اس مسجد کے ایک رکن میں پندرہ ہزار انبیاء استراحت فرما ہیں جن کیلئے بارہ ہزار محراب بنے ہوئے ہیں اور ہر محراب میں ایک پیغمبر آرام فرما ہے اور ہر پیغمبر کیلئے ایک ستون سنگِ مرمر سے بنا ہوا ہے اس مسجد میں بارہ ہزار قندیل روشن ہیں اور صحن مسجد میں مخلوقِ خدا نماز پڑھتی ہے ایسی مسجدیں دنیا میں بہت کم ہیں اس کے گرد چاروں طرف پانی جاری ہے اور بمقدار پانچ سو فقراء و غربا دائرہ میں بعض تلاوت کلام اللہ و بعض ذکر جلی و خفی میں مصروف ہیں اور مردانِ خدا جو رجال غیب ہیں جیسے ابدال، اوتاد، اخیار و ابرار و غوث و قطب روزانہ وہاں حاضر ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہیبت ناک اور پُر تاثیر مقام ہے اور طالبانِ حق کے سوا اور کسی شخص کو وہاں رہنے کی طاقت نہیں یہ دعا گو (مخدوم جہانیاں) اس مسجد میں داخل ہوا اور پانچ چلے تک وہاں قیام کیا اور خاص لطف اندوز ہوا بعد ازاں بدشت کربلا حکم شدہ کہ حضرت امام حسین ؑ شہید را زیارت بکنید پنج سیر سرمہ از پایاں قبر مبارک ایشاں برداشتہ چند مدت بچشم خود کشیدم بسیار فائدہ دیدم و چنداں خلق خدا ازاں سرمہ مستفید شدند کہ در شمار نیاید بسیار نابینا روشنی یافتند و بدانکہ آنروز کہ خون مبارک امام حسین ؑ شہید بر زمین افتادہ بود از حضرت جلیل الجبار واحد القہار مہتر جبرائیل را حکم شدہ کہ ایں خون مبارک ایشاں در شیشہ انداختہ نزدیک پایاں او رضی اللہ تعالیٰ عنہ در زمین پنہاں ساختند و خلق خدا تعالیٰ از اطراف آمدہ جہت تبرک قدرے از آنجا گل میسر ند بلاشک مقصود مے یابند و مشاہیر است کہ مرداں صاحب اعتقاد بمقدار بیست و پنج گز زمین از پایاں قبر مبارک خاک کاویدہ اند و خاک بردہ اند و در روز عاشورہ آں

Marfat.com

غار مانند دیگ در جوش مے آید و از آں غار مرد ماں لنگ و نابینا و باد زدہ خاک مے برند مقصود مے یابند و دیگر کرامت این است کہ یک چشمۂ آب از پایان قبر مبارک ایشاں بیروں مے آید از آں آب زراعت کثیر مے شود آنجا مشہور است و کوہ لبنان یکے از کوہ بہشت است و آب ہا کہ در عالم خدائیتعالیٰ جاریست از آں کوہ پیدا میشود و بالائے آں کوہ مقام چہل ابدال است کہ در عالم سیر و طیر میکنند و در آں کوہ چہل محراب است و در ہر محراب یک یک ابدال مے ماند و پیش ہر یک چشمہ آب رواں میگزرد و گاہ گاہے در آنجا آواز ذکر اللہ تعالیٰ و تلاوت قرآن کلام اللہ مے آید چنانکہ اکثر مرد ماں آواز مے شنوند و لیکن ہیچکس را در نظر نمے آیند مگر آں مرد ماں را کہ صاحب دل اندو در غبتہائے آنجائیکہ میوہ گوناگوں مے آرند ایں دعاگو آنجا رفتہ چنداں عجائبات معائنہ کردہ و دیگر در آنجا ہمیشہ انوار ہا نازل میشوند یعنی حکم ہوا کہ کربلا معلے جا کر حضرت امام حسینؓ شہید کی زیارت کریں میں نے قبر مبارک کے پاؤں سے پانچ سیر سرمہ اٹھایا اور کافی عرصہ تک اپنی آنکھوں میں ڈالتا رہا اور بہت فائدہ اٹھایا اس سرمہ سے بے شمار بندگان خدا مستفید ہوئے اور بے شمار اندھے بینا ہو گئے جس دن حضرت امام حسینؓ کا خون اس زمین پر پڑا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا تھا کہ اس خون مبارک کو شیشہ میں ڈال کر قبر مبارک کی پائنتی میں دفن کر دو اس وجہ سے چاروں طرف سے مخلوقِ خدا نے آ کر بطور تبرک یہ مٹی حاصل کرتے رہے اور مقصود حاصل کرتے رہے اور مشہور ہے کہ صاحبِ اعتقاد لوگ قبر مبارک کی پائنتی سے پچیس گز زمین کھود کر لے گئے اور عاشورہ کے دن یہ زمین دیگ کی طرح جوش مار کر پوری ہو جاتی ہے

Marfat.com

اور لنگڑے، نابینا اور باد زدہ لوگ مٹی لے جاتے ہیں اور مقصود حاصل کرتے ہیں دوسری کرامت یہ بھی ہے کہ قبر مبارک کے قریب سے ایک چشمہ بہتا ہے جس سے زراعت میں برکت ہوتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ کوہِ لبنان ایک بہشتی پہاڑ ہے جس سے دنیا کے دریا جاری ہیں اور اس پہاڑ پر چالیس ابدال رہتے رہیں جو دنیا میں سیر کرتے رہتے ہیں اس پہاڑ پر چالیس محراب ہیں اور ہر محراب میں ایک ابدال رہتا ہے اور ہر ایک کے پاس سے ایک چشمہ گزرتا ہے اور کبھی کبھی وہاں سے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت کلام اللہ کی آواز آتی ہے چنانچہ اکثر لوگ یہ آواز سنتے ہیں لیکن کوئی شخص نظر نہیں آتا مگر صاحبدل خدا رسیدہ لوگ دیکھتے ہیں اور وہاں گوناگوں میوہ دار درخت ہیں یہ دعاگو وہاں پہنچا اور کئی عجائبات کا معائنہ کیا اور وہاں ہمیشہ انوارِ حق نازل ہوتے ہیں اس کے بعد شہر نہاوند جانیکا حکم ہوا لکھتے ہیں۔ بعد ازاں بجانب شہر نہاوند حکم شدہ بفیض الہٰی دراندک زمانہ درآنجا رسیدم و آں شہر مسجدے جامعہ وسیعہ دارد کہ درآں مسجد سی و سہ ہزار اصحاب رسول اللہ صلعم بطریق خواب خفتہ اند و جمیع اصحاب را در تابوت کردہ نہادہ اند و دفن نکردہ اند و ہر سیاحے کہ آنجا میرود و زیارت میکند۔ چے مے بیند کہ برزخمہائے مخلوج پنبہ داشتہ اند و ہمچوں کسے مخلوج را از جراحت زخم دور میکند ازاں زخمہائے خون بیدریغ رواں میشود و چوں آں مخلوج باز میدارد بر زخمہائے بدانسک آں خون مے ماند بحکم الہٰی طرفہ فیضے ازیں بزرگواراں روزی شدہ ایں دعاگو چند روز ماندہ و بعین الیقین تجربہ کردہ و معائنہ نمودہ یعنی اسکے بعد شہر نہاوند جانیکا حکم ہوا خدا تعالیٰ جل شانہٗ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں پہنچا وہاں ایک جامعہ مسجد میں جو کہ بہت وسیع ہے رسولِ خدا کے تینتیس ۳۳ ہزار صحابہ بصورت نیند سوتے

Marfat.com

ہوئے ہیں تمام صحابہ تابوت میں رکھے ہوئے ہیں اور دفن نہیں کئے گئے اور وہاں آنیوالا ہر
سیاح اُنکی زیارت کرتا ہے اور دیکھتے ہیں کہ ہر زخم محلوج پر پنبہ رکھا ہوا ہے جسکے ہٹانے سے
زخم سے خون جاری ہو جاتا ہے اور محلوج واپس رکھ دینے سے بلاشک خون رہتا ہے ان بزرگاں
سے بفضلِ خُدا فیض حاصل کیا اور کئی دن وہاں رہا اور بچشمِ خود بعین الیقین تجربہ و معائنہ کیا۔

بعد ازاں بروز شنبہ بعد از نماز فجر حکم شدہ کہ بجانب کوہ طور سینا رفتہ زیارت کنید وچوں
آنجا رفتیم زیارت مہتر موسیٰؑ صلوات اللہ علیہما بجا آوردیم و برکات آنجا مشرف شدیم و معائنات
عجائب و غرائب دریافتیم دیدیم کہ بہ برکت ایشاں فیض ربانی بردلم وارد شدہ چند روز مجاہدہ
و ریاضت کردیم تا آنکہ بمہتر کلیم اللہ علیہ السلام مشرف شدیم و از لطف و کرم ایشاں چند سوال
در خاطر داشتیم از وی پرسیدیم ہمہ را جواب با صواب یافتیم و گستاخی کردہ باز ایں سوال کردیم
کہ یَا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ گفتی لَنْ تَرَانِیْ چگونہ جواب یافتی فرمود کہ ای فرزند ایں از ما
ست کہ برماست فضولی را جواب ہمیں است کہ یافتیم و آواز لطف خویش جواب خطاب فرزندی
فرمودہ است و ایں فقیر دو ماہ کامل بالا کوہ طور سینا ریاضت کشیدہ وقتے حضرت کلیم اللہؑ بایں
خطاب مخاطب کردہ کہ ای فرزند ولد النبی مقصود شما بیشتر است بروترا بخدا تعالیٰ سپردیم یک سیر
خرما پختہ بایں دعاگو عنایت فرمودند کہ یک سال تمام باآں خرما روزہ افطار میکردیم یعنی لجدہٗ
بروز ہفتہ بعد نماز فجر کوہ طور سینا جاکر زیارت کرنیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر حضرت مہتر موسیٰ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی اور برکات سے مشرف ہوئے اور عجائبات کا معائنہ کیا جنکی برکت سے

Marfat.com

دِل پر فیض ربانی وارد ہوا چند دن وہاں مجاہدہ اور ریاضت کی حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کو مہربان دیکھ کر میں نے اپنے دل کے چند سوال پیش کئے اور جواب باصواب پایا گستاخی کرتے ہوئے میں نے سوال کیا "یَا رَبِّ اَنظُرْ اِلَیکَ" کے جواب میں "لَن تَرَانِی" کیوں کہا گیا۔ فرمایا کہ اے فرزند اپنے کئے کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے میرے فضول سوال کا یہی مناسب جواب تھا آپؑ نے مہربانی سے مجھے فرزندی کے خطاب سے نوازا۔ یہ فقیر دو ماہ کامل کوہ طور سینا پر ریاضت کرتا رہا تو آپؑ نے فرمایا "اے فرزند ولد ابنی تمہارے ذمہ بہت سے کام ہیں جاؤ سپرد خدا" ایک سیر خرما مجھے عنایت فرمایا جس سے میں نے ایک سال سالم روزہ افطار کیا۔ بعد ازاں بجانب بغداد حکم شدہ کہ حضرت غوث الثقلین خواجہ اویس قرنیؓ وسائر بزرگان کبار در آنجا خفتہ اند و حضرت سلطان محی الدین مخدوم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ ہم در آنجا خفتہ است کہ وے را کرامتہا آنچند انست کہ در شمار نیامد مگر ایں فضیلت وے راسزد کہ در ہر روز یک غلام گنگ جاہل از بازار خریدہ در نظر الیشاں مے آرند ہم در آں لحظہ او راسر دل مکشوف مے گردد و آشنائی خدا مے سازد و ایشاں چہل سال زیستند و چنانچہ در دنیا آمدہ بودند ہمچناں سلامت رفتہ اند چیزے لذت نگرفتہ و نخوردہ بودند چنیں مردان خدا در آں شہر معظم خفتہ اند و بہرۂ فیض از روحانیت ایں بزرگ و ازاں خیلے فتوح حاصل شدہ و خاصۂ قبر حضرت خواجہ اویس قرنی بر کوہ بلند کردہ اند و در ہر آستانہ متبرکہ یکیک چلہ کشیدم و زیارت ایں بزرگواراں کردہ فیض و فتوحات از ایشاں حاصل کردہ شدہ چندانکہ سلیم القلب و فیض باطنی روزی شدہ یعنی فرماتے ہیں اس کے بعد بغداد جانیکا

Marfat.com

حکم ہوا کہ وہاں غوث الثقلین خواجہ اویس قرنیؓ و دیگر بہت سے بزرگان استراحت فرما ہیں اور حضرت
سلطان محی الدین مخدوم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ بھی آرام فرما ہیں جن کی اتنی کرامات
ہیں کہ شمار میں نہیں آتیں اور یہ فضیلت صرف انکے لیئے ہے کہ ہر روز ایک جاہل مطلق غلام بازار سے
خرید کر آپؒ کے پاس لاتے ہیں تو آپکی نظر مبارک سے اسی وقت اس غلام کے دل پر اسرار مخفی ظاہر ہو جاتے
ہیں اور اللہ عزوجل سے آشنا ہو جاتا ہے (ولی اللہ بن جاتا ہے) اور وہ چالیس سال زندہ رہے جسطرح
دنیا میں آئے اسیطرح سلامت گیئے اور دنیا کی لذت اور کھانے پینے کی عیاشی کے قریب نہ بھٹکے ایسے
مردان خدا اس متبرک شہر میں مقیم ہیں ان بزرگوں کی روحانیت سے فیوض و فتوح سے بہرہ ور ہوئے حضرت
اویس قرنیؓ کا مزار ایک بلند پہاڑ پر بنا ہوا ہے میں نے ہر آستانہ ایک ایک چلہ ادا کیا اور ان بزرگان کی زیارت
کی اور انکے فیض باطنی سے اتنا فیض اور فتوحات حاصل کی کہ طبیعت سیر ہو گئی بعد ازاں بجانب سراندیپ
حکم شدہ کہ آنجا قدم ابوالبشر آدم علیہ السلام است و مہتر جبرائیلؑ را حکم شدہ کہ آدمؑ را بموضع سراندیپ
ببرید و آنجا ہیچ آبادانی نیست چنانچہ گنہگار را در بندیخانہ بدارند ہمچناں آدمؑ را در آنجائے متوحش
بدارند مگر ہمیں فضیلت کہ کشن و سفید بمثل تخت بودہ است برآں سنگ چہل سال بہ یکپا تے استادہ
بہ توبہ وزاری بنالید و بعضے میگویند کہ ہفتاد سال آب چشم او چنداں باریدہ کہ از قطرۂ اشک او جواہر
ولعلہا ئے دیا قوتہا و زمردہا پیدا شدند کہ از شعاع آنہا آفتاب نیر طلعت یافتہ و آں سنگ سفید کہ
زیر پائے بابا آدمؑ بود علامت قدم او سہ گز از زمین بالا برآمدہ و گرد دیگر آں مقام دریاست و آنجا
فیلاں و دو کاں و دیواں و پریاں و غول بیابانی بودہ اند. و آنجا ہیچ آدمی زاد دنیا شد مگر ہمیں

Marfat.com

رام ولچھمن بوده است از ذریت مہتر آدمؑ و کافران که از ولایت سراندیپ حکایت کنند خلافت وطریقه آں ولایت یکنوعست وجائے موحش وھیبت است ولیکن تجلیات نورانی ہر شب وارد میشود و آوازہا غیبی بے جہت پیدا میشود وایں دعاگو چند مدت سکونت گرفتہ ہر روز بامردان خدا که واصلانِ حق اند ملاقات کرده آمد چنداں کرم وعنایت فرمودند که قدر آں خدا رسیدند و بدانکه طائفہ کافراں که سد دریا را شکستہ سراندیپ را تاراج کرده بودند سلطان سکندر در آنجا رفتہ یکساں تمام مانده دریا را سد بستہ محکم ساختہ جزیره کافرانہ اخراب کرده در دین خود آورده چنداں مال وخزائن در دست آورده که لا تعد ولا تحصے وبعد فتح کافراں بجانب سراندیپ متوجہ شدند. و در جنگل ویرانگی در آمدند چند روز راه گم کردند در تاریکی کوہستان در آمدند و دراں جنگل فیلاں وغول بیابانی وشیراں ودیگر جانوراں ہیبت لشکر سلطان را پریشان میکردند وخراب ساختند چنانکہ سکندر بذات خود وسائر حکماء نیز در دریائے فکر غوطہ خوردند و در دعا و مناجات و در تضرع وزاری مشغول مے شدند. وتمامی عساکر در دریائے حیرت ودرمیان توبہ واستغفا آمدند بعد از چند روز بفرمان باری عز اسمہٗ دو شخصے بصورت دو طاؤس آمدند بالائے سلطان سکندر آواز کردند که اے سکندر ہزیمت خوردی وقدرت قادر را معائنہ کردی آں رتبہ والا فرینین را کجا کردی قولہٗ. واللّٰہ غالبٌ علی امرہٖ. این است چنانکہ قولہٗ تعالیٰ کُلَّ یَومٍ ھُوَ فِی شَانٍ رکنوں بیا تراره بنمائیم ومعبود خود را دریاب وعبودیت خود را ثابت وار بعده سلطان سکندر گفت کہ ای آفریدگان خدا وا ے بندگان ما را آرزو ے ما بر سانید تا قدم مہتر آدمؑ را زیارات بکنیم ایں ہر دو مرغان پیشتر شده مے پریدند و دنبال آں مرغان کوچ کردند بحکم الٰہی در اندک ایام آنجا رسیدند که

مقصود ایشان میبود۔ آں قدم مبارک را زیارت کردند بسیار عجائبات آنجا را معائنہ نمودند۔ و آں ہر دو مرغاں در ینجا رسانیدہ پرواز کردند و غائب شدند۔ در ینجا سلطان سکندر مرغ فکر را پرواز دادہ بدید کہ آیا قدم بابا آدمؑ را بالا کوہ رسیدن بسیار مشکل امریست تتبع میباید کرد کہ بطریق آسانی بالا او تواں رسید چونکہ جائے کہ قدم مبارک است بس بلند جائے است بالا رفتن محال است سکندر چند روز مقام کردہ بحکمت حکیماں فکر کردہ ہفت زنجیر آہنی ساختہ برآں کوہ استوار کردند تا ہر سیلے کہ بار زوئے زیارت قدم بابا آدمؑ آید بطریق آسانی زنجیر ہا را گرفتہ بالا رساند و آنجا فیلاں امکان ندارد و زائراں بطریق خاطر خواہ بالا رفتہ زیارت قدم مبارک مہتر آدم ابوالبشر میکنند و مشہور است کہ برآں کوہ ہر شبے مردان از غیب فرود آیند بعضے بذکر جلی و بعضے بذکر خفی و بعضے بتلاوت قرآن مشغول اند لیکن در نظر نمے آیند۔ ہر کس کہ در آنجا میرسد والبتہ مقصود رسد کہ جائے مہیب و پرتاثیر است و عظمت تمام دارد و سلطان سکندر ایں کار را استوار باہتمام رسانیدہ بامر الٰہی دیگر طرف متوجہ شد و ایں دعا گو با شوق تمام در آنجا بطریق آسانی برسید و زیارت قدم مبارک مہتر آدمؑ روزی شد و چند روز ماند عجائبات آنجا مشرف شدیم و خاطر خواہ معائنہ کردیم یعنی پھر سراندیپ کیطرف جاکر مہتر آدمؑ کے قدم مبارک کی زیارت کرنیکا حکم ہوا حضرت جبرائیلؑ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سراندیپ میں جو غیر آباد جگہ ہے اتار دو کیونکہ گنہگار کو قید خانہ اور مہیب جگہ رکھا جاتا ہے لیکن اسمیں فضیلت یہ تھی کہ آپکو ایک سفید پتھر پر جو تخت کیطرح تھا اتارا گیا جس پر آپؑ نے چالیس سال ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر توبہ و زاری فرماتے رہے اور بعض کے نزدیک ستر سال اسقدر روتے کہ آپکا ہر قطرہ آنسو سے جواہر و لعل و یاقوت و زمرد پیدا ہوئے

Marfat.com

جن کی روشنی سے سورج نے روشنی حاصل کی اور وہ پتھر جو آدمؑ کے قدم میں تھا زمین سے تین گز اونچا تھا اور اس کے ارد گرد دریا تھا وہاں ہاتھی دیگر جنگلی جانور دیو پریاں وغیرہ رہتے تھے لیکن آدم زاد کوئی نہ تھا مگر رام و لکشمن، آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوئے ہیں اور سراندیپ کی ولایت سے جو کفار کی کہانیاں مشہور ہیں غلط ہیں یہ ملک مہیب اور خوفناک ہے لیکن نورانی تجلیات ہر روز نازل ہوتی ہیں اور غیبی آوازیں آتی رہتی ہیں یہ دعا گو کچھ عرصہ وہاں مقیم رہا اور مردانِ خدا سے ملاقات کرتا رہا جنہوں نے اتنے فیوض و عنایات سے نوازا کہ خدا ہی جانتا ہے۔ کفار جنہوں نے دریا کی حدود توڑ کر سراندیپ کی ولایت کو برباد کیا تھا سلطان سکندر نے وہاں پہنچ کر دریا کی حدود کو پختہ کیا اور کفار کے جزیرہ کو تاراج کیا اور اپنے مذہب پر لایا اور بیشمار مالِ غنیمت لیگیا۔ کفار کی سرکوبی کے بعد سراندیپ میں داخل ہوا ویران جنگل میں چند دن بھٹکتے رہے۔ جنگل کے ہاتھیوں، شیروں اور جانوروں نے سکندر کی فوج کو بہت پریشان کیا اور نقصان پہنچایا سکندر اور اسکے امراء اور حکماء کو فکر لاحق ہوئی اور دعا اور مناجات کرنے لگے اور گریہ وزاری کی اور بمعہ لشکر توبہ و استغفار کی تو اللہ عزوجل دو مور نمودار ہوئے اور سلطان سکندر سے کہنے لگے کہ اے سکندر شکست کھا کر قدرت کاملہ کا معائنہ کیا ذوالقرنین کا رتبہ کیا ہوا آؤ اور قدرت ایزدی کا نظارہ کرو اور اپنی عبودیت کو قائم رکھو۔ سلطان سکندر نے کہا کہ اے مخلوقِ خدا ہمیں مقامِ آرزو تک پہنچادیں تاکہ ہم قدم مبارک بابا آدم علیہ السلام کی زیارت کریں چنانچہ دونوں مور آگے اڑے اور انکے پیچھے لشکر نے کوچ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی دنوں میں مقصود کو پہنچے قدم مبارک کی زیارت کی اور وہاں کی عجائبات کا معائنہ کیا اور دونوں

Marfat.com

ہو اُڑتے ہوئے غائب ہو گئے سلطان سکندر کو معلوم ہوا کہ پہاڑ کی اتنی بلندی پر پہنچ کر قدم
مبارک کی زیارت کرنا بہت مشکل ہے اور پہنچنے کی ترکیب سوچنے لگے اور ستّا زنجیر لوہے کے استوار
کیے گئے تاکہ ہر سیاح ان زنجیروں کے ذریعے آسانی سے پہاڑ پر چڑھ کر قدم مبارک کی زیارت کر سکے
مشہور ہے کہ مردانِ خدا غیب سے ہر شئے پہاڑ پر لاتے ہیں اور بعضے ذکر جلی و بعضے ذکر خفی اور بعضے
تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہتے ہیں لیکن نظر نہیں آتے اور جو شخص اس جگہ آتا ہے اپنا مقصد حاصل
کرتا ہے کیونکہ یہ جگہ مہیب اور پُر تاثیر ہے اور عظمت تمام رکھتی ہے سلطان سکندر اس کام سے
فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسری طرف چلے گئے یہ دُعاگو آسانی سے وہاں پہنچا اور قدم مبارک
کی زیارت کی چند روز قیام کیا اور عجائبات سے مشرف ہوا اور اچھی طرح معائنہ کیا۔ باز از آنجا بجانب
شہر مصر حکم شدہ چوں رفتیم دیدیم کہ شہر لیست معظم و انبوہے آں شہر چناں مے نماید گویا تمامی
آدمیان از عالم خدا دریجا ساکنند۔ و دیدیم کہ در شہر بصرہ درختان خرما چندانست کہ در شمار
نیاید آں نخلستان بمقدار زمین چہل فرسنگ است و درآں مقام حضرت خواجہ حسن بصری و حضرت امام
زین العابدین و سعد و سعید و طلحہ و زبیر و سائر اصحاب خفتہ اند۔ ہر ہمہ را زیارت کردیم و بروحانیت
ایشاں مشرف شدیم و معلوم شد کہ تا نزدیک رہ آواز و غلغلہ بانگ نماز آں شہر مصر ہر وقت شنیدہ میشود
سبحان اللہ چنیں در عالم کم است و دریں شہر عجائبات چندانست کہ در شرح و کاغذ نگنجد و دریں شہر
پنج ہزار مسجد ہائے جامع است و پنج ہزار منارہائے بلند ہا و پنج ہزار لنگر بادشاہانہ کہ از جہت خویش
و بیگانہ طعام مے پزند و تخت و قصرہائے بادشاہ خود است کہ منکوحہ او شیریں بود کہ فرہاد برو عاشق

Marfat.com

گشت. حکایت:- آورده اند که حاجی نام عرف فرہاد قد عادی داشت از جائے پیدا شد ناگاه نظر او
بر شیریں افتاد عاشق و مبتلا گشت این خبر عشق او بخسرو رسید فکر و مصلحت ساخته حیله ہا مے انگیخته
و فرہاد را طلبیده گفتند. ای فرہاد ہر کارے که ترا بگویم اگر بکنی ترا شیریں بدہم فرہاد گفت کدام کا
است بعرض مائید. خسرو بادشاه و کیلان ا فرمودند این کوه بلند که مے بینی برو و از او سوراخ بکن آنگاه
بیا تا ترا شیریں بدہیم آن تکلیف فرہاد تسلیم کرده استاده شد و در کار کوه کندن مشغول شد و خسرو نیز این قرار
قبول کرد و فرہاد اول کار آغاز نقش صورت یار بکندیدن گرفت بعدہٗ سوراخ کوه کندن گرفت بقوت
عشق ... دیگر کوه را سوراخ طیار کرد و این خبر بادشاه رسید که فرہاد کار آخر کرد و شیریں خواهد برد
بمحض شنیدن این خبر خسرو حیران و نگران شد گفت اے وزیران درین کار تدبیر و چاره باید کرد چنانچه
ازین داغ جدائی نجات یافته شود که فرہاد از من شیریں خواهد برد بعد ازین گفتگو خسرو از برائے
دفع دلگیری بطرف شکار متوجه شد و شیریں چوں محل خالی دید از جذبه عشق فرہاد در دل او محبت عنان
کشید تا آنکه شیریں سوار شد و پیش فرہاد رفته حضور گشت و گفت کار خود تمام کردی بیا مراد خود بر سا فرہاد
گفت اے شیریں مذہب عشق پاک بازی است تا آنکه حلال نباشد نزد عاشقاں تمتع گرفتن حرام است
در عاشقی رغبت و مردانرا البسه راحت است سلسله بند ست و شیرانرا بگردن زیور است. شیریں یقین کرد
که مذہب عشق جز پاکبازی نیست این سخن بغایت تلخ آمدش و سوار شده اسپ را از سر غصه تیز کرده و بدو
انید. بقضائے الہی اسپ شیریں در غار کوه افتاد اسپ لنگ شد جنبیدن نتوانست. فرہاد دید که اسپ
شیریں لنگ شد فرہاد اسپ را بہمراه شیریں بر داشته بر گردن خود نہاد و تا بقصر بادشاه برسانید و خود

Marfat.com

بازگشت. درکار خود مشغول شد وچون بادشاه از شکار بازگشته آمد۔ این وسوسه در دل او بیقراری داد
که آیا فرہاد محبوب من خواہد برد وچگونه زندانه مے مانم درین فکر بود که ناگاه یک پیرزال ضعیف آمده دعا
کردن گرفت که عمر بادشاه بیش باد کم مباد که آدمیان شہر در دریائے اندوه وفکر غرق اند که مبادا
فرہاد شیرین را از خسرو ببرد۔ الہی این کار مباد وچنین غم والم ترا مباد بعد ازاں آن پیرزاله عرض کرد که
اے عالم پناه یک طبق پر از حلوه عنایت شود که من ہم یکے حیله خود سازم شاید که ازین غم والم خلاص
یابد۔ بادشاه فی الحال حلوه ونان بحواله آن پیرزال کرد وازاں جا روانه شد۔ چه بیند که فرہاد بطریق
پیل مست در کندن مشغول است۔ ہرگز بجانب آن پیرزال ہیچ توجه والتفاتے نیاورد و پیرزاله
دشمن خود دانست که پروائے ماندارد بعدهٗ آغاز کرد که اے پسر چه خیال داری وچه کار کنی که درین
ساعت شیرین زن خسرو جان بحق تسلیم نمود وازین جہان فانی برفت و بادشاه خسرو دیوانه شده است
من بر تو آمده ام که بغیر زندگانی او چگونه بموجب این کار میکنی بیا بخور این حلوه که به تعزیت او
مہمانی کرده بودند۔ فرہاد گفت چه گفتی پیرزاله مکاره آغاز کرد که اے فرزند شیرین را دختر خود
خوانده بودم و به نسبت فرزندی پیش او میگذارندم اکنون آن دختر من بمرد و در جہان نماند شمارا
ہم پسر خود خوانده بودم واین محنت ومشقت شما ضائع شد پس این خبر بشمارسانیدن فرض بود واین
آیه قوله تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط برحق است درست است فرہاد بمجرد شنیدن این
سخن وفات ورحلت شیرین از مردرد آه دلسوز ناک کشیده ونعره برآورده تیشه برکوه افتاد
ولبوئے آسمان دیده بیفتاد وجان بداد وبحق پیوست وآنزا که کہن ساله فرسوده حاله بدافعاله یقین

کرد کہ جاں بمالک فردوس سپرد بازپیش بادشاہ آمدہ مژدۂ شادمانی رسانید کہ غم دُور کن و از اندیشۂ دشمن آزاد و خوشدل باش خسرو آں مکارہ و غدارہ را خلعت داد۔ از روئے خوشی حکم کرد کہ فرہاد را در ینجا زیر قصر ما بیارید و خود خسرو پیش شیریں رفتہ خبر موت فرہاد او را رسانید بمحض شنیدن خبر مرگ فرہاد دل شیریں بسوخت و رنگش زرد گشت و خورمی از دلش مرتفع شد۔ و بہ حکم بادشاہ فرہاد را در تابوت کردہ تحت قصر بادشاہ آوردند شیریں را خبر رسانیدند کہ فرہاد را کفن دادہ و در میان تابوت کردہ تحت قصر بادشاہ آوردہ اند و نہادہ اند شیریں بغیر معلومی بادشاہ بالائے قصر آمدہ بدید کہ تابوت فرہاد ہمیں است کہ مے نماید۔ درآں زماں چناں سوزش در دل او اثر کرد کہ از بالائے قصر خود جست زدہ بر سر تابوت فرہاد افتاد و جاں بحق تسلیم نمود و چوں ایں خبر بسمع خسرو بادشاہ رسید ملک و بادشاہی و تخت گذاشتہ روئے در عالم لاہوت بگرفت آخر او ہم جان بداد کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن و فرہاد کہ تیشہ بر کوہ زدہ بود بقدرت کمال الٰہی ازاں درخت انار پیدا شد و ہر سال باردار میشود ازاں درخت یک انار سرخ پرخون دو کبر مثل قدیم اند و مشہور است کہ ازیں انار خلائق فیض میگیرند و از برائے مرضے علاج میشود۔ ایں دعاگو در آنجا رفتہ بچشم خود معائنہ کرد یعنی اس کے بعد شہر مصر جانے کا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ مصر ایک بہت بڑا شہر ہے اسکی آبادی اتنی زیادہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا کے آدمی یہاں مقیم ہیں اور کھجوروں کے اتنے درخت ہیں کہ شمار میں نہیں آتے اور تقریباً چالیس فرسنگ میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہاں حضرت خواجہ حسن بصریؒ و حضرت امام زین العابدینؒ و حضرات سعد و سعید و طلحہ و زبیرؓ و بہت سے صحابہ کرام استراحت فرما ہیں سب کی

Marfat.com

زیارت کی اور انکی روحانیت کے فیوض سے مشرف ہوتے اور معلوم ہوا کہ سولہ ۱۶ کوس تک اس شہر کی آواز اذان گونجتی ہے۔ سبحان اللہ ایسے مقامات دنیا میں بہت کم ہیں اس شہر میں بیشمار عجائبات ہیں جنکی شرح کاغذ پر نہیں سماتی۔ اس شہر میں پانچ ہزار جامع مسجدیں، پانچ ہزار مینار اور پانچ ہزار لنگر خانے ہیں جن میں اپنوں اور بیگانوں کیلئے کھانے پکتے ہیں اس شہر میں شاہ خسرو کے محلات ہیں جسکی منکوحہ شہزادی شیریں تھی جسکے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ عاد قوم کا ایک آدمی جس کا نام حاجی اور عرف فرہاد تھا بڑا طاقت ور تھا۔ ناگہ اسکی نظر محل پر کھڑی شیریں پر پڑی تو عاشق اور مبتلا ہو گیا یہ خبر شاہ خسرو کو ہوئی تو صلاح و مشورہ سے فرہاد کو طلب کر کے طے کیا گیا کہ اس بلند پہاڑ میں سوراخ کر دو تو تجھے شیریں دے دی جائیگی یہ تکلیف فرہاد نے تسلیم کر لی اور پہاڑ کو کھودنا شروع کر دیا۔ شیریں کی صورت دل میں رکھ کر پورے انہماک سے پہاڑ کھودتا رہا عشق کی قوت سے پہاڑ میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہوا خسرو کو خبر ہوئی تو بہت حیران اور پریشان ہوا مشیروں اور وزیروں سے حیلہ جوئی کیلئے مشورے کرنے لگا کہ کسطرح جدائی سے نجات ملے کیونکہ فرہاد شیریں کو لے جائیگا۔ دلگیری دفع کرنے کیلئے شکار پر روانہ ہوا۔ شیریں محبت سے مجبور اور محل خالی دیکھکر فرہاد کو دیکھنے کیلئے گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہنچی اور کہنے لگی فرہاد تونے کام ختم کر لیا آؤ اب اپنا مقصود حاصل کرو فرہاد نے کہا اے شیریں مذہب عشق پاکبازی کا نام ہے حتیٰ کہ حلال ہو عاشقوں کے نزدیک موقع سے فائدہ اٹھانا حرام ہے ۔ عاشقی تکلیف دہ کام ہے مگر مرد کو راحت ہوتی ہے۔ شیر قید کی زنجیروں کو گلے کا زیور سمجھتے ہیں۔ شیریں سن کر مایوس ہوئی اور غصہ سے گھوڑے کو تیز کیا اور دوڑایا۔ بقضائے الٰہی گھوڑا پہاڑ

Marfat.com

کی غار میں گر کر لنگڑا ہو گیا اور چلنے کے قابل رہا فرہاد کو معلوم ہوا تو اُس نے شیریں کو گھوڑے سمیت کندھے پر اٹھا کر شاہی محل پر چھوڑ آیا اور واپس آکر اپنے کام میں مشغول ہو گیا جب بادشاہ شکار سے واپس آیا تو فرہاد کا شیریں کو لیجانے کا دکھ زیادہ ہوا اور محبوب کے چلے جانیکی جدائی کا صدمہ ستانے لگا۔ اسی دوران ایک بوڑھی مکارہ حاضر ہو کر درازی عمر و اقبال کی دعائیں دینے لگی اور شیریں کی جدائی کے غم و فکر سے نجات کیلئے حیلہ کرنیکی استدعا کی کہ مجھے کچھ حیلہ کرنے کیلئے ایک تھال حلوہ عنایت فرمایئے شاید آپکے غم کا مداوا ہو سکے بادشاہ نے فوراً حلوہ اور روٹیاں بڑھیا کے حوالے کر دیں بڑھیا وہاں روانہ ہو گئی جہاں فرہاد مست ہاتھی کی طرح پہاڑ کھودنے میں معروف تھا اُس نے بڑھیا کے آنیکی کوئی خبر نہ لی۔ بڑھیا نے دشمن سمجھتے ہوئے خود بات کی کہ اے فرزند جس شیریں کیلئے تو یہ محنت و مشقت کر رہا ہے وہ فوت ہو چکی ہے۔ بادشاہ خسرو دیوانہ ہو گیا ہے میں تجھے یہ بتانے آئی ہوں کہ تو یہ محنت فضول کر رہا ہے، ادھر آ اور یہ حلوہ کھا جو میں شیریں کی تعزیت میں بطور مہمانی لائی ہوں، فرہاد بڑھیا کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ کیا کہا ہے۔ بڑھیا مکارہ نے کہا کہ اے فرزند میں نے شیریں کو اپنی بیٹی بنایا تھا اور اسی نسبت سے میں اُسکے پاس رہتی تھی اب میری بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میں تجھے بھی بیٹا سمجھتی تھی اسی لیے تمہاری محنت و مشقت ضائع دیکھ کر تمہیں خبر دینے فرض سمجھ کر آئی ہوں کہ کُلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت صحیح ہے۔ فرہاد نے شیریں کی وفات کی خبر سنتے ہی تیشہ پہاڑ پر پھینک دیا اور چیخ مار کر آسمان کیطرف دیکھا اور رگر کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا بڑھیا مکارہ فرہاد کی موت کا یقین کر کے واپس بادشاہ کے پاس آئی اور اسے دشمن سے خلاصی اور غم و اندوہ سے نجات کی خوشخبری سنائی خسرو نے خوش ہو کر بڑھیا مکارہ غدارہ کو خلعت دی اور حکم

Marfat.com

دیا کہ فرہاد کی نعش کو میرے محل کے نیچے لایا جائے اور خود شیریں کے پاس جا کر فرہاد کی موت کی خبر سنائی
یہ خبر سنتے ہی شیریں کا دل جل گیا اور رنگ زرد ہو گیا اور خوشی مفقود ہو گئی بادشاہ کے حکم سے فرہاد
کی نعش کو تابوت میں ڈال کر شاہی محل کے نیچے لایا گیا شیریں کو خبر دی گئی کہ فرہاد کو کفن دے کر تابوت میں
ڈال کر شاہی محل کے نیچے لایا گیا ہے شیریں بادشاہ کی اجازت کے بغیر محل پر چڑھ گئی اور فرہاد کے
تابوت کو دیکھتے ہی گر گئی عشق سے ایک دلدوز آہ نکلی اور فرہاد کے تابوت پر محل کے اوپر سے چھلانگ
لگا دی اور گرتے ہی جاں بحق ہو گئی جب یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو وہ تخت و تاج چھوڑ کر راہی
ملک عدم ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ اور فرہاد نے جو تیشہ پہاڑ پر گرایا تھا قدرت الٰہی سے وہ
انار کا درخت ہو گیا اور ہر سال بار آور ہوتا رہا جس میں ایک انار خون کی مانند سرخ ہوتا تھا جس کے
متعلق مشہور تھا کہ مخلوق خدا اس سے فیض حاصل کرتی تھی اور جس مرض کیلئے لیجاتے تھے شفا ہوتی تھی
دعا گو نے وہاں جا کر خود معائنہ کیا۔ بعد ازاں بجانب گازرون حکم شدہ کہ آنجا مزار حضرت سلطان ابو
اسحاق گازرونی است و پایان او سلطان کا بجو شہید خفتہ است و در خانقاہ حضرت سلطان ابو اسحاق
گازرونی است بمقدار یک صد و چہل است چراغے کہ خود افروختہ بودند تا اکی غایت ہماں روغن و
پلیتہ در چراغ مے افروزد و ہنوز کشتہ نشدہ است و مقرر است کہ پادشاہی شیراز دانشمند و
علامہ بود و غیرت و حسد در دل او سرزد و آں چراغ را کشتہ رواں شد تا آنکہ مقدار یک تیر پرتاب مسجد
بود و در آنجا رسید باز بقدرت کاملہ پروردگار آں چراغ افروختہ شد۔ بدیدن قدرت مردان خدا آں
پادشاہ پشیمان شدہ در حیرت افتاد و در خاطر گزرانید کہ خطائے عظیم از ما واقع شد یک ہفتہ گذشت کہ

Marfat.com

از عالم غیب از طائفہ جنیاں کہ مریدوے بودند دو پسران پادشاہ را گرفتہ یکے را نابینا و دوامے را در میان جزیرۂ دریائے عمیق بردند کہ در آنجا شخصے بزرگوار بودہ است از جہت خدمت با و تحویل نمودند کہ در آنجا علم بخواند۔ ازیں ندامت صدق آوردہ مرید حضرت سلطان را قبول کردہ بعد از یکسال قلادہ آہنی در گردن او انداختہ مجاوری آں درگاہ اختیار نمود و قبر آں پادشاہ در پائین حضرت سلطان است۔ بیت۔ اگر گیتی سراسر باد گیرد۔ چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد۔ چراغے کہ ایزد برفروزد کسیکہ تف زند ریشش بسوزد مناقب آں بزرگوار اظہر من الشمس است و در لنگر ایشاں سی ہزار تنکہ ہر روز تصرف مے آید و انواع طعام ہامیکشد و بفقراو مساکین و خویش و بیگانہ مے دہند و چند کس از علماء و دانش مند در درگاہ ایشاں درس میخوانند بعضے تفاسیر و احادیث و بعضے علم موسیقی و علم حکمت و بعضے منطق و معانی تعلیم مے کنند و یکصد از مردم طالبان حق بخلوت اربعین مے نشینند و در ہر روز طالبان جدید را تلقین ذکر ربانی مرشدان حید ہند بسیار خلائق ازیں درگاہ مستفید میشوند کہ آستانہ پر عظمت و عجیب است و ایں دعاگو یک چلہ تمام در اینجا کشیدہ است ہرچہ مقدور بود روزی شد یعنی اسکے بعد گازرون جانیکا حکم ہوا کہ وہاں سلطان ابو اسحاق گازرونی کا مزار ہے اور اسکے پائنتی سلطان کا مجھ آرام فرما ہے اور اس مزار میں بمقدار ایک سو چالیس کے چراغ ہیں جو از خود جلتے ہیں اور ان میں تیل اور بتی ایسی ڈالی ہوئی ہے کہ ختم نہیں ہوتی۔ مشہور ہے کہ شاہ شیراز جو کہ دانا اور علامہ تھا کے دل میں حسد اور غیرت سے خیال آیا اور چراغ کو بجھا دیا اور ابھی مسجد میں ایک تیر کے فاصلے پر پہنچے تھے کہ اللہ کی قدرت سے وہ چراغ جل گئے مگر ان خدا کی یہ کرامت دیکھ کر بادشاہ شرمندہ ہوا اور حیران ہوا اور دل میں خیال لایا کہ میں نے بہت برا کام کیا ہے ابھی

Marfat.com

ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عالم غیب سے جنّوں کا ایک گروہ جو انکا مرید تھا اور بادشاہ کے دو بیٹوں کو پکڑ کر ایک کو اُٹھا کر دیا اور دوسرے کو سمندر پار ایک جزیرے میں اُٹھا کر لے گئے وہاں ایک بزرگ کو خدمت کیلئے سپرد کر دیا اور وہاں علم حاصل کرنے لگا۔ بادشاہ اس ندامت اور صدق دلی سے حضرت سلطان کے مریدوں میں شامل ہو گیا اور لوہے کا قلاوہ گلے میں ڈال کر اس خانقاہ کی مجاوری کرنے لگا اسی بادشاہ کی قبر مزار کی پائنتی میں ہے اگر ہوا تیز چلنے لگے تب بھی مقبولان خدا کا چراغ نہیں بجھتا جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن رکھنا چاہتا ہے جو اسے بجھانا چاہتا ہے اُسکی ڈاڑھی جل جاتی ہے یعنی خود نقصان اٹھاتا ہے اس بزرگوار کے مناقب سورج کی طرح روشن اور ظاہر ہیں اسکے لنگر میں روزانہ تیس ہزار تنکہ خرچ ہوتا ہے اور طرح طرح کے کھانے تیار کر کے غربا مساکین اور اپنوں اور بیگانوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور چند عالم اور دانا اس خانقاہ میں درس دیتے ہیں بعض تفاسیر و احادیث اور بعض علم موسیقی و علم حکمت و بعض منطق و معانی پڑھتے ہیں اور ایک سو طالبان حق چاروں طرف بیٹھے ہوتے ہیں اور روزانہ نئے طالبان کو ذکر ربانی کی تلقین کرتے رہتے ہیں عام لوگ اس درگاہ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں یہ آستانہ پُر تاثیر اور بابرکت ہے اور یہ دعاگو پورا چلہ وہاں پورا کر کے حسب مقدر فیض یاب ہوا۔ بعدازاں بجانب شہر بختنوان حکم شدہ کہ درآں شہر حضرت محمود مکی ہماند وآں بزرگ چہل سال است خود را برقعہ پوشیدہ و در مراقبہ نشستہ است و در علم سکر غوطہ خوردہ است۔ نہ آب خوردہ و نہ طعام و نہ کلام کردہ و قرب حق یافتہ بود و از اولادشاں چند کس بر تخت شاہی نشستند و بزرگ جد خود شیخ محمود را در گور دفن کردہ بودند باز شیخ را در حالت حیات ہمانجا نشستہ دیدند و ہمدراں حال زندگی بسیار طالبان بمقصد اعلیٰ رسانیدند و ایں دعاگو نیز حضرت شیخ را در قعود دیدہ و چہار چلہ دراں درگاہ کشیدہ

فیض یافتہ کہ ایشاں بزرگی عظیم داشتند و ہر کدام از روئے اعتقاد و صدق خود رسیدہ است یعنی اسکے بعد
شہر بخشو آن جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت محمود مکیؒ آرام فرما ہیں کہ وہ بزرگ چالیس سال برقعہ پوش رہے
اور مراقبہ میں رہے اور علم سکر میں غوطہ زن رہے بغیر کچھ کھائے پیئے اور کسی سے کلام کئے بغیر قرب حق
حاصل کیا اور انکی اولاد سے چند بادشاہ ہوئے جنہوں نے اپنے دادا شیخ محمودؒ کو دفن کیا اور پھر اسی جگہ
زندہ دیکھا اور اسی حالت میں بیشمار طالبوں کو مقصد اعلیٰ تک پہنچاتے رہے یہ دعاگو (مخدوم جہانیاںؒ)
اس جگہ چار چلے پورے کر کے فیض حاصل کرتا رہا کیونکہ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں اور ہر شخص کو ان سے
عقیدت اور صدق ہے۔ بعد ازاں بجانب امام عبیدہ حکم شدہ کہ در آنجا سلطان العارفین حضرت
سلطان سیدی احمد کبیرؒ خفتہ است و حضرت رسالت پناہ فرمودند "خیر الاصحاب اولھم است و
حضرت ابوبکر صدیقؓ و خیر الاولیاء اولھم حضرت علی ابن ابی طالبؓ و خیر الاولیاء آخرھم ولدی سلطان
سیدی احمد کبیرؒ است رحمۃ اللہ علیہ" و مقرر است ہر کہ از اولاد ایشاں و معتقدان ایشاں سجادہ مے
نشیند بر سر تخت مے نشیند و شاغل بحق مے باشد و ہر بادشاہے و امیر کہ دست در بیعت ایشاں آید
مطیع و منقاد گردد و ایشاں برائے تعظیم آنہا از جائے خود نمے جنبند و پادشاہی و حکومت ایشاں ہرگز
تغیر و زوال نرسد علامت سجادہ نشین ایشاں ہمینست و دیگر علامت طائفہ این است کہ ہیچکس را تعظیم
نکنند و استادہ نشوند و تجارت نکنند و کلام مالا یعنی نکنند و روئے در مراقبہ آرند و ہیچ نفس از انفاس
غافل از حق تعالیٰ نمانند و دریں نزدیکی طالبان صادق را بحق میرسانند و ہر کدام را السجادہ نشستن و
دعوی مریدی کردن روا نباشد و مقرر است کہ بے از ستبہاد حضرت سلطان العارفین نصیحت سیدی

86437

Marfat.com

احمد کبیر معشوق اللہ تعالیٰ. قوالاں نغمہ سرائی آغاز کردند و ساز ہا گوناگوں نواختند و مریداں و معتقداں
صاحب وجد بعضے در سماع و بعضے در رقص در آمدند عورات و مرداں کہ درمیان سماع در آمدند ہیچ تفاوت
و فرقے درمیان خود نہ آوردند کہ عورت کدام است و مرد کدام کہ در ذوق خود غشی و مستغرق بودند ہمدراں
حال سلطان ہارون الرشید کہ پادشاہ شہر بغداد بود بطریق اخفا از جہت امتحان ایں طائفہ در گوشہ
آمدہ نظارہ میکرد و دراں وقت از دحام عام و انبوہے خلائق و سیاہی شب بود کسے را نشناختہ
شد کہ خویش یا بیگانہ است بقدرت الٰہی ہمدریں حالت حضرت سلطان سیدی احمد کبیر از بصارت باطنی خویش
دریافت کہ ہارون رشید بادشاہ برائے امتحان آمدہ است ہارون را دست گرفت درمیان سماع آوردو
چناں ذوقے و شوقے و وجدے در دل ہارون طلوع نمود کہ ہرچہ غل و غش در دل ہارون واقع
شدہ بود تمامی مرتفع گشت و صفا در دل او طلوع کرد. و فرحے و ذوقے دریافت بعد از سماع
ہارون را ایشاں رخصت دادند علی الصباح بادشاہ دانشمنداں، معلماں و فاضلاں آنجائے را جمع
کردہ بحضور خود آوردو آنچہ دریں شب ماجرا بود پیش ایشاں اظہار کرد کہ مرداں و زناں در
سماع یکجا بودند ایں سماع در شریعت چگونہ است تتبع بکنید و جواب شافی بدہید ایشاں فرصت
طلبیدہ ہرہمہ برخاستند و ایں خبر بحضرت سلطان رسانیدند. بشنیدن ایں خبر صندوقے طلبیدند و از پنبہ
پُر کردہ و درمیان پنبہ انگشت عاشق نہاد ہمچناں صندوق پیچیدہ و ملمع کردہ بجانب ہارون رشید
ارسال نمود و از آستانۂ سلطان سیدی احمد کبیر تا بغداد شہر سہ روزہ راہ داشت چوں ایں صندوق
ملمع پیش ہارون رشید بردند فی الحال کشادند چہ بینند کہ صندوق است پر پنبہ انگشت آتش

Marfat.com

دروی شعلہ میزند بادشاہ وجمیع دانشمندان وبزرگان بغداد راطلبیدہ وحاضر گردانیدہ پیش ایشان این صندوق بکشاد وجمیع بزرگان صلوات بخواندند ہر ہمہ مردان حیران ماندند وآن کجی و بے اعتقادی کہ در دل ایشان بود مرتفع گشت ومن بعد از بد اعتقادی توبہ کردند وبصدق آمدند ہارون رشید دست بیعت ومریدی تمام بایشان گرفت وخود را یکے از مریدان ایشان شمرد وچند مدت بخدمت اشرف ایشان بگزرانید بکرم اللہ تعالیٰ دریں نزدیکی انکشاف باطنی وے را کشف شدہ وبہمان طریق برسوم سابقہ مردان وزنان در سماع ورقص درآیند وبحق مشغول مے شوند۔ ودر دل ایشان چناں صفائی حاصل شد کہ از ساق تا تحت الثریٰ ہیچ حجاب نماند۔ او در اندک مدت بنظر ایں بزرگوار یکے از اولیائے خدا باشد وایں دعاگو رفتہ زیارت ایں بزرگوار کرد وآنچہ بہرہ ونصیب بود بعنایت الٰہی روزی شد یعنی اسکے بعد امام عبیدہ جانیکا حکم ہوا کہ وہاں سلطان العارفین حضرت سلطان سیدی احمد کبیرؒ تشریف فرما ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اولین صحابہ کرام میں افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور اولین اولیائے کرام میں افضل علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آخرین اولیائے کرام میں افضل حضرت سلطان سیدی احمد کبیرؒ ہیں اور مشہور ہے کہ انکی اولاد اور معتقدین میں سے جو سجادہ نشین ہوتے ہیں وہ تخت پر بیٹھتے ہیں اور شغل بحق ہوتے ہیں اور جو امیر اور بادشاہ ان کی دست بیعت کرتے ہیں ان کے مطیع اور معتقد رہتے ہیں اور سجادگان ان کی تعظیم کیلئے اپنی جگہ سے نہیں ہلتے انکی بادشاہی اور حکومت میں کوئی تغیر اور زوال نہیں آتا یہ سجادہ نشینی کی خاص علامت ہے اور دوسری علامت یہ ہے کہ کسی شخص کی تعظیم کیلئے کھڑے نہیں ہوتے اور دیوانہ وار نہیں ہنستے اور بے معنی بات نہیں

Marfat.com

کرتے مُنہ مراقبہ میں رکھتے ہیں اور کوئی شخص حق تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا اور اسی قرب کیوجہ سے وہ طالبانِ صادق کو خُدا عزوجل سے ملا دیتے ہیں لیکن ہر شخص سجادہ بننے یا مریدی کا دعویٰ نہیں کر سکتا مشہور ہے کہ ایک رات سلطان العارفین بصحبت سیدی احمد کبیرؒ معشوقِ خُدا جل جلالہٗ قوالان نے قوالی شروع کی طرح طرح کے ساز آراستہ کئے اور مریدوں اور معتقدین نے سماع میں بعض وجد اور بعض رقص میں آتے سماع میں مردوں اور عورتوں میں کوئی تمیز اور فرق نہیں تھا سب ذوق و غشی میں مدہوش تھے اسی دوران سلطان ہارون رشید شاہ بغداد بھیس بدلے امتحان کی غرض سے موجود تھا لوگوں کا ہجوم تھا رات تاریک تھی اپنے اور بیگانے کی کوئی پہچان نہ تھی اسی دوران سیدی احمد کبیرؒ کو باطنی بصارت سے معلوم ہوا کہ سلطان ہارون رشید برائے امتحان آیا ہوا ہے تو اُسکو پکڑ کر سماع میں لائے اور ہارون رشید کو اتنا ذوق و شوق اور وجد ہوا کہ تمام شبہات دُور ہو گئے اور دل پر صفائی وارد ہوتی سماع کے بعد ہارون رشید کو رخصت کیا گیا علی الصبح ہارون رشید نے علماء و فضلاء و حکماء دانشوروں کو جمع کر کے سماع کے متعلق فتوے طلب کئے جو مہلت مانگ کر واپس ہو گئے۔ حضرت سُلطانؒ کو خبر دیگئی اُنہوں نے ایک صندوق منگوا کر رُوئی سے پُر کروائی اور اُسکے درمیان آگ کا دہکتا ہوا انگارہ رکھوایا صندوق بند کرائی اور ملمع کرا کر ہارون رشید کیطرف روانہ کرائی۔ سیدی احمد کبیرؒ کے آستانہ سے تختِ ہارون رشید تک تین دن کا راستہ تھا جب یہ صندوق ہارون رشید کے پاس پہنچی فوراً کھلوائی گئی اور دیکھا کہ صندوق رُوئی سے پُر ہے جس میں انگارہ شعلہ مار رہا تھا لیکن روئی پر کوئی اثر نہ تھا ہارون رشید نے اپنے علماء و فضلاء کو بُلوا کر صندوق کا نظارہ کرایا جملہ بزرگان صلوٰۃ پڑھتے ہوئے

Marfat.com

حیران ہوتے اور انکے دلوں میں جو وساوس اور بے اعتقادی تھی دُور ہوئی اور توبہ کی اور صدق لائے
ہارون رشید، آپ کا مرید ہو گیا اور کچھ عرصہ آپکی خدمت میں رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپکے
قُرب سے انکشاف باطنی سے سرفراز ہوا اور حسب دستور مرد اور عورتیں سماع میں شامل ہوتے رہے
اور وجد و رقص کرتے رہے اور حقانیت میں اتنے مشغول رہے کہ تحت الثریٰ تک کوئی چیز اُن سے
چُھپی نہ رہی اور بزرگ کی تھوڑی مدت کی قربت سے اولیاء بن جاتے تھے اور یہ دُعا گو وہاں پہنچا اور اس
بزرگ کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسب توفیق و نصیب فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب
شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر محمد سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز حکم شدہ کہ برو یک چلہ بر آستانہ
ایں بزرگوار بجا آر تا کار شما بجا رسد۔ و چند روز خاکروبی کردیم معلوم شد کہ حضرت شیخ شہاب الدین ہفصد
خلیفہ کامل داشت ہمہ را بخدا عزوجل رسانیدہ و از خلفا تمامی شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی و شیخ جلال الدین
بخاری اوچ ممتاز بودہ اند و سیر و مرتبہ ایشاں از ہمہ فائق تر است و ایشاں ہر دو صاحب ارشاد بودہ اند
و در خدمت ایں بزرگوار دیگر ہیچکس مثل ایشاں تسلیم نمودہ اند۔ ہمچناں قرب و رتبہ بدرگاہ رب العزت
یافتہ اند کہ اظہر من الشمس است حضرت خواجہ صدر الدین تبریزی پادشاہی خود را ترک دادہ حکومت و سلطنت
گذاشتہ مریدی حضرت غوث الثقلین شیخ شہاب الدین اختیار کردہ بود۔ و خزینہ تمامی خود را بخدمت شیخ
گذرانیدہ است و ہرچہ اسباب و اشیائے پادشاہی بود در ملازمت ایشاں تسلیم کرد حضرت شیخ از ہیچ قبول
نمودند تا آنکہ یک فلوس ہم روا نداشت و فرمود کہ تمامی املاک و معاملات دنیوی خود را بفقراء و مستحقان
بدہید و خود مجرد وار خرقہ پوشیدہ بخدمت فقراء در آید تا در زمرہ فقراء گنجائش بیابی و اسم فقراء بر تو مسلم آید

Marfat.com

ہمچناں درامر پیر خود رانخوشد و بطریق مجردان کمر سعی بستہ در خدمت فقرار و اطاعت حق تعالیٰ مشغول ماند
روزے حضرت پیر فرمودے مجردی بحقیقت عظیم سلطنت است۔ ہر کہ سر داد سرافرازی یافت۔ بدیں صفت
کہ تو داری بداں صفت۔ ے جوانمردا از بایں علائق گذر کردن دریں رو نیست لائق۔ تو یکگوئی دریں
میداں بیندیش۔ بکجا خواہی رسید از کوشش خویش برو تسلیم چوگان شو زمانے۔ کہ تا یابی زحال خود نشانے،
بعداز زمانہ حضرت پیران و یگانہ بفرمودے اسرار دل را نہ تو دانی و نہ من۔ ویں حرف معمانہ تو خوانی
و نہ من ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو۔ چوں پردہ برفتد نہ تو مانی و نہ من بعد از ریاضت ایشاں
حضرت پیر دستگیر فرمودہ کہ اے صدرالدین تا ہنوز بوئے پادشاہی تو باقی ماندہ است۔ بر و چہار
سال بخانہ فقراء پاک کن و کلوخ صاف کن و آب از دریا آوردہ پیش فقرا خدمت کن تا بوئے ہستی تو و
خودی نفس زائل گردد۔ بعد ازاں خدمت ہمچوں مردان کردہ پیر سو سال شدہ چنانچہ در اندک زمانہ لائق
دولت گشتہ ایں دعاگو چند مدت مجاہدہ کشیدہ و خدمت فقرا کردہ آنچہ مقدر شد بعنایت حق روز شد یعنی
اسکے بعد شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین محمد عمر سہروردی قدس سرہٗ کے مزار اقدس پر حاضر ہونیکا حکم ہوا
کہ اس مزار پر ایک چلہ پورا کروں تاکہ میرا کام پورا ہو۔ ہم نے چند روز خاکروبی کی اور معلوم ہوا کہ شیخ
مذکور کے سات سو کامل خلیفے تھے اور تمام خدارسیدہ تھے اور ان سب خلفاء میں شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ
شیخ جلال الدین سرخپوشؒ اوچی ممتاز تھے اور انکا مرتبہ سب سے زیادہ تھا اور یہ دونوں صاحب ارشاد
تھے ان کے مثل کوئی دوسرا بزرگوار کی خدمت میں نہ تھا۔ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں ان کا درجہ اظہر من
الشمس ہے اور حضرت خواجہ صدر الدین تبریزیؒ نے اپنی پادشاہی ترک کر کے اور سلطنت و حکومت چھوڑ

Marfat.com

کر حضرت شیخ شہاب الدین رحؒ کی مریدی اختیار کی اپنا تمام خزانہ آپکی خدمت میں پیش کیا اور تمام اشیار و اسباب شاہی نذرانہ گزارا لیکن آپؒ نے قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ ایک پیسہ بھی نہ لیا اور فرمایا کہ جملہ مال و اسباب فقرار و مستحقین میں بانٹ دو اور خود فقرار کے بھیس میں فقرار میں آکر شامل ہو تاکہ فقرار میں تمہاری گنجائش ہو سکے اور تو فقر کا مستحق ہو سکے مرشد کا حکم سن کر تعمیل کی اور فقرار میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوا۔ ایکدن پیر دستگیر نے فرمایا۔ حقیقت میں مجردی ہی عظیم سلطنت ہے جسنے اختیار کی سرفراز ہوا یہ صفت جو تو رکھتا ہے ۔ جوان مردوں کو ان جھمیلوں میں رہتے ہوئے گزر کرنا مناسب نہیں تو اپنی کوشش سے کہیں نہیں پہنچ سکتا چوگان کے میدان میں جاکر دیکھ کہ کسطرح نشانہ لیا جاسکتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس پیر دستگیر نے فرمایا سے دلوں کے بھید تو جانتا ہے، نہ میں۔ یہ معمہ نہ تو نے پڑھا نہ میں نے۔ من و تو کی گفتگو پردہ کے پیچھے ہے پردہ ہٹنے پر نہ من رہتا ہے نہ تو انکی ریاضت کے بعد پیر دستگیر نے فرمایا۔ اے صدرالدینؒ ابھی تم میں شاہی کی بو باقی ہے جاؤ اور چار سال فقرار کا پاخانہ صاف کرو اور انکے لئے ڈھیلے اکٹھے کرو اور فقرار کیلئے دریا سے پانی لایا کرو اور فقرار کی خدمت کیا کرو تاکہ تیری شاہی کی بو اور خودی نفس زائل ہو۔ پس مردانِ خدا کی خدمت کر کے ان جیسا ہوا اور آپکا منظورِ نظر ہوا اس عاگو نے کچھ عرصہ اس درگاہ پر مجاہدہ کیا فقرار کی خدمت کی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسبِ مقدر فیض یاب ہوا۔

بعدازاں شہر دمیان حکم شد کہ آنجا حضرت شیخ سادجی بودہ است منفصد دانشمندان مفتی بودہ و شاگردی علوم از ایشاں حاصل شدہ وچوں شب شدہ جائے کہ قبر کہنہ و خراب دیدے آنجا

Marfat.com

رفتہ در طاعت حق تعالےٰ مشغول شدے و گفتے تا آنکہ نہ مردہ اما خود را مردہ میشمارم وخود را از مجاہدات و ریاضات خالی نگذاشتے و ہیچگاہی از وضو و طہارت فارغ نبودے۔ دائم صائم النہار و قائم اللیل بودہ است و مناقب این بزرگوار چندانست کہ شرح آں بہ نوشتن نتواند و مزار ایشاں در شہر دھیان است کہ بسیار تکلف دارد و بر آستانہ او چند ہزار اشرفی سرخ خرچ شدہ بود۔ و خانقاہ پُر عظمت است۔ ہر کہ بے وضو اندر او در آید۔ البتہ زخم میخورد۔ و سزائے خود مے یابد و ہر سال در آستانہ یکدو کس در جذبہ مے آیند و در عالم سکر غوطہ میخو رند بے حال و بیقرار میکردند و یکے از مقربان میشوند ایں دعا گو نیز چند ہفتہ ماندہ در آں آستانہ خیلے فتوح حاصل کردیعنی

پھر شہر دھیان جانیکا حکم ہوا کہ وہاں شیخ جمال ساوجی ہوئے ہیں جس سے سات سو دانا مفتی ہوئے جنہوں نے آپ سے علم حاصل کیا رات کیوقت جہاں کہیں پُرانی یا خراب قبر دیکھتے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے اور فرماتے جب تک موت نہیں آتی میں آپکو مردہ سمجھتا ہوں خود مجاہدات اور ریاضت میں مشغول رہتے ہر وقت با وضو رہتے اور روزانہ روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت میں گزارتے آپکے اتنے مناقب ہیں کہ لکھنے میں نہیں آسکتے آپکا مزار شہر دھیان میں ہے، اور آپکے آستانہ پر دو ہزار اشرفی خرچ ہوئے خانقاہ پر عظمت ہے اگر کوئی اس میں بے وضو داخل ہو تو زخمی ہو جاتا ہے، اور اپنی سزا کو پہنچتا ہے اور ہر سال ایک دو آدمی جذبہ میں آتے ہیں اور عالم سکر میں بے حال و بے قرار غوطہ زن ہوتے ہیں اور مقربین میں شامل ہو جاتے ہیں یہ دعا گو چند ہفتے اس آستانہ پر رہا اور بہت فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب کوہ کاف حکم شد لقدرت الٰہی آنجا رسیدم چہ دیدم کہ جائے پُر

Marfat.com

عظمت است وہیبت مے نماید ہر کس امکان ندارد کہ آنجا رفتہ سکونت گیرد و بہ جہت گاہ گاہے در آنجا آواز ہائے مہیب مے آیند چنانچہ رعد مے غرد وگاہ گاہے آواز تلاوت قرآن مے آید و بعضے اوقات آواز ذکر اللہ جل وخفی شنیدہ شود لیکن ہیچ کس در نظر نمے آید و در آنجا ہیچ درندہ پرندہ و چرندہ در نظر نمے آید کہ جائے بسیار خموش است و ایں دعاگو بنظر خویش معائنہ کردہ کہ سد کردہ سلطان سکندر ذوالقرنین سد آہنی ہفت جوشی بحکمت حکیماں بستہ است و عمارت کردہ و دریں کار عقل گم است اگر آں دیوار نبودے ایں عالم را یاجوج و ماجوج ہر روز خلائق خدا را خراب و تلف میکردند فاما قدرت الٰہی بطریق سخت در قید و بند کردہ شدہ اند مقرر است کہ قوم یاجوج و ماجوج ہر روز یا وقت علی الصباح مے آیند و بناخن خویش آں سد ہفت جوشی را مے کنند تا بغروب آفتاب و چوں مؤذن عرش بانگ نماز شام میگوید آں سد را بمقدار پردہ برگ درخت میگذارند چنانچہ از دوم طرف کوہ مے نماید۔ ہمہ وقت حال ایشاں بریں جملہ است و ہمیں تقریر میکنند کہ صباح الغور ایں سد را شکستہ و قطع کردہ عالم آدم را بگیریم و آب دریا بنوشیم و لفظ انشاء اللہ تعالیٰ از دل ایشاں نسیان و فراموش میشود و فردا سد بحکم اللہ تعالیٰ باز ہمچناں درست و پر اندام بجائے خود میماند و چوں آخر وقت بر سد و قیامت قائم شد ایں کلمہ بگویند کہ انشاء اللہ تعالیٰ فردا علی الصباح ایں سد را بشکنیم و قطع کنیم پس بحکم خدائے تعالیٰ صباح کہ فردا آید سد مذکور ہمانقدر برگ درخت ماند یکدست نبرند و آں پردہ باریک بدرند و خلائق را پیش آرند و ہلاک سازند و درختہا را بخورند و از دریا ہا آب بنوشند و ایں ہم یک علامت

Marfat.com

از قیامت است و مقرر است که اراضی کوه کاف رنگ فیروزه دارد و سواد آں زمین سبز بہائے و
روئیدگی بسیار عجائب دارد و عالم ملائکان در آنجا ساکن اند و ہر شخصے را کہ مرتبۂ ولایت و محققان مے
دہند آنہا را در آں مقام آوردہ دوگانہ شکرانہ اللہ تعالیٰ ادا کنانند آدمی زادہ بدیں صورت در آں
زمین جائے میسا بد و بغیر ہیچکس مجال ندارد کہ بغیر ایشاں در آنجا برود و آں زمین را معائنہ کند و ایں
دعاگو نیز بلطف خداوند کریم در آنجا رفتہ اراضی آنجا را دیدہ و دیگر عجائب ہا را تماشا کردہ چنانچہ ہیچ
ارمان و افسوس در دل نماندہ و معائنہ کردہ شدہ است کہ قدحے از سنگ مرمر ساختہ اند مرصع از
لعل و جواہر و یاقوت و مروارید و زبرجد ملمع کردہ شدہ است بمثل حوض و مسافت آں قدح بمقدار
پانصد بیگہ شمردہ اند و در شب آدینہ از نعمتہا و الوانہا بہشت آں قدح را پر میکنند و آں ارواح
ہا کہ مغفور اند ہر یکے حصہ خویش از آں گرفتہ میروند و در آں نواحے دو تخت پادشاہی از زرو
جواہر و لعل و مروارید و پیروزہ و یاقوت مکلل ساختہ نہادہ اند یکے تخت از برائے آسمان پری است
و دومی از برائے سید پری است کہ ایشاں ہر دو شاہ اند جملہ پریاں را و حضرت امیر حمزہ بن
عبد المطلب در حیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوازدہ سال بر آسمان پری عاشق شدہ بود
دراں دوازدہ سال ہمدریں کوہ کاف شکار میکرد چوں شب در مے آمدے بر آسمان پری میرفتے روزے
در شکار بود کہ اژدہائے ہولناک بہول تمام و ہیبت مالا کلام پیش امیر آمد چنانچہ مابین جنگ
جدل واقع شدہ و ہفت روز در معاملات و تردوات جنگ بر آید و بعد از ہفتم روز اژدہا بکشت
و از سر چند او مہرۂ قیمتی دست آمدہ کہ آں مہرہ فوائد بسیار میداشت و آں اژدہا مردہ از دور چناں

می نماید کہ کوہ بلند است و زمین کوہ کاف ہموار و برابر و صاف است برنگ فیروزہ و آسمان سفید است
از نقرہ واز شعاع او پر تو زمین کوہ کاف آسمان سبز می نماید این دعاگو رفتہ و سیر طیر کردہ بچشم خویش
معائنہ نمودہ یعنی پھر کوہ قاف کیطرف جانیکا حکم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے میں وہاں پہنچا
اور دیکھا کہ بہت ہی پُر عظمت اور ہیبت ناک جگہ ہے اور وہاں پہنچنا ہر شخص کا کام نہیں اور نہ
کوئی وہاں رہ سکتا ہے لحظہ بہ لحظہ چاروں طرف سے خطرناک آوازیں آتی رہتی ہیں جیسے بجلی کڑکتی
ہے اور کبھی قرآن شریف کی تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور کبھی ذکر اللہ جلی و خفی سنائی دیتا ہے لیکن
کوئی شخص نظر نہیں آتا اور یہ جگہ بہت خوفناک ہے لیکن اس دُعاگو نے اپنی نظر سے سب کچھ
دیکھا اور سلطان سکندر ذوالقرنین نے سات سو کوس لمبی آہنی دیوار داناؤں کے مشورہ سے سات
جوش شدہ لوہے سے تیار کرائی جس سے عقل گم ہوتی ہے اگر یہ دیوار نہ ہوتی تو قوم یاجوج و
ماجوج اس دنیا کے جملہ جاندار و بے جان مخلوق کو تباہ و برباد کر دیتے لیکن قدرت نے انہیں قید میں
دیدیا ہے اور مشہور ہے کہ یاجوج و ماجوج روزانہ اس سد سکندری کو چاٹتے ہیں اور صبح سے شام
تک باقی درخت کے پتہ کے برابر سد بچ رہتی ہے جسے وہ اگلے دن کیلئے یہ کہتے ہوئے چلے جاتے
ہیں کہ صبح سویرے ہی سد گرا کر انسانی آبادی میں داخل ہو جائیں گے لیکن انشاء اللہ تعالےٰ کہنا
بھول جاتے ہیں صبح سد برابر ہوتی ہے اور پھر از سر نو چاٹنا شروع کرتے ہیں پس جب اللہ
تبارک و تعالےٰ کا حکم ہوگا وہ شام کو مغرب کی اذان کے وقت جب سد سکندری پتہ درخت کے
برابر باقی ہوگی تو انشاء اللہ تعالےٰ کہہ کر علی الصباح توڑ کر عالمِ انسان میں داخل ہو جائینگے مخلوق

Marfat.com

خدا کو آگے لگالیں گے بہت سے ہلاک کر دینگے درختوں کو بھی کھاجائیں گے۔ دریاؤں کا پانی پی جائیں گے یہ قرب قیامت کی ایک نشانی ہے اور کوہ قاف کی زمین فیروزہ رنگ کی ہے اور اسمیں سبزیاں اور گھاس وغیرہ عجیب خوش رنگ ہیں اور یہاں فرشتوں کی رہائش ہے اور وہ شخص جس کو رتبہ ولایت دینا ہوتا ہے اسے یہاں لاکر دوگانہ شکریہ ادا کرایا جاتا ہے اور اسی صورت ہی میں بنی آدم یہاں رہ سکتا ہے اور کسی کو یہاں آنے کی ہمت نہیں یہ دعاگو اللہ جل شانہٗ کی عنایت سے وہاں پہنچا یہاں کی زمین اور عجائبات کا اس قدر معائنہ کیا کہ دل میں کوئی ارمان نہ رہا علاوہ ازیں میں نے دیکھا کہ سنگ مرمر کا ایک پیالہ لعل وجواہر ویاقوت ومروارید اور زبرجد سے جڑا ہوا اور ملمع کیا ہوا حوض کی مانند بقدر پانچ سو بیگھہ بنایا ہوا ہے جس کو جمعہ کی رات کو بہشتی کھانوں اور پھلوں سے پُر کیا جاتا ہے ارواح صالح اپنے مرتبہ کیمطابق اس سے حصّہ لیکر چلے جاتے ہیں نیز اس جگہ دو تخت شاہی زر وجواہر ولعل ومروارید اور فیروزہ سے بنے ہوئے تھے ایک تخت آسمان پری کا تھا اور دوسرا تخت سید پری کیلئے تھا یہ دونوں پریاں پریوں کی بادشاہ تھیں اور حضرت امیر حمزہؓ بن عبدالمطلب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آسمان پری پر بارہ سال عاشق رہے اور اس عرصہ میں کوہ قاف میں شکار کھیلتے رہے اور رات کو آسمان پری کے پاس رہتے رہے ایک دن شکار کھیلتے ہوئے ایک ہولناک اژدہا سے آمنا سامنا ہو گیا سات دن جنگ کرتے رہے ساتویں دن اژدہا مار گیا جو ایک پہاڑ معلوم ہوتا تھا۔ اس اژدہا سے حضرت امیر حمزہؓ کو ایک نادر اور قیمتی مہرہ ملا جو بہت کار آمد تھا کوہ قاف

Marfat.com

کی زمین ہموار اور صاف ہے جس کا رنگ فیروزہ ہے اور آسمان سفید بمثل چاندی کے لیکن کوہ
قاف کے پرتو کی وجہ سے سورج کی شعاع سے سبز معلوم ہوتا ہے اس دعاگو نے وہاں جاکر
خوب سیر کی اور عجائبات کا اپنے آنکھوں سے معائنہ کیا۔ بعد ازاں بجانب شہر مدائن حکم شدہ
و چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ نوشیرواں عادل بادشاہ و طاق کسریٰ نیز درآنجا بودہ است۔ آوردہ
اند کہ نوشیرواں عادل بر تخت شاہی نشستہ بود و منجماں را پرسیدند کہ اے معلمان و مفسران مارا
خبر دہید کہ محمدؐ رسول پیغمبر آخر الزماں ختم الانبیاء کے مے آید شب و روز دریں طلب میگزرانم کہ در
دین ایشاں بیایم و دین ایشاں قبول کنم منجمے عالم گفت اے پادشاہی عادل علامت آمدن او
اظہر من الشمس است ہرگاہ کہ محمد رسول اللہ پیغمبر آخر الزماں پیدا آید دریں عالم بیشک بے شبہ
طاق کسریٰ بتر قدو بشگافد و آفتاب را شعاع کم گردد و بتہائے ہمہ کافراں در رزہ آیند و بہ پہلو
افتند۔ پادشاہی عادل گفت اے منجماں ہرگاہ محمد رسول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر پیدا
آید مارا خبر دہید کہ خیلے سرفرازی خواہد یافت و بعد از تولد عنقریب الایام نوشیرواں رحلت یافت
و آں نشانی ہا محمدؐ رسول کہ منجماں با دشاہ دادہ بودند ہمہ ظاہر شدند و بعضے میگویند کہ
نوشیرواں مسلمان نیست و بعضے میگویند کہ مسلم است۔ و بعد وفات نوشیرواں شہر مدائن ہم
ویران شدہ مگر اندکے شہر معموری داشت کہ ہمسایہ پیغمبران بودہ است و چند بزرگواران از
امت محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام در آنشہر ساکن اند کہ بعضے ازاں اہل فضل اند و بعضے صاحب
ارشاد ہستند و ازاں مردان خدا بسیار کساں استفادہ میگیرند و بدانکہ کشادگی مدائن

Marfat.com

نوشیرواں تا دوازدہ کردہ بودہ است و نوشیرواں چناں عدل میداشت کہ نزدیک تخت او یک عورت پیر زالہ جائے سکونت داشتہ بود و در ملک او یکراس مادہ گاؤ بود چوں نوشیرواں برتخت مے نشستے و عدالت میکردے آں پیر زالہ مادہ گاؤ خود را رہا میکردے کہ بالائے آں تخت سے گیں میدادے و بادشاہ عادل گاہے ہرگز نگفتے کہ بدکردی بلکہ روزے ہمچو میفرمود کہ اے پیر زالہ ایں قصر عالی جائے وسیع است پیشکش شما داریم کہ لائق بودن جائے مادہ گاؤ شما است آں عورت قبول نکردے ایں چنیں عادل نوشیرواں بودہ است و آں شہر مدائن شہر لیست معظم کہ دوازدہ کردہ طول دارد و شانزدہ کروہ عرض میداشت و لیست و یک لنگر از جہت فقراء ددر وگوناگوں طعام مے پزند و چند خانقاہ کہ در توراۃ خواناں درس میخوانند و در آں شہر ہیچکس تنگدست نبودہ است بلکہ طائفہ جلاوداں ہم اغنیا بودہ اند چند خانقاہ در آں شہر از پیغمبران بودہ اند و شہر انیت اہل اسلام۔ چند مدت ایں دعا گو ازیں بزرگاں فیض و حق الیقین حاصل کردہ۔ یعنی پھر مجھے شہر مدائن جانے کا حکم ہوا جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نوشیرواں عادل اور اس کا محل وہاں رہا تھا اور سنا کہ جب نوشیرواں تخت پر بیٹھا تو اُس نے منجموں کو بلا کر دریافت کیا کہ محمدؐ صلعم نبی آخرالزماں کب پیدا ہوں گے کیونکہ میں رات دن اسی فکر میں ہوں کہ میں اُنکے دین میں شامل ہوں۔ منجمین نے کہا کہ آنحضرت صلعم کے ظہور کی علامت اظہر من الشمس ہے۔ جب آپؐ کا ظہور ہوگا۔ آپکا محل پھٹ جائے گا اور سورج کی روشنی کم ہو جائے گی اور تمام کفار کے بت خانے لرزنے لگیں گے اور پہلو کے بل گر جائیں گے

بادشاہ نے اُن سے کہا کہ جب نبی آخر الزماں کا ظہور ہو مجھے اطلاع دیں تاکہ میں سرفرازی حاصل کرسکوں جب آپؐ پیدا ہوئے تو تمام باتیں صحیح ہوئیں اور انہیں ایام کے قریب نوشیرواں فوت ہوا اور بعض کے نزدیک مسلمان نہیں تھا اور بعض کے نزدیک مسلمان تھا۔ نوشیرواں کی وفات کے بعد مدائن کا بیشتر حصّہ ویران ہوگیا اور تھوڑا شہر آباد رہا کیونکہ پیغمبر انکے ہمسایہ میں تھا اور اُمت محمدؐ صلعم کچھ بزرگ اس شہر میں آرام فرما ہیں جن میں چند صاحب فضل اور چند صاحبِ ارشاد ہیں جن سے خلقت استفادہ کرتی ہے بادشاہ نوشیرواں کے عہد میں یہ شہر بارہ کوس میں پھیلا ہوا تھا اور نوشیرواں اتنا عادل تھا کہ اس کے تخت کے نزدیک ایک بڑھیا کا مکان تھا جسکی ایک مادہ گائے تھی اور جس وقت نوشیرواں تخت پر بیٹھ کر عدل کرتا تھا بڑھیا اس وقت گائے کو کھولتی اور کبھی کبھی گائے تخت پر گوبر کردیتی اور بادشاہ نے کبھی اسکو کچھ نہ کہا بلکہ بادشاہ نے اس سے کہا کہ محل وسیع ہے آپ اپنی گائے مناسب جگہ پر باندھ دیا کریں لیکن بڑھیا نہ مانی۔ مدائن ایک بہت بڑا شہر تھا جسکی لمبائی بارہ کوس اور چوڑائی سولہ کوس تھی اور فقرا کیلئے اکیس لنگر تھے جن میں قسم قسم کے کھانے پکتے تھے چند درس تھے جن میں توراۃ پڑھائی جاتی تھی اس شہر میں کوئی غریب نہ تھا حتیٰ کہ جلاد بھی غنی تھے اس شہر میں چند پیغمبروں کی خانقاہیں ہیں اور شہر کی اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے اور یہ دعاگو ان بزرگوں سے حق المقدور فیض یاب ہوا۔

بعدازاں بجانب شہر توران حکمشدہ۔ بتوفیق الٰہی چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ اتابک بادشاہ آنجا بود ملک بے پایاں داشت۔ علامہ وخداپرست بودہ است ونماز تہجد با چہلکس نسبت

Marfat.com

جماعت میگزارد واکثر صحبت او باں فقیراں وقرآن خوانان بوده است وسلسلهٔ اولیسیه داشت
از صحبت او چند مدت قرار باطنی یافتم - این چنیں دیندار مردکم دیده مے آید ویکصد وہشت لنگر
درحد پادشاہی او طعام میکشیدند وخویش وبیگانه ہر کس که بروی آمد از ہیچ یکیے دریغ ندار
ند ودرایں پادشاہ چند بزرگواران صاحب سجاده اند وچند کساں بمسند ارشاد نشسته اند وخلائق
خدا از ایشاں استغفار میگیرند وبسیار فقرا از اطراف آمده مقصود حقانی حاصل کرده رفته اند
ایں دعاگو نیز چند مدت دریں شہر مانده دول که سلیم القلب میگویند فریب وحرکت و دغابازی و
پرواز ومکر ولغزش او چنداں بر دمن گشته که ہیچ حجاب نمانده وہر که دریں شہر است او را ہم
دین وہم دنیا حاصل است ایں دعاگو ہمچو آرزوئے درآنمقام میداشت که باقی عمر در صحبت
ایں بادشاه دریں شہر گزرانیده شود اما قید الماء اشد من قید الحدید گفته اند وآرزوے ما بمانے
گزارند کما قوله تعالےٰ ۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۔ وبدانکه
درآں حین آں پادشاه سائل شده وعالماں وعابداں ودرویشاں عاملاں را پرسید که
چہار پیر وچہارده خانواده که گفته اند کدام کدام اند باز فرمود که چہارده خانواده روشن اند که از
حضرت شیخ حسن بصریؒ شمرده اند اما سوال چہار پیر داریم دانشمنداں ومرشداں وعابداں
فرصت خواسته که فردا انشاء اللہ تعالےٰ جواب میگویم چوں شب گذرانیدند علی الصباح ہر یکیے
جواب نوشته آورد جماعت متفق بریں است که عبدالرحیم مشرقی وعبدالکریم مغربی وعبد
الرشید شمالی وعبدالجلیل جنوبی چہار پیر ایشاں اند که در چہار رکن ثابت ومستقیم اند که برحم

Marfat.com

ہر روز در عالم میگذرد و آنکہ از نیک و بد کردار پیدا مے آید در وقت غروب آفتاب از ہر چیز
بیش ایشاں تفحص میشود و ہر چیز یرا کہ ایشاں منظور میداند او قبول است و ہر چیز یرا
کہ ایشاں منظور نمیدارند آں کردار بر روتے آنہا میزنند کہ آں کار کردہ اند پس معلوم
شد کہ صاحب کار ایشانند۔ بنا براں مدار پیری بر سر ایشان است و بعضے متفق بریں تقریر
اند کہ از الجملہ یکے پیر ابو البشر خلیفۃ الرحمٰن مہتر آدم پیغمبر صلوات اللہ علیہ دوم مہتر حضرت
نوح علیہ السلام کہ خلائق بقہر از طوفان معدوم شدہ بودند کہ اسلام و دین مسلمانی
نایافت و گم شدہ بود و دراں طوفان ہمہ خلائق تلف و نابود گشتہ مگر بقدرت الٰہی
باز مخلوقات عالم بنی آدمؑ را منشا از ایشاں واقع شدہ و اسلام و دین مسلمانی کہ نایافت
شدہ بود از طفیل ایشاں پیدا شدہ بنا براں معلوم گشت کہ دوم پیر ہمیں است و آنکہ یک ہزار
و دو صد سال بہ پیغمبری دریں جہان داشتہ اند و دین اسلام بہ بودن ایشاں در جہان
اظہار شدہ و استوار ماندہ و خدا پرستی در عالم بسیار واقع شدہ و دین اسلام بحیاتی ایشاں بعد
رواج یافتہ ہر کسے مخفی کم و نایاب شدہ باشد کہ از دین ایں پیغمبر خدائیتعالیٰ خارج بود از رحلت
ایشاں کفر وقت خود یافت دین و اسلام کم شد چنداں غلبۂ کفر و بیدینی شائع گشت کہ ہیچ جائے
علامت دین و اسلام در نظر نمے آید۔ پس یقین است کہ دوم پیر ہمیں پیغمبر خدا مہتر نوحؑ
است و بعد از وفات ایشاں مدتے دیر مہتر ابراہیم خلیل الرحمٰن ظاہر شدہ و در پیغمبری
اظہار گشتہ و باز دینداری و اسلام رواج دادہ و رسوم کفر و شرک معدوم شدہ و بیدین ہیچ

Marfat.com

یافتہ نمے شد مگر پنہاں کسے بودہ باشد تا آنکہ پنج کرسی پے در پے پیغمبر خدا مرسل بودہ
اند پس معلوم شد کہ سوم پیر ہمیں پیغمبر خدا مہتر ابراھیم خلیل اللہ است چراکہ دینداری و
اسلام مغلوب و نایاب شدہ بود باز بودن ایشاں زمانہ دینداری زندگانی یافتہ و کفر و
شرک معدوم شدہ پس یقین است کہ پیر سومی ہمین است وچوں مہتر ابراھیمؑ رحلت
یافتہ دین و اسلام ایشاں نایاب و مغلوب گشتہ باز غلبہ کفر و رسم ہائے شرک غالب شدند
بدعت بسیار ہیچ جائے علامت مسلمانی یافتہ نمے شد بارادہ الٰہی ختم المرسلین و شفیع
المذنبین محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شد و دین مسلمانی اظاہر گشت و تجلی حقانی
روشن شد و چراغ روشنائی او میرین آمد و آنچہ رسمہائے و علامتہا کفر کہ ظاہر شدہ بودند
تمامی زائل شدند و معلوم گشتند پس یقین است کہ چہارمی پیر ہمیں است محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و بعضے بریں متفق شدند کہ چہار یار رسول اللہ ہر یک امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبرؓ
و امیر المومنین عمر خطابؓ و امیر المومنین عثمان ابن عفانؓ و امیر المومنین شاہ مرتضٰے کرم اللہ
وجہہ چہار پیر اند بریں وجہ دانشمنداں و مرشداں متفق اند و قائل اند و طالبان حق و
جویندگان ذات مطلق بریں قائل اند کہ یکے پیر تبرکی است کہ از روئے کلاہ و چیزے
دیگر مانند آں حاصل آمد و دیگر پیر ارادتی است کہ از روئے تلقین ذکر حاصل آید و طریق ذکر
ہم انواعہا است سوم پیر تربیتی است کہ طالبانرا از حجابہا و از ماسوائے اللہ بگزارند و بعضے
انوار منفاتے اند کہ طالبانرا مغالطہ میدہند و ازیں بدراہی و کجی خلاص میدہند چہارم پیر ارشاد

Marfat.com

نیست کہ او بخدا میرساند و طائفہ فقراء کہ طالبان حق اند بر ینقول قائمند و اکثر جماعہ بر ینوجہ متفقند کہ چہار پیر کہ میگویند ہمیں چہار مردان اند یعنی اسکے بعد شہر توران جانیکا حکم ہوا جب توفیق الہٰی سے بخد پہنچا تو دیکھا کہ اتابک بادشاہ بہت بڑی سلطنت کا مالک تھا اور خدا پرست تھا چالیس آدمیوں کے ساتھ باجماعت نماز تہجد پڑھتا تھا فقراء اور قرآن خوانوں سے بہت صحبت رکھتا تھا اور اویسی سلسلہ سے منسلک تھا میں کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہا اور قرار باطنی حاصل کرتا رہا میں نے ایسے دیندار آدمی کم دیکھے ہیں اس کی سلطنت میں ایک سو آٹھ لنگر جاری تھے جن سے اپنے بیگانے سب مستفید ہوتے تھے اس بادشاہ کی سلطنت میں چند سجادہ نشین اور چند بزرگ صاحب ارشاد تھے جن سے مخلوقِ خدا استفادہ کرتی تھی اور فقراء اطراف سے آکر مقصود حقانی حاصل کرتے تھے یہ دعاگو کچھ عرصہ اس شہر میں رہا اور سلیم القلب، دلفریب، حرکت، دغابازی مکر و کوتاہی دُور ہوئی اور کوئی حجاب نہ رہا اس شہر کے ہر رہنے والے کو دین و دنیا حاصل ہے اس لئے میں نے بھی اسی شہر میں بقایا عمر بسر کرنیکی آرزو کی لیکن بمصداق پانی کی قید لوہے کی قید سے سخت ہوتی ہے اور ہوتا ہے وہی جو منظورِ خدا ہوتا ہے اس بادشاہ نے عالموں، عابدوں و فقراء سے سائل بن کر دریافت کیا کہ چار پیر اور چودہ خانوادہ کیا کیا ہیں اور پھر کہا کہ چودہ خانوادہ تو حضرت شیخ حسن بصریؒ ظاہر کر چکے ہیں البتہ چار پیر کے متعلق بتائیے انہوں نے کل بتانے کی اجازت طلب کی چنانچہ علی الصباح جواب لکھ کر لائے ایک جماعت اس پر متفق تھی کہ عبدالرحیم

Marfat.com

مشرق و عبدالکریم مغربی و عبدالرشید شمالی و عبدالجلیل جنوبی چار پیر ہیں جو چار طرف رکن مقرر ہیں اور جو کچھ روزانہ دنیا میں ہوتا ہے مغرب کے وقت ہر نیکی و بدی انکے پیش ہوتی ہے جس کردار کو وہ منظور کرتے ہیں وہ مقبول ہوتا ہے اور جو نامنظور ہوتا ہے وہ واپس منہ پر مارتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ صاحب کار ہیں اس لئے وہی چار پیر ہیں اور بعض کا اعتقاد ہے کہ اول پیر حضرت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام صلوات اللہ علیہ خلیفۃ الرحمٰن ہیں دوسرا پیر حضرت حضرت نوحؑ کہ جنکی بد دعا سے خلقت طوفان میں غرق ہو گئی تھی کیونکہ دین و اسلام ختم ہو گیا تھا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے دوبارہ مخلوقات بنی آدم سے بڑھی اور دین و اسلام دوبارہ قائم ہوا پس معلوم ہوا کہ دوسرا پیر یہی حضرت نوح نبی اللہ ہیں جنہوں نے بارہ سو سال پیغمبری کی دین و اسلام پھیلایا اور انکی زندگی میں دین و اسلام کی ترقی ہوئی جو معدوم ہو چکا تھا۔ اور کہیں کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی پس معلوم ہوا کہ دوسرا پیر یقیناً ہے ان کی وفات سے مدت بعد پھر دین اسلام معدوم ہو چکا تھا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پیغمبر ہوئے اور از سرنو دین و اسلام کو زندہ کیا اور کفر و شرک معدوم ہوا تو معلوم ہوا کہ تیسرے پیر یہی ہیں اور جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی رحلت ہو گئی تو کچھ مدت بعد دین اسلام مغلوب ہوا اور کفر و شرک غالب ہوتا گیا تو مدت بعد جب اسلام معدوم ہوا تو سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور دین اسلام پھر عروج پکڑتا گیا اور کفر و شرکت مٹتا گیا مسلمانی کو ترقی ہوئی اور تجلی حقانی روشن

Marfat.com

ہوئی علامت کفر و شرک معدوم ہوئیں تو معلوم ہوا کہ چوتھا پیر حضرت محمد نبی آخر الزماں ہیں اور بعض اسباب پر متفق ہیں کہ چار پیر رسولِ خدا کے چار یار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ وحضرت عمرؓ ابن خطاب وحضرت عثمانؓ غنی وحضرت علیؓ ابن ابوطالب بہت سے دانشور اور مرشدان اسی پر متفق ہیں اور بعض کے نزدیک پیر اول تبرکی ہے کہ اس سے سرداری حاصل ہوتی ہے اور طالبان حق اور طالبان ذات مطلق اسی پر متفق ہیں اور دوسرا پیر ارادت ہے کہ اس سے تلقین ذکر حاصل ہوتا ہے تیسرا پیر تربیت ہے جو طالبان کو حجاب اور ماسوائے اللہ سے گزارتے ہیں اور بعض انوار صفات ہیں جو طالبان کو مغالطہ سے نکالنے اور بدراہی اور کجی سے خلاص دلاتے ہیں چوتھا پیر ارشاد ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاتا ہے اور فقرا کا گروہ اسی پر قائم ہے کہ چار پیر یہی چار ہیں اور اسی پر متفق ہیں۔

بعد ازاں بجانب شہر غزنی حکم شدہ کہ حضرت سلطان محمود پادشاہ غزنوی در آنجا خفتہ است۔ دوازدہ ہزار بزرگوار محمود نام از دست راست مقبرۂ سلطان خفتہ اند و دہ ہزار بزرگوار محمود نام از دست چپ مقبرہ ایشاں خفتہ اند و اکثر رجال اللہ در آستانۂ ایشاں آمدہ سکونت میکنند و ہر کہ از سر صدق و درست اعتقاد در آں آستانہ مے آید فیض پذیر میشود کہ ایں مرد بسیار مشفق و مہربان است و عالی مقام است و مرشد زمانہ بود اکثر طالبان ازیں مرد ہم بمقصد اعلیٰ رسیدہ و ایں دعا گو رفتہ زیارت ایشاں کردہ و ہفتہ ماندہ و مشاہدہ حاصل نمودہ بعد سے پھر شہر غزنی جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت سلطان

Marfat.com

محمود شاہ غزنی سویا ہوا ہے اور بارہ ہزار بزرگ محمود نام سلطان کے مقبرہ کے دائیں طرف
سوئے ہوئے ہیں اور دس ہزار بزرگ محمود نام مقبرہ کے بائیں طرف سوئے ہوئے ہیں
اور اکثر مردانِ خدا آ کر انکے آستانہ میں قیام کرتے ہیں اور جو کوئی صدق دل سے اس آستانہ
پر آتا ہے فیض یاب ہوتا ہے کیونکہ یہ مرد مشفق اور مہربان ہے اور عالی مقام ہے اور
ایک زمانہ کا مرشد رہا ہے اور اس کے طالبان اپنے مقصود کو پہنچتے رہے ہیں یہ دعاگو وہاں
پہنچا ایک ہفتہ قیام کیا اور مشاہدہ کیا۔ بعد ازاں بطرف نیشاپور حکم شد کہ در آنجا حضرت
شیخ برہان الدین گفتے کہ جانب دستار من ببیں کہ چوں نظر کند بے شبہ خانہ کعبۃ اللہ کہ
بیت اللہ است و روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در نظر او بے حجاب مے آمد ہمچنیں کرامت
آں بزرگوار داشت ایں دعاگو چند مدت در آنجا ماندہ و چلہ بطریق مرداں کشیدہ ہر چہ مقدر
بود میسر گشت یعنی پھر نیشاپور جانیکا حکم ہوا وہاں حضرت شیخ برہان الدین ہیں جن کا
فرمان ہے کہ میری دستار میں دیکھیں اور دیکھنے سے بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حجاب نظر آتا ہے اس دعاگو نے مردانہ وار دو چلے ادا کئے اور جب
مقدر فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب شہر رے حکم شدہ کہ در آنجا سعد وسعید وطلحہ
و زبیر خفتہ اند کہ در آنجا چہار صد و چہل و چہار طائفہ رجال اللہ خفتہ اند غلغلہ و آواز
ایشاں در ہمہ شہر روشن است بخدائے خدا کہ آوازہ ایشان تا بآسمان چہارم میرسد و شہر رے
شہر لیست کہ بمثل ایں شہر دیگر نیست کہ از برائے طمع ایں شہر معاویہ ابن ابو سفیان ہمہ

Marfat.com

یزید باقرۃ العیون شفیع المذنبینؐ وعلی المرتضےؓ و فاطمۃ الزہراؓ امیر المومنین امام حسنؑ وحسینؑ جنگ وخصومت کردہ بود ونزد ایں شہر سنگیست سیاہ بصورت ستون در ہوا معلق است نہ در آسمان ونہ در زمین است آں شب کہ پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج بدرگاہ رب العلمین یافت پائے مبارک برآں سنگ نہادہ بود ودر آنحال آں سنگ درگریہ شد پیغمبر علیہ السلام پرسید چرا گریہ میکنی گفت اے پیغمبر خدا امیدوار شدم کہ دریں زمان لائق بہ بہشت شدم اما چوں جلیل الجبار واحد القہار دوزخ خاصہ از برائے آدمیاں وجنیاں وکوہہا آفریدہ است پس چوں نگریم چوں ایں سخن رسول خدا از وشنید بلرزید وغمگین گشت بعد ازاں فرمود کہ اے سنگ خود ہمچو ما باید داشت کہ او خالق خلق وبے نیاز اند وپس گفت اے سنگ خاطر جمع دار ایں عرض تو بدرگاہ رب العلمین کردہ آید آں سنگ از ترس حقتعالےٰ برنگ نقرہ منور گشتہ وایں دعا گو رفتہ زیارت آنمقام کردہ یعنی پھر شہر رے جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت سعد وسعید وطلحہ وزبیر راحت فرما ہیں اور چار سو چوالیس گروہ مردان خدا کے آرام فرما ہیں اور انکی شہرت سارے شہر میں روشن ہے اور انکا غلغلہ وآواز چوتھے آسمان تک پہنچتی ہے۔ شہر رے ایسا شہر ہے کہ اس جیسا کوئی شہر نہیں جسکی لالچ میں امیر معاویہ ابن ابوسفیان والد یزید نے سرکار دوعالم وشفیع المذنبینؐ وعلی المرتضےؓ و بی بی فاطمۃ الزہراؓ وحسن وحسین علیہم السلام سے دشمنی مول لیکر جنگ وجدل کرے۔ اس شہر کے نزدیک ایک سیاہ پتھر ستون کی مانند ہوا پر معلق

Marfat.com

ہے یعنی نہ آسمان میں ہے اور نہ زمین میں۔ معراج کی رات حضور نبی اکرم صلعم اسی پتھر پر قدم رکھکر سوار ہوئے تھے اور یہ پتھر رونے لگ گیا آپ صلعم کی دریافت پر عرض کیا اس شرف سے میں بہشت کا حق دار ہوں لیکن اللہ عزوجل نے انسانوں، جنوں اور پتھروں کیلئے ہی دوزخ بنائی ہے اسوقت کے خوف سے رویا ہوں آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بے نیاز ہے اور پھر فرمایا تمہاری عرض درگاہ رب العزت میں پیش کرونگا یہ پتھر حق تعالےٰ کے خوف سے چاندی کی طرح منور ہو گیا یہ دعاگو وہاں پہنچا اور اس مقام کی زیارت کی بعد ازاں بجانب کرمان حکم شدہ چوں در آں شہر رسیدیم دیدیم کہ شہر است معظم و معمور و در آنجا حضرت شاہ شجاع بادشاہ کرمان بود کہ او سی سال خواب نکردہ و چوں خواب بر وے غالب شدے پارہ نمک در چشم خود کردے و نمکدان از خود دور نداشتے و حضرت شیخ شجاع از بہر قوت خود کتابت کردے و از حصول ملک و ولایت ہیچ نخوردے کہ صاحب عدل بود و کار بادشاہی بر حکم شریعت پیغمبر علیہ السلام کردے۔ و چناں تفحص و عدل کردے کہ نزدیک محل خویش زنجیر بستہ بود ہر داد خواہے کہ آمدہ زنجیر را بجنبانید در حال بادشاہ واقف و خبردار گشتے و او بحضور خود آوردہ پرسیدے و آنہا را حق رسانیدے۔ روزی کنجشکے آں زنجیر را جنبانید و بادشاہ دانیست کہ کسے صاحب غرض آمدہ است۔ دید کہ کنجشک جنبانیدہ است در حال سوار تعین نمودہ کہ خصمانہ او بکنید سواراں دنبال آں کنجشک گرفتند تا آنکہ کنجشک بیک درخت رسید کہ در و آشیانہ دارد سواراں دیدند کہ در آں بچہ اش بدہن مارسیاہ است و در خوردن مشغول است سواراں مار را بقتل رسانیدند

Marfat.com

وجہ آں کنجشک را خلاص کردند حضرت شاہ شجاع کرمانی ہمچنیں بادشاہ صاحب عدل بود۔ روزے مرد سوداگر آمدہ پیش بادشاہ عرض رسانید کہ در شبے مردے مہیب مے آید و زنِ مارا بزور مے بردو بدیدن آں مارا ہیچ طاقت نمے ماند ندانم کہ چہ بلا است پادشاہ فرمود ہرگاہ کہ او آید در حال مراخبر رسانید و پادشاہ در فکر آں بلا سہ شب روز ہیچ طعام نخوردہ و نہ آب نوشید تا آنکہ چہارم شب آں تجار آمدہ خبر کرد کہ آں ظالم خدا آمدہ است پادشاہ تیغ در دست کردہ سوئے آں بلا رواں شد نیم شب گذشتہ بود با آں عورت مشغول شدہ بود کہ بادشاہ رفتہ برو نعرہ بزد و گفت برخیز اے ملعون او ہم استادہ شدہ با بادشاہ دست درازی کرد باعانت حق سُبحانہٗ تعالیٰ بادشاہ چناں شمشیر او را زد کہ دو پر کالہ گشت پادشاہ فتح یافت و او را سر مونچھ گرفتہ بیروں انداخت و سر بریدہ بحوالہ آں شخص نمود بعد ازاں بادشاہ ازجواں پرسید کہ در خانۂ شما چیزے اندک و بیش طعام ہست گفت آرے فاما از نانِ خشک است فرمود بیار سہ شب و روز گذشتہ کہ طعام در شکم من نرفتہ است آں نان را بالفراغت بخورد و بخانہ خود برفت و شکر خدائیتعالیٰ بجا آورد حضرت شاہ شجاع چنیں شجاعت میداشت و مقرر است کہ ہرچہ از ملک بادشاہی خراج پیدا آمدے در وقف میداشتے کہ ہر روز در لنگر تصرف میداشتے۔ و در لنگر ایشاں چنداں طعام کشیدندے کہ فقراں و مسافراں از خویش و بیگانہ میخوردندو۔ ہر روز از دہل و جلاجل میکردند کہ مبادا کسے گرسنہ بماند و آں بزرگوار در سخاوت و شجاعت بے نظیر آمدہ است و اینداعا گو رفتہ یک چلہ بدرگاہ ایشاں کشیدہ و فیض باطنی ازاں درگاہ یافتہ یعنے بحر رمان

Marfat.com

شہر جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا شہر ہے اور پر رونق اور وہاں حضرت شاہ شجاع کرمانی آرام فرما ہے جو تیس سال نہیں سویا اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو نمک کی ڈلی آنکھوں میں پھیر لیتا اور نمکدان ہر وقت اس کے پاس رہتا اور اپنی خوراک کیلئے کتابت کرتا اور خزانہ سے کوڑی تک نہ لیتا کیونکہ وہ بہت عادل تھا اور سلطنت کا کام حضرت پیغمبر علیہ السلام کی شریعت کیمطابق انجام دیتا اور اس قدر عادل تھا کہ اس کے محل میں ہر وقت زنجیر لٹکتی رہتی تھی اور جو داد خواہ آتا زنجیر ہلا دیتا اور بادشاہ فوراً بلا کر حال دریافت کرتا اور حق رسی کرا دیتا۔ ایک دن ایک چڑیا نے زنجیر ہلائی بادشاہ نے فریادی سمجھ کر پتہ کیا اور چڑیا کو دیکھ کر گھوڑا سوار اس کے ساتھ روانہ کیئے چڑیا اڑتی ہوئی ایک درخت پر گئی جس پر اسکا گھونسلہ تھا گھوڑا سوار نے دیکھا کہ ایک کالا سانپ چڑیا کے بچوں کو کھا رہا ہے انہوں نے سانپ کو مار ڈالا اور چڑیا کے بچونکو بچا لیا حضرت شاہ شجاع کرمانی ایسا عادل بادشاہ تھا ایکدن ایک سوداگر بادشاہ کے پاس فریاد لایا کہ ایک خطرناک آدمی رات کو آکر میری عورت کو زبردستی اٹھا لیتا ہے اور میں اُس سے ڈر جاتا ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا بادشاہ نے کہا جب وہ پھر آئے فوراً مجھے خبر کرنا اور بادشاہ نے بغیر کچھ کھائے پیئے اسکا انتظار کیا حتیٰ کہ چوتھی رات آکر اُس نے اطلاع دی اور بادشاہ تلوار لیکر اسکے ساتھ روانہ ہو گیا۔ آدھی رات کو وہ اس عورت کے ساتھ مشغول تھا کہ بادشاہ نے جاتے ہی اُسے للکارا اور وہ اُٹھکر مقابل ہوا حق سُبحانہٗ کی مہربانی سے بادشاہ نے ایسی تلوار ماری کہ اس کا سر کٹ کر دُور جا گرا اور بالوں سے پکڑ کر باہر پھینک دیا۔ بادشاہ کو فتح ہوئی اور

Marfat.com

نعش سوداگر کے سپرد کر کے پوچھا کہ اُسکے گھر کچھ کھانے کو ہے سوداگر نے کہا کہ سوکھی روٹی ہے بادشاہ جو تین دن سے بھوکا تھا سوکھی روٹی کھا کر اللہ تعالے کا شکر ادا کیا اور گھر چلا گیا۔ بادشاہ شجاع ایسا عادل بادشاہ تھا کہ جو لگان ملک سے حاصل ہوتا وقف میں داخل ہوتا اور روزانہ لنگر میں خرچ ہوتا اور اس قدر طعام پکتا کہ فقرار و مسافران اپنے اور بیگانے سیر ہو کر کھاتے اور رات کو ڈھول بجا کر کھانا دیتے تا کہ کوئی بھوکا نہ رہے۔ یہ بادشاہ بے نظیر عادل تھا۔ اس فقیر نے یہاں ایک چلہ کاٹا اور اس درگاہ سے فیض باطنی حاصل کیا۔

باز بجانب شہر شیراز حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم چہ بینیم کہ در آں شہر چہار صد مرد بزرگوار عارفان حق تراز وئے کردہ خرید و فروخت میکنند و ہیچ وقت سیم وسرہ نکردہ اند ہر کہ ایشاں را مبلغ قلب مید ہد ہرگز نگویند کہ سیم تو قلب است یار است و در حسب مطلوب حق سودا میکنند و نے پرسند کہ چیست وکیست و بہ برکت آں راستی و درستی ایشاں آں سیم قلب نیز سرہ میشود کہ دوگانہ ایشاں بر حق تعالے قبول کردہ است و ہر سیاحے و مسافرے کہ بر ایشاں میرسدے بطرف دیگرے رفتن نمے دادندے و جمیع بزرگواران درمیان خود ہمچو شیر و شکر میگذارند و کرامات ایشاں اظہر من الشمس است و ظاہر اوقات ایشاں بدیں صورت ست کہ دست بکار و دل بیار و چوں روز آید ظاہرا بکار مشغول مے شوند و چوں شب در آید در خلوت میروند و در طاعت مشتغل میشوند و از حصول آں سودا جمیع بزرگان نصف نفع جدا کردہ طعام مے پزند و مر فقیراں و مسافراں را مے خورانند و نصف دیگر در قوت عیال ہائے خود صرف میکنند

Marfat.com

این چنین مردان خدا بوده اند واین فقیر رفته زیارت ایشان کرده چندے صحبت ایشاں گذرانیدیم
بسیار مستفید شدیم یعنی سے پھر شہر شیراز جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ چار سو بزرگ
مردانِ حق تراز و لیئے خرید و فروخت میں مشغول ہیں اور کبھی کسی سے کھوٹے کھرے کا
اعتراض نہیں کرتے اور حق کیمطابق سودا کرتے ہیں اور اسی راستی اور درستی کی برکت
سے کھوٹا مال و زر بھی کھرا ہو جاتا ہے جو سیاح یا مسافر جسکے پاس آجاتے دوسرے کے پاس
نہیں جانے دیتے اور سارے بزرگ آپس میں شیر و شکر رہتے ہیں اور انکی کراماتے اظہر من الشمس
تھیں ظاہرا طور پر وہ خرید و فروخت میں مشغول ہوتے تھے لیکن اُنکے دل خدائیتعالے کی
طرف لگے رہتے تھے دن کو کام میں ہوتے اور رات کو خلوت میں عبادت میں لگے رہتے اس خرید
و فروخت کے آدھے نفع سے فقرا اور مسافروں کی خدمت کرتے اور آدھے سے اپنے عیال کی
گزر بسر کرتے تھے وہ ایسے خدا رسیدہ تھے میں اُن میں کچھ عرصہ رہا اور بہت مستفید ہوا۔

بعد ازاں بجانب کشمیر حکم شدہ کہ آنجا تخت مہتر سلیمان ع پیغمبر است کہ بالائے کوہ بلند نہادہ
اند وگرد بگرد آں کوہ دریائے قلزم است وکرانہ آں دریا در نظر نمے آید۔ بلکہ ہمہ غبار و تاریک
در نظر نمے آید وجائے مہیب است مہتر سلیمان ع را در گور نکردہ اند۔ بالائے تخت خفتہ است چنانکہ
کسے خفتہ است تمامی دیواں و پریاں و جنیاں و حیوانات و طیور دستہائے بستہ در خدمت ایشاں
استادہ اند وآنہارا در دل خود یقین است کہ مہتر سلیمان ع خفتہ است واز ہیبت ایشاں
در دلِ آں اقسام مستحکم میباشد تا آنکہ قیامت قائم شود وآں کوشک ایشاں از دور نظر

Marfat.com

مے آید بمانند دود سیاہ و ہیچکس امکان ندارد کہ آنجا رفتہ زیارت مے کند چرا کہ جائے مہیب و پر عظمت است و ایں فقیر بموازنہ دو کروہ رفتہ نظارہ کردہ و یک چلہ در آنجا کشیدہ ہمہ کوشک مہتر سلیمانؑ در نظر آمدند ناگاہ چند سواران از غیب پیدا گشتند و گفتند کہ ما فرستادہ پیغمبر سلیمانؑ ہستیم فرمودہ است کہ اے سید نبیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترا بہ فرزندی خود قبول کردیم و بہ خطاب خلیفہ مخاطب کردہ ہمچو حکم فرمودہ اند کہ چہاردہ خانوادہ را کلاہ دادن بتو مسلم شدہ است کہ بدہید و یک دلق پر رقع دوختہ بدست ایں سواران عنایت شدہ است کہ بپوش و برو در پناہ خدا باشی و آں فقیر در آنجا پریاں ہم مگس رانی کردند یعنی پھر کشمیر جانیکا حکم ہوا کہ وہاں مہتر سلیمانؑ ایک بلند پہاڑ پر آرام فرما ہیں جسکے چاروں طرف دریا ہے جسکا کنارہ نظر نہیں آتا بلکہ ہر طرف غبار اور اندھیرا پھیلا رہتا ہے اور دہشتناک جگہ ہے مہتر سلیمانؑ کو دفن نہیں کیا گیا بلکہ ایک تخت پر سوئے ہوئے ہیں جیسے زندہ ہوں تمام دیو، پری، جن اور پرندے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں انکے دل میں یقین ہے کہ مہتر سلیمانؑ سوئے ہوئے ہیں اور انکی یہ ہیبت تا قیامت جاری رہیگی اور انکے نزدیک جانیکی کسی کو جرأت نہیں ہوتی یہ فقیر تقریباً دو کوس دُور سے یہ نظارہ کرتا رہا اور ایک چلہ وہاں کاٹا اور مہتر سلیمانؑ کی کوشک کا بچشم خود نظارہ کیا۔ اچانک چند سوار غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم پیغمبر سلیمانؑ کے بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ اے سید نواسہ رسولؐ اللہ میں نے تجھے فرزندی میں قبول کیا اور اپنا خلیفہ فرمایا اور چودہ خاندانوں کی کلاہ عطا ہوئی اور ایک گدڑی پر رقعہ سلا

Marfat.com

ہوا ان سواروں کے ذریعے عنایت ہوا کہ پہن لو اور چلے جاؤ۔ سپردِ خدا۔ وہاں پریاں میری مگس (مکھی) رانی کرتی رہیں۔ بعد ازاں بجانب شہر روم حکم شدہ کہ آنجا مولانا جلال الدین رومی خفتہ است دوازدہ ہزار و یکصد مرید از ارادت ایشاں بخدا رسیدہ اند و ہر روز چہل ہزار تنکہ زر در لنگر ایشاں خرچ مے شود آں بزرگوار مرید حضرت شمس تبریزی است کہ در لنگر ایشاں دیگچے وسیع میباشد کہ چہار دہ گاؤ درمیان آں می پزند و طعام گونا گوں پختہ بفقرا امید ہند و دراں لنگر برکت علانیہ است و در خانقاہ حضرت ایشاں درویشی در اعتکاف در آمدہ است کہ یکصد و سی سال است کہ روئے او را کسے ندیدہ ہر روز بیک خرما روزہ افطار میکند و یک نماز او را ہر روز مہتر خضر امامت میکند ایں فقیر چند روز در خدمت حضور رشش بجا آوردہ و او را از خواست دل معلوم شدہ کہ ایں نبیرۂ سید جلال الدین بخاری است نام فقیر گرفتہ آواز آمد فرمود کہ ایں خرما جد شما شیخ جلال الدینؒ بخاری و حضرت غوث الثقلین شیخ بہاؤ الدین قریشی ملتانی قدس سرہٗ ہما امانت دادہ بودند کہ بنبیرۂ ایں فقیر جلالؒ نام در خدمت ایشاں در آید بحوالہ او بکنند بخوردن آں خرما خیلے فتوح حاصل شد کہ بعد چلہ کسے را پیدا نشدہ آید ے جائے کہ زاہداں بہ ہزار اربعین رساند۔ منت خدائے را کہ بما رائگان رساند

ایں دُعا گو چند روز ماندہ زیارت ایں بزرگوار بجا آوردہ دعا نمود یعنی

پھر شہر روم جانیکا حکم ہوا کہ وہاں مولانا جلال الدینؒ رومی آرام فرما ہیں جن کے بارہ ہزار اور ایک سو مرید خدا رسیدہ ہوئے ہیں اور روزانہ چالیس ہزار تنکہ لنگر میں خرچ

Marfat.com

ہوتا ہے یہ بزرگ حضرت شمس تبریزؒ کے مرید ہیں جنکے لنگر میں ایک بہت بڑی دیگ ہے
جس میں بیک وقت چودہ گائیں پکتی ہیں اور طرح طرح کے کھانے فقرار کو دیئے جاتے
ہیں اور اس لنگر میں اعلانیہ برکت ہے اس بزرگ کی خانقاہ میں ایک درویش اعتکاف
میں تھا جسے ایک سو تیس سال سے کسی نے نہیں دیکھا روزانہ ایک کھجور سے روزہ افطار کرتا اور
اسکی ایک نماز کی امامت حضرت مہتر خضر علیہ السلام فرماتے۔ یہ فقیر چند دن اسکی خدمت میں
مشغول رہا اسے کشف دل سے معلوم ہوا کہ میں نواسۂ رسول اکرم صلعم ہوں میرا نام لیکر پکارا
اور فرمایا کہ یہ دانا کھجور تمہارے دادا شیخ جلال الدینؒ بخاری و حضرت غوث الثقلین شیخ بہاؤالدینؒ
قریشی ملتانی قدس سرہما نے امانت دیا تھا کہ میرا پوتا جلالؒ نام آپکی خدمت میں حاضر ہوگا
اسے دے دینا یہ دانہ کھجور کھا کر مجھے اتنا فیض حاصل ہوا کہ سو چلہ کاٹنے سے کسی کو نہ ہوا ہوگا
وہ جگہ جو زاہد ہزار چلہ میں پہنچاتے ہیں اللہ جل شانہٗ بغیر محنت کے عطا فرما دیتے ہیں
یہ دعاگو وہاں کچھ عرصہ رہا اور اس بزرگ کی صحبت سے فیضیاب ہوا۔

بعد ازاں بجانب ہمدان حکم شدہ کہ در آنجا عین القضات ہمدانی خفتہ است و عین
القضاتؒ یکصد کس مفتی را و چہل کس مفسر را و سی کس محدث را سبق مے گفت و بذات خود
بیست و پنجسالہ بود کہ سبق میگفت حق سبحانہٗ تعالیٰ واہب العطیات ایشان را در شش صغر چنیں
دریائے علوم روزی کردہ ویکے از شاگردان عین القضات وفات یافت کہ یک مسئلہ فقہ ویرا
حل نشدہ بود چوں عین القضات را ایں خبر شد کہ فلاں شاگرد شما بمرد اما یک مسئلہ علم او را حل

Marfat.com

نشدہ بود ایشاں ہر ہمہ شاگردان خود راجع نمودہ بر سر تربت آں شاگرد آمدہ بر قبر او لکد بزد و گفت
برخیز آں مسئلہ مشکل کہ ماندہ است بیان کن ہمدراں حال آں جواں از قبر بیروں آمد و گفت
فلاں مسئلہ ماندہ است ایشاں آں عبارت از سر آغاز فرمودند و آں مشکل او را حل کردہ و نیز ان
ایشاں از شاگرد و مرسیدند چند سال است کہ ایں مشکل ترا باقی ماندہ است گفت پنجاہ سال تمام
است اگرچہ مردہ بودیم اما از خاطر ارمان بمعرفت آرزو داشتیم کہ ایں مسئلہ حل شود ایشاں
فرمودند دریں حال خود را چوں مے بینی گفت صفا ایں سخن بگفت و غائب شد بعد ازاں شاگرد
و سائر مردان کہ دریں واقعہ حاضر بودند در بحر حیرت غوطہ خوردند کہ بچہ قدرت مردہ را زندہ
کرد ایں قدرت خدا را است و چوں ایں عظمت ایشاں در عالم ظاہر گشتہ کہ مردہ را زندہ کرد
دریں امر علمایاں و مفتیان فتویٰ دادند کہ ایں بدعتے لائق کشتنی است ایں را بر سر دار
باید کشید آخر الامر بر سر دار کردند و ایں ماجرا کہ گذشت دیدیم و بنظر خویش معائنہ کردیم
بعد ازاں یک چلہ کشیدیم و روحانیت ایشاں شفیع آوردیم و تجربہ نمودیم کہ عین القضات واصل
حق بود بریں دعاگو مرحمت و الطاف بسیار فرمود یعنی سے پھر ہمدان جانیکا حکم ہوا کہ
وہاں عین القضات ہمدانی سوئے ہوئے ہیں جنکے پاس ایک سو مفتی و چالیس مفسر و تیس محدث
سبق پڑھتے تھے اور آپ بھی پچیس برس کے تھے کہ اللہ عزوجل نے اسے صغر سنی میں اتنے
علم سے نوازا تھا اس کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد فوت ہو چکا تھا جسکا فقہ کا ایک مسئلہ
زندگی میں حل نہ ہو سکا تھا عین القضات کو خبر دیگئی کہ آپکا فلاں شاگرد فوت ہو چکا ہے کہ

Marfat.com

اسکا ایک مسئلہ حل طلب تھا عین القضات نے اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور اسکی قبر پر تشریف لے گئے اُسکی قبر پر لکڑی ماری اور کہا کہ اُٹھ اور اپنی مشکل بیان کر۔ اسی وقت وہ جوان قبر سے باہر آیا اور مشکل بیان کی عین القضات نے اسکی مشکل حل کی اور کہا کہ یہ مشکل تجھے کب سے درپیش تھی۔ بولا پچاس سال سے اور مرجانیکے بعد بھی آرزو تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو پھر پوچھا اب کیا حال ہے۔ کہا۔ صفا۔ یہ کہا اور غائب ہوگیا بعدازاں شاگردوں اور دوسرے لوگوں نے جو اس واقعہ میں موجود تھے حیران ہوکر کہنا شروع کردیا کہ کس طاقت سے مُردہ کو زندہ کیا ہے جبکہ یہ طاقت صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے یہ خبر عام ہوگئی اور علماء ومفتیوں نے فتویٰ دیا کہ یہ بدعت قابل گردن زدنی ہے اسے پھانسی پر لٹکانا چاہیئے اور آخرالامر پھانسی دے دی گئی اور یہ ماجرا میں نے بچشم خود دیکھا اور بعدہٗ ایک چلہ ادا کیا اور اسکی روحانیت سے استفادہ کیا اور تجربہ کیا کہ عین القضات واصل حق تھے اور اس دعاگو پر بہت الطاف فرماتے

بعدازاں بجانب بلخ حکم شدہ کہ درآنجا سلطان ابراہیم ادہم خفتہ است کہ پادشاہی را ترک کردہ وپسر خود را سپردہ وخود گوشۂ خلوت گرفتہ در طاعت حق تعالےٰ مشغول گشت و فقر وفاقہ اختیار کرد۔ روزے از روزہا پسر او آمدہ دید کہ بکنارہ دریائے زیر درخت دلق میدوخت و دنیا و آنچہ در دنیا است پس پشت انداخت کہ در قرب خداوند مشغول بود وپسرش سوزن از دست او گرفتہ در دریا انداخت وگفت کہ اے سلطان عالم اینچہ خیال کردۂ۔ بگذار۔ بیا۔ پادشاہی اختیار کن دریں وحشت وتنہائی چہ فائدہ دیدہٗ سلطان صبر کرد و ہیچ نگفت وبعد

Marfat.com

ازاں پسر او گفت ہمیں سوزن کہ در دریا انداختہ اَم کشیدہ بدہ۔ بعدہٗ سلطان ابراھیم ادہم
بلخی ماہیاں را حکم کردہ کہ سوزن بیارید۔ پس چہ بیند کہ جملہ ماہیاں ہزار در ہزار سوزنہا زرینہ درد
ہاں نمودہ حاضر گشتند پسر گفت ہماں سوزن پولادی کہ در دریا انداختہ بودم بدہ۔ بعدہٗ ابراہیم
مناجات کرد کہ اے خداوندا۔ ملکا۔ پادشاہا۔ ماہیاں ہمہ سوزن طلا آوردہ اند مرا ہیچ کار نمے آیند
ہماں سوزن پولادی عنایت گردد۔ ناگاہ یک ماہی عجیب و گرگوں پیدا شد گفت اے تارک
دنیا ایں سوزن را برائے تبرک پیش مہتر خضر علیہ السلام بردہ بودم چنداں ملائکہ آمدہ طلبگار
شدند کہ ایں سوزن در مندانست مہتر خضر علیہ السلام زیارت ایں سوزن کردہ باز بحوالہ
کردہ کہ رفتہ بخدمت سلطان ابراھیم ادہم بگذرانید آں ماہی سوزن مذکورہ در دست
حضرت سلطان سپرد و سلطان بدست پسر خود داد۔ پسر واقعہ سوزن و ماہیاں دیدہ تمامی
ماجرا بچشم خود معائنہ نمودہ استادہ شد و دستار خود در گلو انداختہ پائے بوسید ایں تقریر کردن
گرفت کہ اے پادشاہ دین و دنیا خطائے عظیم از ما واقع شدہ از برائے خدا و دوستی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایں گناہ بما بخش و ایں بندہ را مرید خود بساز کہ لطف خداوند بر تو بنظر
خویش تجربہ کردیم۔ بعد ازاں سلطان فرمود کہ التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی
خلق اللہ والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ وارد شدہ است بعد ازاں پسر
خود را دید کہ طلب حقانی دارد توبہ بدارد و در استغفار آوردو ایمان مفصل و ایمان مجمل خوانانید
و تلقین ذکر او را بتفصیل دادہ در مریدی خود آورد و بہ پاس انفاس او را مشغول ساخت

Marfat.com

وبذکر حق مزین ومنور گردانید واول مرید سلطان ابراہیم ادہم بلخی ہمیں فرزند اوست و
دراندک مدت اویکے از اولیاء خدا شدہ ودیگر یک کنیزک از حرم او نیز طالب حق شدہ کہ
جملہ عورت ہا وحرمہا سلطان ہر یکے املاک واشیاء دنیوی طلبیدہ در ہیچ طلب حصول دنیاوی شدند
مگر آں حرم ہیچ نہ طلبیدہ بخدمت حضور او وحضرت سلطان ہر ہمہ را آزادی داد۔ لعبد از
اخلاق ایشاں دوگانہ شکر اللہ بجا آورد کہ **انما اموالکم واولادکم فتنۃ** درشان
است و دیدم کہ آستانہ ایں کرد فدا پر عظمت است وپر برکت وچندیں طالبان حق از طفیل
ایشان بہرہ مند شدہ اند وبمقصود رسیدہ اند واینداعا گو نیز چہار چلہ دریں درگاہ کنید بمقصد خود رسید

یعنی سے پھر بلخ جانے کا حکم ہوا کہ وہاں سلطان ابراہیم ادہم سویا ہوا ہے جس نے
شاہی ترک کر کے اپنے بیٹے کے سپرد کر کے خود خلوت اختیار کی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت
میں مشغول ہوا اور فقر وفاقہ اختیار کیا ایکدن اُسکے بیٹے نے اُسے دریا کے کنارے ایک درخت
کے نیچے دلق سیتے ہوئے دیکھا۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں کو لات مار کر طاعتِ حق میں مشغول تھا
بیٹے نے سوئی چھین کر دریا میں پھینک دی اور کہا اس وحشت اور تنہائی کا کیا فائدہ چلو اور
بادشاہی کرو۔ بادشاہ نے صبر کیا اور خاموش رہا پھر بیٹے نے کہا کہ یہ سوئی جو میں نے دریا
میں پھینکی ہے واپس منگوا دیں۔ سلطان نے کہا کہ سوئی دریا سے کیسے واپس آسکتی ہے
بیٹے نے کہا آپ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ سوئی دریا سے نہ منگوا دیں یا خود چل کر بادشاہی
کریں۔ بعدہٗ سلطان نے مچھلیوں کو سوئی لانیکا حکم دیا اور فوراً مچھلیاں دریا سے ہزاروں

Marfat.com

سنہری سوئیاں منہ میں لئے نمودار ہوئیں بیٹے نے کہا کہ وہی فولادی سوئی منگوا دیں۔ پھر سلطان نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی کہ خداوندا، بادشاہا، مُلکا مچھلیاں سنہری سوئیاں لائی ہیں جو ہمارے کام کی نہیں وہی فولادی سوئی عنایت فرما۔ اچانک ایک بہت بڑی مچھلی وہی سوئی منہ میں لئے حاضر ہوئی اور کہا یہ سوئی تبرک کے طور پر خضرؑ کی خدمت میں لیکر گئی تھی فرشتوں نے اسکی طلب کی لیکن خضرؑ نے زیارت کر کے واپس آپکے پاس لانیکا حکم دیا مچھلی نے سوئی سلطان کے حوالہ کی۔ سلطان نے اپنے بیٹے کے سپرد کی۔ بیٹے نے یہ ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کھڑا ہو گیا اپنی پگڑی گلے میں ڈالی اور باپ کے قدموں میں گر گیا اور کہا اے دین و دنیا کے بادشاہ مجھ سے بہت بڑی خطا ہوئی ہے براہِ خدا و محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گناہ معاف فرمائیں اور اپنا مُرید بنالیں کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم میں بنظر خود دیکھ چکا ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں سلطان نے فرمایا، تعظیم اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور شفقت اللہ تعالیٰ کی خلق پر۔ نایب

اور اپنے بیٹے کو دیکھا کہ طلب حق تعالیٰ رکھتا ہے اور توبہ کی ہے تو اسے استغفار، ایمان مفصل و مجمل کی شرائط سمجھائیں اور اپنا مُرید بنالیا۔ پاس انفاس سمجھایا اور ذکر حق سے مزین اور منور کیا سُلطان کا پہلا مریدہی بیٹا ہے جو تھوڑے عرصہ میں اولیاء اللہ بن گیا اور دوسری ایک لڑکی تھی اور بادشاہ کے حرم سے ایک بیوی تھی جبکہ باقی بیویاں دنیاوی املاک و اشیاء کو پسند کرتے ہوئے الگ ہوئیں وہی ایک بیوی آپکی خدمت میں حاضر رہی۔ سلطان نے ہر ایک

Marfat.com

کو آزاد کر کے دوگانہ شکر ادا کیا کہ تحقیق مال اور اولاد فتنہ ہوتی ہے میں نے دیکھا کہ اس مرد کا آستانہ پُر عظمت اور بابرکت ہے اور کئی طالبانِ حق اس سے بہرہ مند ہو چکے ہیں اور مقصود کو پہنچے ہیں ایسا دعا گو وہاں چار چلے ادا کر کے مقصود حاصل کیا۔

بعد ازاں بجانب ہرو حکم شدہ کہ در آنجا شیخ الاسلام ہروی خفتہ است و مناقب او اظہر من الشمس است و آں بزرگ بادشاہ شہر ہرو بمتقی و عابد و صاحب ورع است و یکے از طالبان حق است و چہل سال غیر وضو نبودہ است و بے وضو نظر بآسمان نکردہ است و ہر شب نماز تہجد بجماعت سی کس ادا نکردہ است و عدل و تفحص خلق خدا بحضور او مشخص میشود و ہر کہ بے نماز بود او را تادیب و تنبیہ میدہد و ہر کہ در طاعت حق تعالیٰ کاہلی کردے البتہ در بند و حبس داشتے و بذات خود فرمانا استغفار بخوانانیدے و در امور پادشاہی قوی در کارہائے دین ہوشیار بودہ است چنانکہ ہیچکس بر کسے ظلم نکند و آں ولایت کہ در حد آں پادشاہ است بمقدار یک بوریا ویران نیفتادہ است و تمامی معمور و آبادان است و از جہت خیرات و صدقات چہار لنگر حکم کردہ کہ طعامہائے گوناگوں پختہ گردہ شوند شب و روز فقرا و مساکین و مسافران و مقیم در خانقاہ او میخورند و شیخ الاسلام صد کس مسافران را تعلیم علم میکند و چند کس دانشمندان در آں خانقاہ سبق علم میدہند و بعضے شاگردان علم تفسیر و بعضے غیر میخوانند بہر ہمہ لنگر بہرہ میرسانند و ایں رونق اسلام و احسان ایں پادشاہ و عمل ایں علماء عامل دیدہ چند روز ماندیم و فیض از آنہا گرفتہ شکرانہ خدائیتعالیٰ بجا آوردیم و ایں دعا گو در آنجا چہار ہفتہ ماندہ و روش الیشان خوش آمدہ یعنی اس کے بعد

Marfat.com

ہریو جانیکا حکم ہوا کہ وہاں شیخ الاسلام ہروی سویا ہوا ہے جسکی تعریف اظہر من الشمس ہے، یہ بزرگ
شہر ہریو کا بادشاہ، متقی، عابد اور صاحب ورع ہے اور طالبان حق میں سے ہے یہ بزرگ چالیس
سال باوضو رہا اور کبھی بے وضو آسمان کیطرف نظر نہیں کی اور ہر رات تیس آدمیوں کی جماعت
سے نماز تہجد ادا کرتا رہا اور ہر شخص کیساتھ انصاف کرتا رہا بے نماز کو تنبیہ اور سزا کرتا خود ہر
وقت استغفار کرتا رہتا شاہی امور میں مضبوط اور دینی کام میں ہوشیار رہتا اور کوئی شخص کسی
پر ظلم نہیں کرتا تھا اسکی سلطنت چپہ بھر بھی غیر آباد نہ تھی خیرات اور صدقہ سے ہر وقت چار لنگر
جاری تھے جن میں طرح طرح کے کھانے پکتے اور رات دن فقرا، مساکین، مسافر اور مقیم
کھانا کھاتے تھے اس خانقاہ میں سو آدمی علم حاصل کرتے تھے اور چند دانا علم پڑھاتے تھے بعض
علم تفسیر بھی پڑھتے تھے اور یہ تمام لنگر پر گزارہ کرتے تھے میں اس دربار پر چار ہفتے رہا
اور اس اسلامی رونق اور ان علماء کے عمل وعلم اور خوش اخلاقی سے اور شیخ الاسلام سے
فیض حاصل کرتا رہا اور شکر خدا تعالی ادا کیا اور ان کی روش سے خوش ہوا۔

بعد ازاں بجانب خراسان حکم شدہ کہ در آنجا خواجہ مودود چشتی خفتہ است و اوصاف آں
شہر کدام زبان کردہ آید کہ اوصاف آں شہر ہمچو بہشت است بدیں تعلق دارد و بر مزار خواجہ مودود
علانیہ نور تجلے نازل میشود و در ہر سال چند کس طالب بمقام میرسند مست و ہوشیار میشوند و
بخدا تعالی آشنا میگردند و خواجہ ہارون نام درویش در نماز مراقبہ کردہ نشستہ او چہاردہ
علوم را خبر میدہد و ہر کس کہ ازوی سبق میکرد ہمدریں نزدیکے او را مکاشفہ باطن روزی میشود

Marfat.com

وہر روز حضرت خضرؑ با و ملاقات میکند واین دعا گو چند روز بخدمت او بوده از تفسیر سورۃ کہف سبق خوانده واستفاده یافته۔ یعنی اسکے بعد خراسان جانیکا حکم ہوا کہ وہاں خواجہ مودودؒ چشتی آرام فرما ہیں اور اس شہر کے اوصاف بہشت کے مانند ہیں اور دیکھنے کے قابل ہیں اور حضرت خواجہ مودودؒ کے مزار پر اعلانیہ نور برستا ہے اور ہر سال چند آدمی طالب مست و ہوشیار اور مقام حاصل کرتے ہیں اور خدا رسیدہ ہو جاتے ہیں اور خواجہ ہارون نام درویش نماز کی حالت میں مراقبہ میں چودہ علوم کی خبر دیتا تھا اور جو شخص اس سے سبق لیتا مکاشفہ باطنی سے بہرہ ور ہو جاتا اور روزانہ حضرت خضرؑ سے ملاقات کرتا یہ دعا گو چند روز اسکی خدمت میں رہا اور سورہ کہف کی تفسیر سے سبق حاصل کیا۔

بعد ازاں بجانب حضرت امام شاہ علی موسیٰ رضا حکم شدہ۔ چوں بہ آں درگاہ رسیدیم دیدہ شد کہ ہر روز چند نابینا چشم بیابند و حضرت خواجہ معروف کرخیؒ در پایاں او خفتہ است و مناقب و کرامات آں نبیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند انست کہ در کاغذ نگنجند و اگر کسے باعتقاد درست قدم بوسی ایشاں کند وسلام گوید او رالیقین کہ وعلیک السلام جواب دہد و ہر حاجت کہ طلبد بیشک و بلا شبہ مقصود رسد و ہر کہ در آں آستانہ صد کرت یا ودود ودود بخواند ہر حاجت کہ بخواہد بلا شبہ روا گردد و ہر کہ در شب تا ہفتہ پانصد کرت صلوٰۃ بخواند تا آخر شب بیشک حاجت او بر آید واین دعا گو دو چلہ در آنجا کشیدہ واعلانیہ بدیدار ایشاں مشرف شدہ یعنی پھر حضرت امام شاہ علی موسیٰ رضا کے مزار پر جانیکا حکم ہوا اور جب میں اس

درگاہ پر پہنچا دیکھا کہ روزانہ چند نابینا آنکھیں لے کر جاتے ہیں اور اور حضرت معروف کرخیؒ
کا مزار قدموں میں ہے، اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نواسے کے مناقب اور کرامات
اتنے ہیں کہ کاغذ میں نہیں سما سکتے اور اگر کوئی صحیح اعتقاد سے انکی قدمبوسی کرے اور
سلام کہے تو یقیناً وعلیکم السلام سنے اور جو حاجت طلب کرے مقصود کو حاصل کرے اور
جو شخص اس آستانہ پر سو دفعہ باوضو درود پڑھے جو حاجت طلب کرے بلاشبہ حاصل ہو
اور جو ایک ہفتہ ہر رات پانسو دفعہ درود پڑھے آخری رات حاجت کو حاصل کرے میں نے یہاں
دو چلے ادا کیے اور دیدار سے مشرف ہوا۔

بعد ازاں بجانب استنبول حکم شد چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ شہر لیست معظم دہ روز
بگردیدیم بہ نہایت اور سیدیم و چنداں عجائبات دیدہ شد کہ بیان او در تحریر نگنجد و در آں شہر یک
عجوبہ الیست کہ گنبد وسیع و کشادہ است کہ مقدار سی صد و شست دروازہ دار. و آں
مقدار کہ پیغمبران و اولیاء وان کہ در دنیا آمدہ اند تمامی در آں گنبد صورت کشیدہ بت خانہ
ساختہ اند و از قوم ترسایان کہ امت مہتر عیسیٰؑ است پرستش میکنند و علوم توارۃ و انجیل
بخوانند و چہار ماہ روزہ میدارند و برنج و روغن گنجد اغنیاؤ فقرا ہمیں طعام میخورند
و ہیچ جانور جاندار نمیخورند و مردہ خود را نمیسوزند بلکہ ہمچوں مسلماناں در گور و کفن میکنند
و در طاعت و بندگی حق تعالےٰ بسیار میکوشد و بعضے روش ایشاں بسیار پسندیدہ مے آیند
ایں دعا گو رفتہ چند مدت در آنجا ماندہ و حقیقت آں مردم یافتہ ہر صورت را معائنہ کردہ شدہ مگر بصورت

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصویر نوشتن نتوانستند کہ آں صورت کہ آں در دل خود میدانند بعضے از ایشاں بر صورت حضرت یوسف علیہ السلام عاشق شدہ وخراب حال میباشند والواع طعامہائے آں راہما بجامیرسانند وہر یکے درمیان خود آں عشق بازاں از غیرت وحسد خصومت میورزند چند روز در آنجا راست بازاں ودغابازاں وکذاباں را دیدہ وحقیقت ہر کدام را آزمودہ معائنہ کردیم۔ یعنی سے پھر شہر استنبول جانیکا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا شہر ہے دس دن گھومتا رہا اور اسکی انتہا کو پہنچا اور اتنے عجائبات دیکھے کہ لکھنے میں نہیں آسکتے اس شہر میں ایک عجوبہ ہے کہ ایک لمبا چوڑا گنبد ہے جسمیں تین سو ساٹھ دروازے ہیں جسمیں دنیا کے اکثر انبیاء واولیاء کی تصاویر سے بت خانہ بنایا ہوا ہے جسے ترسا جو حضرت عیسیٰ کی امت ہیں پوجتے ہیں اور انجیل وتورات پڑھتے ہیں چار مہینے روزے رکھتے ہیں اور چاول اور تیل کی سب امیر وغریب خوراک کھاتے ہیں اور کوئی جاندار جانور نہیں کھاتے اور اپنے مُردوں کو جلاتے نہیں بلکہ مسلمانوں کیطرح کفن ودفن کرتے ہیں اور طاعت ایزدی میں بہت کوشش کرتے ہیں اور انکی بعض رسمیں بہت پسندیدہ ہیں یہ دعاگو وہاں کچھ عرصہ رہا اور انکے حالات کا معائنہ کرتا رہا یہ لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بت نہیں بنا سکے ان میں سے بعض حضرت یوسف علیہ السلام کی تصویر پر عاشق ہیں اور خراب حال ہیں یہ لوگ قِسم قِسم کے کھانے وہاں لیجاتے ہیں اور یہ لوگ ان عاشقان یوسف علیہ السلام سے غیرت، حسد اور عداوت برتتے ہیں میں چند روز ان راست بازان اور دغابازان اور

کذاب کو دیکھتا رہا اور انکی حقیقت کا معائنہ کرتا رہا۔ بعد ازاں حکم شد کہ شہر زندان
بروند کہ در آنجا حضرت خواجہ اخی فرید خفتہ است وایشاں در حیال حیات سہ مرتبہ بپائے
برہنہ حج کردہ است و چہارمی کرت چوں شیخ برائے حج کردن رواں شد یک گربہ برنگ ابلق
از خانقاہ ایشاں دنبال شیخ رواں شد چوں گربہ برابر شیخ حج کردہ باز آمد صاحب برکت
شد و مسافراں کہ از اطراف و جوانب بخدمت شیخ می آیند آں گربہ از آمدن آنہا پیشتر خبر
میدہد کہ چند کس می آیند آنمقدار طعام برائے ایشاں مہیا زند و طیار میکنند۔ روزے گربہ آواز
داد کہ دہ کس مے آیند چوں مسافراں در خانقاہ در آمدند یازدہ کس بودند۔ شیخ را عبرت پیش آمد
کہ آیا ایں گربہ گاہے خلاف نگفتہ است بعد ازاں چوں وقت طعام شد آں گربہ یازدہم را
بر سرش لکد زد و جنبش نمودن گرفت نہایت او را نمے رسید شیخ خدام را حکم کرد کہ خرقہ
از تن او دور کنید چوں دور کردند دیدند کہ زیر دلقش زنار است کہنہ. ہمراہانش گفتند
دہ سال است کہ ایں مرد برابر مادم درویش میزند ہیچ ندانستیم گفتیم مگر مسلمان است چرا
کہ نماز ہم میگذارد و روزہ ہم میدارد و زنار دار ازیں رسوائی زنار قطع کردہ مسلمان شد
مریدئ حضرت شیخ اخی فرید قبول کرد و در اندک مدت آں شخص بمرتبۂ عالی رسید و ایں
دعا گو رفتہ زیارت ایشاں کرد۔ یعنی پھر شہر زندان جانیکا حکم ہوا کہ وہاں
حضرت خواجہ اخیؒ فرید آرام فرما ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں تین حج پا پیادہ کئے اور جب
چوتھی دفعہ حج پر روانہ ہوتے تو آپ کے پیچھے ایک ابلق رنگ کی بلی خانقاہ سے روانہ

Marfat.com

ہوتی جب بلی شیخ کیساتھ حج کرکے واپس آئی تو ایک بابرکت بلی تھی۔ جب کبھی اطراف سے خانقاہ پر مسافر آتے تو یہ بلی پیشگی پوری تعداد مسافران کی اطلاع دیتی تاکہ انکے طعام اور قیام کا انتظام کریں ایکدن بلی نے دس آدمیوں کے آنیکی اطلاع دی جب وہ خانقاہ میں پہنچے تو گیارہ آدمی تھے شیخ حیران ہوئے کہ بلی نے کبھی غلط خبر نہیں دی جب طعام کا وقت ہوا تو بلی نے گیارھویں آدمی کے سر پر لات ماری اور غرانے لگی وہ زخمی ہوا شیخ نے غلاموں کو حکم دیا کہ اس پر سے دلق اتارلیں جب ایسا کیا گیا تو اُس کے گلے میں بہت پرانا زنار دیکھا اُسکے ہمراہیوں نے کہا کہ یہ شخص دس سال سے خود کو مسلمان ظاہر کئے ہوئے ہے نماز پڑھتا ہے اور روزہ بھی رکھتا ہے اس شخص نے اس رسوائی سے زنار توڑ ڈالی اور مسلمان ہوگیا اور حضرت شیخ کا مُرید ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بُلند مرتبہ کو پہنچا۔

بعدازاں بجانب شہر حما حکم شد چوں آنجا رسیدیم۔ دیدیم کہ دراں شہر یک لک وشش ہزار بہادراں انگشت نما بودہ و با یہوداں وکافراں میشوند وشہید میکنند و ہرگاہ کہ باکافراں وفرنگیاں جنگ میکنند البتہ از کافراں و بیدیناں زندہ نگزاشتند و آنجا چنداں غلبۂ اسلام شدہ کہ بمقدار بیت کردہ آواز بانگ نماز شنیدہ میشود و بیروں آں شہر مزار سلطان سکندر ذوالقرنینؑ است وعمارت کردہ اند ودراں شہر حما چنداں معموری وآبادانی ست کہ از ہر جنس آدمی وجانوراں و پرندگاں و درندگان آسائش میگیرند وہیچکس کسے احتیاج ندارد ہیچکسے از طائفہ روافظ وخوارج وکافرومشرک وملحد وبدعتی دریں

Marfat.com

شہر یافتہ نمیشود و مردان و زنان و خوردان و بزرگان اکثر طالب علم اند و دوستدار اسلام
اند۔ ازین نسبت اکثر فقراء اطراف انس گرفتہ تحصیل علوم میگرفتند و درین شہر بیست کس
دانشمندان کہ صاحب درس اند بعضے ازان علم نحو میخوانانند و بعضے علم منطق و معانی و بعضے علم
موسیقی و بعضے علم کلام و حکمت میخوانند رمایچکس نسخہ منظومہ روا ندارد و صبیان کلام اللہ
میخوانند و حفظ میکنند و درین شہر بیست درس اند کہ در آن علم میخوانند و بیست و ہفت مکتب
اند کہ در آں طفلاں قرآن میخوانند و صد حجرہ و زاویہ اند کہ مردان خدائیتعالےٰ اندر آں گوشہ
گرفتہ حق سُبحانہٗ تعالیٰ را یاد میکنند چناں شہریست گویا کہ نشانی بہشت مینماید و در آنجا آب
رواں جاری میشود و سوادہا گوناگوں و سبزیہا بے پایانست و پرندگان وغیرہ ہر کدام ازاں
دریاہا چنانچہ از مرغابی و دراجہا و ماہیان ارزاں یافتہ شود و گوسفنداں و بزہا فربہ ارزان
پیدا میشوند در آنمقام چند مدت ماندہ از جمیع اشیائی ذوق چشیدیم و حمد و ثناء آفریدگار خود را گفتہ
و شکر نعمتہائے حق تعالےٰ بجا آوردیم۔ یعنی پھر شہر جماسی طرف جانیکا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا
کہ اس شہر میں ایک لاکھ چھ ہزار بہادر یہودیوں اور کافروں سے جنگ کرتے ہیں. کافروں اور
فرنگیوں اور بیدینوں کو زندہ نہیں چھوڑتے اور وہاں اسلام کا اتنا غلبہ ہے، کہ بیس کوس تک نماز کی
بانگ کی آواز سنائی دیتی ہے، اور اس شہر سے باہر سلطان سکندر ذوالقرنین کا مزار بنایا ہوا ہے
اس شہر میں بہت آبادی ہے، اور آدمی، جانور، پرندے و درندے ہر جنس آرام سے زندگی بسر کرتے
ہیں اور کوئی شخص کسی کا محتاج نہیں اور اس شہر میں روافض، خوارج، کافر، مشرک ملحد اور

Marfat.com

بدعتی کا نام ونشان نہیں اور مرد، عورتیں اور چھوٹے بڑے سب طالب علم ہیں اور اسلام کے شیدائی

ہیں اور اسی نسبت سے اطراف سے فقراء صدق سے تحصیل علم کیلئے یہاں رہتے ہیں اور بیس عالم

یہاں درس دیتے ہیں ان میں سے بعض علم نحو پڑھاتے ہیں اور بعض علم منطق و معانی، بعض موسیقی

اور بعض علم کلام و حکمت پڑھاتے ہیں، بچے کلام اللہ پڑھتے ہیں اور حفظ کرتے ہیں اس شہر میں

بیس درس ہیں جہاں علم پڑھتے ہیں اور ستائیس مکتب ہیں جہاں بچے قرآن پڑھتے ہیں اور

دوسو حجرے اور گوشے ہیں جہاں مردان خدا گوشوں میں بیٹھے یادِ خدا میں معروف ہوتے ہیں حتیٰ کہ یہ

شہر بہشت کا نمونہ ہے ہر جگہ پانی جاری رہتا ہے اور اطراف میں قسم قسم کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں

اور پرندے وغیرہ دریائی مثلاً مرغابی، بگلے، مچھلیاں بہت سستی ملتی ہیں اور موٹی بھیڑ بکریاں

بہت سستی ہوتی ہیں میں کچھ عرصہ وہاں رہا اور شکر و حمد باری تعالےٰ کرتا رہا۔

بعد ازاں بجانب بروع حکم شدہ کہ حرم بردعی در آنجا خفتہ است۔ کہ یار و نوکر امیر حمزہ

بودہ است کہ او در محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است آمدہ زیارت او کردیم شہر بروع قصبہ است

معمور کہ در آنجا اکثر تجاران و مزارعان و رومی باشند کہ از اموال مومواشی و مزروعہ خویش حصۂ خدا

میکشند و بے نقصان بہ فقیران و مساکین و صلہ رحم میدہند چنانکہ ازاں زکوٰۃ فقرا اغنیا شدہ اند و

بفراغ خاطر روزگار میگزرانند بعضے ازاں تحصیل علم میکنند و ہیچکس از کسے خوف ندارد و

تردد روزگار نمیمایند و در آں شہر ہیچ دزد و راہزن و بدکار نمیباشد یعنی کہ جملہ صلحا اند و آنجا

کسے فاسقے یافتہ نمیشود چراکہ مومنات و مذکرات تمامی خدا پرست اند و اہل اسلام اند و ہمہ

Marfat.com

شہر بمذہب حنفی اند و سرود را بسیار دوست میدارند و خرابات را کسے روا نمیدارد۔ اینجا گو
چند روز ماندہ و در آنجا سکونت گرفتہ ذوق باطنی یافت۔ یعنے پھر شہر بروع کیطرف
جانیکا حکم ہوا جہاں حسروم بروعی آرام فرما ہے جو حضرت امیر حمزہ عم حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یار اور نوکر تھا وہاں آیا اور زیارات کی۔ بروع ایک گنجان آباد قصبہ ہے جہاں
تاجر اور مزارع رومی رہتے ہیں جو اپنے مال مویشی اور کھیتی سے حصہ خدا نکالتے ہیں اور
پورا فقرا و مساکین اور رشتہ داروں میں بانٹ دیتے ہیں اس لئے اس زکوٰۃ سے فقراء غنی
ہو گئے ہیں اور فراغت سے زندگی بسر کرتے ہیں ان میں سے بعض علم پڑھتے ہیں اور بعض گوشۂ
تنہائی میں یاد خدائے عزوجل کرتے رہتے ہیں کسی کو کسی سے کوئی خوف نہیں اور نہ ہی روزی کا
تردد کرنا پڑتا ہے اس شہر میں کوئی چور اور راہزن نہیں گویا سب صالح ہیں وہاں کوئی فاسق
نہیں ہے کیونکہ عورتیں اور مرد سب خدا پرست ہیں اور اہل اسلام ہیں اور سب مذہب حنفی پر
ہیں سرود کو بہت دوست رکھتے اور خرابات کو روا نہیں سمجھتے یہ دعا گو چند روز وہاں رہا اور
ذوق باطنی حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب شہر سنجہ حکم شدہ چوں در آنجا رسیدم دیدہ
شد کہ شخصے بزرگ است احمد نام کہ او حاجی الحرمین بودہ است و آں بزرگوار دائم الاحوال
بخوردن شراب نوشی مشغول میبود و در ہر روز جمعہ بالائے منبر وصیت میکردند و تذکیر میگفت و
در وقت رحلت ازیں دار الفنا بدار البقا ایں وصیت کردہ بامریدان خویش کہ بر شما باد کہ مارا
باشراب ناب بدہید آخر الامر چناں کردند و دیگر نصیحت اوایں بود اگر کسے خواہد کہ

Marfat.com

قید شراب بگذارد و مراحی پُر کرده از شراب بر تربت من بریز د وابسته او ترک خواهد کرد بدانکه
هیچ روز خالی نیست که شصت یا پنجاه مراحی از شراب پُر کرده بر تربت آں بزرگوار میریزند
قدح و مراحی بشکنند بامر الله تعالےٰ هیچ وقتے در خاطر آنها آرزوئے شراب نمے آید ایں
مرد چنیں بزرگی میداشت و ایں شهر گنجه تخت گاه سلطان ابوسعید است قدس سرهٗ العزیز
که علم موسیقی او پیدا کرده است و هشتاد نوع از علم موسیقی او سبق میدادے و در هر روز پنجشنبه
در خانقاه حاجی احمد بمقدار سه هزار آدمی جمع میشود و سماع میکنند و خود را بتکلف در وجد مے
آرند و رقص میکنند و چند ساز جمع کرده سرود مینوازند و خادمان حاجی احمد طعامهائے فراخ مے
پزند و غله از هر طرف آورده تصرف میکنند و حضرت شیخ بدرالدین رحمه الله نیز دریں شهر خفته اند و نزد
روضهٔ او یک حوض است متبرکه و در شب آدینه از برکت ایں مرد از آب غیب آں حوض
پر میشود و تمامی خلائق آں شهر آمده از و آب میبرند و جاهائے شویند و در شب پنجشنبه
از آں حوض آب غائب میشود و باز بشب آدینه جوش زده از آب غیب پر میشود و نزد خانقاه
حاجی احمد یک غاریست که او را کسے ندیده است و درویک اژدہا که پادشاه مارانست میبا
شد و او بقدر رانست و پری او بمثل کوه بلند سیاه است و دروازهٔ آں غار بسته اند و
چوں آں مار آواز سرود میشود آں دروازه را شکسته از غار بیروں آمده می نشیند و خود را
راست و چپ میزند و هر که آمده از دور او را می بیند چنیں داند که پاره کوه سیاه است پس چوں آواز
سرود بس میگردد آں اژدہا هم اندر غار میرود و ایں دعا گو نیز رفته آں شهر را تماشا کرده و خوش آمده

Marfat.com

الکلام زبان تعریفش شہر و ساکنان او کردہ آید۔ یعنی بے چہر شہر گنجہ جانیکا حکم ہوا وہاں
پہنچکر دیکھا کہ ایک بزرگ شخص حاجی اطہر مین گزرے ہیں جو ہمیشہ شراب پینے میں مشغول رہتا
تھا جو ہر جمعہ منبر پر وصیت کرتا تھا اور اپنے مریدوں سے کہتا تھا کہ جب میں وفات پاؤں تو مجھے شراب
ناب سے غسل دینا۔ آخر کار ایسا ہی کیا گیا اور دوسری نصیحت اسکی یہ تھی کہ اگر کوئی شخص شراب
سے نجات حاصل کرنا چاہے تو شراب سے پُر صراحی میری قبر پر انڈیل دے شراب پینے سے خلاصی
ہو گی۔ اسلئے کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ اس بزرگ کی مزار پر ساٹھ یا پنجاہ شراب سے پُر
صراحیاں نہ ڈولی جاتی ہوں اور پیالے اور صراحیاں نہ توڑی جاتی ہوں اور اس طرح اللہ کے
فضل سے کسی کو پھر شراب کی خواہش نہیں رہتی یہ صاحب ایسی بزرگی کے مالک تھے اور یہ
شہر گنجہ سلطان ابوسعید قدس سرہ العزیز جس نے علم موسیقی کی بنیاد ڈالی کا پایہ تخت تھا
سلطان نے اسی قسم کے اسباق موسیقی کے دیئے اور ہر جمعرات کو حاجی احمد کی خانقاہ میں
تقریباً تین ہزار آدمی جمع ہو کر محفلِ سماع جماتے ہیں اور آپکو خواہ مخواہ وجد میں لاتے ہیں
رقص کرتے ہیں اور چند ساز جمع کر کے سرود بجاتے ہیں اور حاجی احمد کے مجاور اردگرد
سے غلہ لا کر طرح طرح کے کھانے پکاتے اور کھلاتے ہیں اور حضرت شیخ بدرالدینؒ بھی اسی شہر میں
آرام فرما ہیں جنکے روضہ کے قریب ایک حوض ہے جو اسی بزرگ کی برکت سے غیب سے پانی
سے پُر ہوتا ہے اور جمعہ کی رات کو پُر ہوتا ہے اور اس شہر کی ساری آبادی اسی حوض سے پانی
پیتی ہے اور کپڑے دھوتی ہے اور جمعرات (خمیس) کی رات کو اس حوض کا پانی غائب ہو جاتا ہے

Marfat.com

اور پھر جمعہ کی رات کو جوش مار کر یہ حوض پانی سے پُر ہو جاتا ہے اور حاجی احمد کی خانقاہ کے نزدیک ایک غار ہے جو کسی نے نہیں دیکھی اس غار میں ایک اژدھا رہتا ہے جو سانپوں کا بادشاہ ہے اسکا سر بہت بڑا ہے اور موٹائی پہاڑ کی طرح بلند اور رنگ سیاہ ہے، اس غار کا دروازہ بند کیا ہوا ہے جب وہ سانپ سرود کی آواز سنتا ہے تو دروازہ توڑ کر غار سے باہر آجاتا ہے اور بیٹھکر جھومتا رہتا ہے آنیوالا اسے دُور سے دیکھ لیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ پہاڑ کا تودہ پڑا ہوا ہے، جب سرود کی آواز ختم ہوتی ہے واپس غار میں چلا جاتا ہے یہ دعاگو وہاں پہنچکر اس شہر اور اسکے ساکنان کے حالات دیکھے جن کی تعریف زبان ادا نہیں کر سکتی۔

بعد ازاں بجانب قلعہ خیبر حکم شدہ بجماعت فقیراں رفتہ دیدیم کہ خیبر حصاریست بگردا گرد آں حصار دوازدہ حصار دیگر ست و ہزار من طلا بر دروازہ پیچیدہ اند و ہفتاد گز خندق گرد آں حصار کندیدہ و صاحب آں حصار پادشاہ کافراست و لشکر او نیز کافراست و لایت مسلمانان را تاراج میکنند و غارت میسازد و حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ روزے از زورہا آمدہ با لشکر خویش قبضہ انداختہ چناں نعرۂ حیدری زدہ کہ بے تکلف دروازۂ آں قلعہ از بیخ و بن برافتادہ و بر سر آں خندق بمثل پل گشتہ و لشکر محمدی از راہ آں پل در آمدندہ و بیکبارگی شمشیرہا ایستادہ کردہ ہشتاد ہزار کافراں راتہ تیغ کردند بکرم الٰہی قلعہ خیبر را فتح کردند بعضے مسلمان شدند و درمیان شہر مسجدہا معمور ساختند و مؤذبان را در مسجدہا تعین نمودند و آں شہر قلعہ خیبر مفہدہ کردہ عرض و نوزدہ کردہ طول داشت اکنوں آں شہر ویرا نسبت و

Marfat.com

پاره معموری دارد و دیگر چنین عجائب آنشهر دیده شده که یک علامت را خدائیتعالیٰ آفریده
بمثل آدمی بصورت مهیب که یکصد و ده گز قد او بودے و موئے بر تن خود مانند بزها میداشت
و دهن بمانند غار و دندان همچو فیل اند هرگاه که در شهر می آید یکصد و بست کس را در بغل خود
آورده در میان جنگل گرفته میرفت و همه را نوبت به نوبت پخته میخورد و آنشهر از هیبت
تمام از و میداشت و چون این دعاگو همراه جماعت فقرا در شهر در آمد تمامی خلائق آنجائے آمده دامن
فقرا گرفتند و عرض حال خویش نمودند و گفته که بنیرهٔ رسول خدا ما یان تمامی امت جد شمائیم
مسلمان هستیم اجداد ما بر غیر دین بودند و مایان دین آباؤ اجداد خود را گذاشته در دین جد
شما آمده ایم اکنون ازین علامت بجان آمده ایم و هلاکت و گرفتار شده ایم که آن علامت
آدمی خوار است ما یانرا هیچ چاره نمانده بجز اعانت خداوند و بدو شما و این شهر بزرگ و
معموره بود والحال سال پنجم است که یکصد و بست شخص را در بغل خود آورده و بمنزل خود برده
یکدو کس را نوبت به نوبت در آتش بریان کرده میخورد و هر بار هفتی روزے آید و چندین کس
گرفته میرود و از طرف شما و آباؤ اجداد شما جمیع امت مسلمانان امید دارند که از بلائے دوزخ و
تهلکهٔ آخرت شفاعت خواهند کرد این دشواری و هلاکت آن قدر است که بجان آمده ایم و مردان
و زنان و خوردگان و بزرگان را از هیبت این بلا نه شب خواب و نه اشتهائے طعام و آب
است الحال شفاعت شما در کار است چون دیدیم که ایشان ازین محنت در عذاب و شدای
آمده اند بموجب این قول التعظیم لامر الله والشفقة علیٰ خلق الله در دل

Marfat.com

این فقیر سر رفت آمد برین کلمه عمل کرده که انما المومنون اخوة وارداست وشنیدن الحاح ایشان وبدیدن عجز آنها در دل اینفقیر نیز رقت آمده ونیز در دل جماعت فقیران اندیشه ومهربانی روی داده واینده عاگو توجه بدرگاه معطی السائل متوجه بدرگاه بزرگان خویش بوده عرض کرده بجرم اللہ ندا ہاتف از غیب رسیده شفاعت تو قبولیت گفتیم الصاحب کار ہر گاه این بلا پیدا شود خبر کن آخر الامر چون صباح نماز بامداد گذاردیم بعد از ان وظیفه متعاد که خواندنیت بخواندیم ونماز اشراق ادا نمودیم که در شہر غوغا افتاده وغریو استاده شده کلان تران شہر آمده خبر رسیدند وپای گرفتند بمحض شنیدن فریاد ایشان پاس تمامی جماعت برخواستیم وروان شدیم جانب آن بلا ـ چه بینیم که از مقدار چہار کرده ہمچو کوه سیاه بلند در نظرے آید گفتند این بلاست که مینماید در آن حین خلائق وہمه آدمیان را منع کردیم که از شما ہیچ کس نیاید واینکار بما نیست دیدیم که او ہم حمله کرده بمانند فیل مست از ہر طرف جلوه میدہد ونعرهٔ مہیب میزندوی آید این فقیران ہم بجماعت تمامی بجانب او میرفتیم چون مقدار یک تیر پرتاب درمیان بماند دید که این جماعت فقیرانند ومردان خدا اند واز ان دنیا داران ہیچکس نیامده است . ہمانجا استاده شده بجانب مایان تسلیم کردن گرفت مایان ہم پیشتر رفتیم وہم تسلیم کرده تا آنکه بحضور دوچار شدیم وگفت الفرزند رسول خدا صلی اللہ علیه وسلم از بلا گرسنگی بجان آمده ام چنان آتشے در وجود ما نہاده اند که ہیچ خوردنی سیر نمیشوم از برائے خدا ودوستی جد خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم از بلائے

Marfat.com

گرسنگی ما را خلاص ساز که عالم خدا از ما تنگ آمده است ما نیز دریں تنگ آمده ایم بعد
ازاں زین العابدین خالی نام یکے طالبان حق بود از وے طلبیدیم که پارهٔ نان خشک دیرینه
کشیده داد و مادر دست او دادیم و حکم کردیم بخور چوں بخورد آب طلبید نوشید شکرانه
بجا آورد و پائے فقیراں بوسید و گفت اے فرزند رسولؐ بغلبه گرسنگی چند آدمی ازاں شہر
میخوردیم اما ہرگز سیر نشدیم و اکثر خوردنی من ہمیں گل بوده است اکنوں آں آتش گرسنگی
بعد قدم ہائے شما از ما برفت و خطره از مادل ما زائل شده حکم چیست کجا روم و در چه کار باشم
که مارا ہمیں بلا شکم ہلاک و گرفتار کرده بود و منت خدا است که ازیں رنج و زحمت
رہانید و روشن باد که خدائیتعالٰے عہد کرده بودم که مردے و بزرگے که مارا ازیں بلا گرسنگی
برہاند و نجات دہاند پیر و مرشد من اوست اکنوں ایں فاسق و گنہگار را خلاصی تو
دہانیده یقین شده که پیر و مرشد ما شما آید ہر چه حکم شود برآں باشم که اختیار ما در اختیار
شما است بفرما چگونه عمر گذرانم. پس گفتمش بیا و چند روز در صحبت ایں فقیراں باشید
آنکس را ہمراه خود کرده در آں شہر بیاوردیم چناں زہد و ورع اختیار نمود که گاہے
یک نان تمام نخورده و بدیدن ایں عجائبات و قدرت خدائیتعالٰے بسیار خلائق در عبرت
آمده بتوجه و استغفار مشغول شدند و در طلب حق سر نہاده اند بعضے ازاں مردم در اندک
مدت بمقصود رسیده اند و مرتبه آنکس را نیز در نزدیکی حاصل شده و یکے از اولیا گشته
و چناں زہد و ورع و توکل و گوشه گرفته که بعد از توبه و استغفار در پنجمی سال بمقصود خود

Marfat.com

رسیدہ وبحق پیوست ونقل شدہ وبر سر قبر او دہر شب چراغ روشنائی افروختہ میشود وہر کہ باعتقاد درست بر سر مزار او مے آید بیشک حاجت خود مے یابد و آں مرد بعد عادی از قوم یاجوج وماجوج پیدا شدہ بود و در ازل حصہ واز دولت اسلام وایمان ازیں فقراں بودہ است آخرالامر بدو رسیدہ و بدرگاہ حق قبول افتادہ۔

یعنی پھر قلعہ خیبر کیطرف جانیکا حکم ہوا۔ فقرار کی جماعت کیساتھ پہنچکر دیکھا کہ خیبر ایک قلعہ ہے جس کے ارد گرد بارہ اور قلعے ہیں اور اس قلعہ کے دروازہ پر ہزار من سونا جڑا ہوا تھا اور ستر گز کی خندق اس قلعہ کے گرد کھدی ہوئی تھی اور اس قلعہ کا مالک ایک کافر تھا اور اسکا لشکر بھی کافر تھا جو مسلمانوں کی آبادی کو تباہ کرتا تھا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایکدن اپنے لشکر کیساتھ قبضہ کیا آپ نے ایسا نعرہ مارا کہ قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر خندق پر پھینکا جس سے لشکر اسلام کیلئے پل بن گیا اور لشکر محمدی اس پل پر سے گزر کر ایسا حملہ کیا کہ اسی ہزار کافر تہ تیغ ہوئے اور اللہ تبارک و تعالے کے فضل سے قلعہ فتح ہو گیا بعض مسلمان ہو گئے اور شہر کے درمیان مسجد بنائی گئی اور مؤدب لوگوں کو مسجد میں تعینات کیا گیا۔ قلعہ خیبر کو ناپا گیا۔ سترہ کوس عرض اور انیس کوس طول تھا اب وہ شہر ویران تھا معمولی آبادی تھی اور ایک عجائب دیکھنے میں آیا کہ قدرت کاملہ سے ایک پر ہیبت شخص تھا جس کا قد ایک سو دس گز اور اسکے تن پر بجریوں کی مانند بال تھے اور جسکا منہ غار کیطرح اور دانت ہاتھی کیطرح تھے جب شہر میں آتا

Marfat.com

تو ایک سو بیس آدمیوں کو بغل میں دبا کر جنگل میں چلا جاتا اور باری باری بھون کر کھاجاتا اور شہر اسکی ہیبت سے خوفزدہ تھا جب یہ دعا گو فقرار کی جماعت کیساتھ شہر میں داخل ہوا تو تمام مخلوق فقرار کے دامن سے لپٹ گئی اور اپنی داستانِ درد سنائی اور کہنے لگے اے نواسۂ رسولِ خُدا ہم سب آپکے جد امجد کی اُمت ہیں اور مسلمان ہیں ہمارے باپ دادا کافر تھے ہم نے اُنکا دین چھوڑ کر آپکے جد کا دین قبول کیا اب ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں کیونکہ یہ بلا آدم خور ہے اور ہم بغیر اعانت خداوند کریم اور آپکے کچھ نہیں کرسکتے یہ شہر سمجان آباد تھا کہ پانچ سال سے ایک سو بیس آدمی باری باری آگ میں بھون کر کھا چکا ہے اور ہر ہفتہ آکر چند آدمی لیجاتا ہے اسی لئے ہم سب آپکے جد امجد اور آپکی اعانت کے امیدوار ہیں اور جیسے دوزخ و تہلکہ آخرت سے شفاعت فرمائینگے یہ مصیبت بھی اس سے کم نہیں کیونکہ سب مرد اور عورتیں اور خورد و کلاں اسکی ہیبت سے نیند، طعام و آب کی خواہش ہے اس لئے آپکی شفاعت درکار ہے جب میں نے اُنکی مصیبت اور مجبوری کو دیکھا بموجب حکم خدا تعالےٰ کہ تو خلقِ خُدا پر مہربانی کا خیال میرے دل میں اثر پذیر ہوا اور یہ کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں اور اُنکی پریشانی، عجز و نیاز نے فقرأ کے دل پر بھی اثر کیا تو درگاہ ایزدی میں بتوسط اپنے بزرگان کے دُعا کی تو اللہ جل شانہٗ کی درگاہ سے شرفِ قبولیت کی ہاتف نے ندا دی ہم نے لوگوں سے کہا کہ جس وقت یہ بلا ظاہر ہو ہمیں اطلاع دیں چنانچہ اگلی صبح فجر کی نماز کے بعد ادائے وظیفہ کے بعد ہم نے نماز اشراق ادا کی تو شور و غل ہوا اور بزرگان

Marfat.com

شہر نے آکر خبر دی انکی انکساری اور فریاد کے تحت ہم ساری جماعت اٹھ کھڑے ہوئے اور
اس بلا کی طرف روانہ ہوئے دیکھا کہ چار کوس دُور سے بمثل پہاڑ معلوم ہوتی ہم نے ان
سب کو منع کیا کہ تم میں سے کوئی شخص آگے نہ آئے ہم نے دیکھا کہ مست ہاتھی کی طرح حملہ
کرنے کیلئے بڑھتا چلا آرہا ہے میں بہمراہی جماعت فقراء اسکی طرف چلتا رہا ایک تیر کے
فاصلے سے اس نے اس جماعت فقراء کو دیکھا اُس نے فقراء اور مردانِ خدا کو دیکھا اور دنیاداروں
سے کسی کو نہ دیکھ کر ہمیں سلام کیا ہم نے بھی آگے بڑھکر سلام کیا اور بالمقابل ہوئے۔ کہنے لگا
اے فرزند رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے بھوک بہت ستاتی ہے جس سے میں بہت تنگ ہوں
اور میرے وجود میں بھوک سے آگ لگی رہتی ہے اور کوئی چیز کھا کر سیر نہیں ہوتا براہ اللہ وجد خود
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بھوک سے نجات دلایئے کیونکہ مخلوق خدا مجھ سے
تنگ آئی ہوئی ہے اور میں بھی تنگ ہوں اس کے بعد میں نے زین العابدین نام فقیر سے جو طالب
حق تھا سے کہا کہ اپنی گدڑی سے روٹی کا ٹکڑا اسے دو۔ زین العابدین خانی نے ایک خشک
روٹی کا ٹکڑا دیا میں نے اسکے ہاتھ میں دیکر کھانے کا حکم دیا۔ کھا کر پانی طلب کیا اور پی کر شکرِ
خدا بجالایا اور فقراء کی قدمبوسی کرنے لگا اور کہا اے فرزند رسولِ خُدا بھوک کی وجہ سے اس شہر کے
چند آدمی کھائے لیکن کبھی سیر نہ ہوا اور اکثر میری خوراک یہ خاک رہی، لیکن اب آپکی روٹی
کھانے سے میری بھوک جاتی رہی ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے کہاں جاؤں اور کیا کروں میں بھوک
کی شدت میں گرفتار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپنے نجات دلائی ہے اور میرا خدائے عزوجل

Marfat.com

سے وعدہ تھا کہ جو مجھے بھوک سے نجات دلائیگا وہی میرا پیر و مرشد ہوگا اب آپ میرے پیر و مرشد ہیں جو حکم آپ دیں میں اُسپر کاربند ہوں اب فرمائیے میں کیسے زندگی بسر کروں پیر نے کہا کہ چند دن ان فقراء میں رہو۔ اسے اپنے ساتھ لیکر اسی شہر میں لاتے اس نے ایسی زاہدانہ زندگی اختیار کی کہ کبھی سالم روٹی نہ کھائی اور قدرت کی اس نیرنگی کو دیکھکر خلقت عبرت کرتی تھی وہ توبہ سے استغفار میں مشغول ہوئے اور طلب حق میں محو ہوتے کہ ان میں سے بعض تھوڑے عرصے میں مقصود کو پہنچے اور وہ شخص فقراء کی نزدیکی سے اور زہد۔ ورع اور توکل سے گوشہ نشین ہوا اور توبہ اور استغفار سے پانچ سال میں اولیاء کے مرتبہ کو پہنچا اور بحق پیوست ہوا اور مشہور ہے کہ اسکی مزار پر ہر رات چراغ روشن ہوتا اور جو صدق دل سے اسکی مزار پر آتا مقصود پاتا وہ شخص عاد قوم کے قد کا یاجوج و ماجوج کی قوم سے تھا اور نوشتۂ ازل اور ان فقراء کے توسط سے دولتِ اسلام سے سرفراز ہوا اور حق رسیدہ ہوا۔

بعد ازاں بجانب بدخشاں حکم شدہ چوں در آں بحار رسیدیم دیدیم کہ بدخشاں کوہیست بلند کہ بر آں کوہ گذر مردان خدا بودہ است و در ہر شب آدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر آں کوہ تشریف میفرمانید و بر آں کوہ در ہر شب چراغے افروزند دوام ہیچ نظرے آید کہ کدام کس چراغ مے افروزد و بالائے آں کوہ آواز ذکر اللہ نفی و اثبات میآید و ایں ذکر مردان خدا میکنند بطریق خفی ہر کہ در وادی ایں کوہ بلندے آید البتہ بے اختیار او را ذکر خفی جاری میشود و چناں غوغا و آواز ہا از آں کوہ در گوش مے آید گویا کہ عالم خدا تعالیٰ و یا کاروان

Marfat.com

ساکن شدہ است و بسیار جائے مہیب است بغیر فقراء کہ طالبان حق اند دیگر ہیچکس امکان ندارد که آنجا میرود و چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالائے آن کوہ تشریف میفرمانید و شرف المکان بامکیں وارد شدہ است و در آنجا به بعضے مردان خدائے تعالیٰ کہ از نظر عام غائب اند ملاقات شدہ وازاں خیلے فتوح وفیض روزی شدہ

یعنی پھر بدخشاں جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بدخشاں ایک بلند پہاڑ ہے جسپر مردان خدا کا گذر رہا ہے اور ہر جمعہ کی راتکو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اس پہاڑ ہر رات چراغ جلتا ہے اور جلانے والا کوئی نظر نہیں آتا اس پہاڑ پر ذکر اثبات ونفی کی آواز آتی رہتی ہے اور یہ ذکر مردان حق کرتے ہیں جو شخص اس پہاڑ کی وادی میں داخل ہوتا ہے بے اختیار ذکر خفی کرنے لگتا ہے اس پہاڑ سے ایسا شوروغل سننے میں آتا ہے گویا ساری دنیا یہاں موجود ہے یا کوئی بڑا قافلہ اُترا ہوا ہے یہ بہت ہیبت ناک جگہ ہے بغیر فقراء وطالبان حق یہاں کسی کو جانیکی ہمت نہیں کیونکہ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اور مکان کا شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے وہاں بعض مردان خدا جو عوام کی نظروں سے غائب رہتے ہیں سے ملاقات ہوئی جن سے بہت فتوح وفیوض حاصل ہوئے۔ بعد ازاں بجانب عراق حکم شدہ کہ آنجا حضرت عبداللہ انصاری خفتہ است و درمیان آنکوہ چہل غار کا دیدہ اند و در ہر غار بیکساں میماند و مشغول میبود و طعام و آب نخوردہ بود۔ شبے ہاتف آواز داد کہ اے عبداللہ چہ مطلبی گفت الٰہی ایں مطلبم کہ تا قیامت

کندوری وچراغ درخانقاہ من کم نشود. فرمان آمد کہ عصائے خود را برین کوہ بزن تا قدرت من بہ بینی شیخ عبداللہ چوں عصا برکوہ بزد سوراخ پیدا شد کہ ازاں لعل وجواہر و یاقوت و مروارید بیروں آمدن گرفت سوداگران میبروند و میخرند ہر روز دہ ہزار تنکہ سرخ یا ازین کم و بیش حاصل میشود و شب و روز در لنگر طعام مے پزند و در آں آستانہ یکصد و پنج دانشمند علامہ ہستند و در درس پیش ایشاں یکصد وچہل کس سبق میخوانند وچنداں فقیراں گوشہ گرفتہ در طاعت حق مشغول میباشند و خواجہ محمود نام از سلسلہ اویسیہ کہ از صحبت ایشاں بسیار کس بفیض رسیدہ اند و بہرہ مند شدہ اند بعضے را بذکر جلی تلقین میفرمانید و بعضے را بذکر خفی بپاس انفاس اشارت نفی و اثبات فرمانید کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ نَفَسٍ یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میّتٌ و در حدیث قدسی آمدہ کہ قولہٗ تعالیٰ یا بنی آدم انفاسکم انبیائی فان تنفقتھا بذکری فھی موصلک الیّ وان تنفقتھا بغیر ذکری فقتلت بنیّ ومن قتل بنی فانا محاسبہ یوم القیامۃ وخواجہ محمود در وعظ ہمچو فرمودہ طالب حق را باید کہ اینہم در بشیاری کشد و خروج و دخول بایں طریق میباید کشید کہ ہمیں دم درکار آید و خدائے را عزوجل در دل یاد باید کرد و بداند اینہم را کہ از دل می برآید باز بدل نزول کند یا نکند و لذت ذکر دل را جمیع لذت ہا بہتر است و قدر ایں لذت کسے داند کہ دل مے یابد و لذت ذکر دل جمیع اعضا را تاثیر سید ہد آں لنگاہ آں جوارح در طاعت حق توفیق مے یابند وما توفیقی الا باللہ وچوں دل طالبان از

Marfat.com

جمیع تعلقات بشریت. سالم ماندہ آنگاہ دریائے توفیق در دل موج زند. بیت. تعلق حجابست وبیحاصلی۔ چو پیوندہا بگسلی واصلی. وباز فرمود کہ طالب را مقصود ہمیں ذکر دل است کما قال اللّٰہ تعالیٰ بکل شیءٍ مُصقلۃٌ ومِصْقَلَۃُ القَلْب ذکر اللّٰہ تعالیٰ وچنانچہ حضرت شیخ سعدی میفرماید۔ بیت سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار۔ زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست وایں دعاگو ہم چند روز در صحبت ایں بزرگوار حاصل کردہ وتلقین ذکراز و گرفتہ شب وروز مواظبت ذکر میکردیم وپاسبانی دل نمودیم ؎ پاسبان دل شواندر کل حال۔ تانیاید ہیچ دزد اندر مجال ہر خیال غیر حق را وزدداں۔ ایں ریاضت سالکان را مژدداں ولبعد ازیں مواظبت ذکر دیدیم کہ روزن دل کشادہ شدہ وانوار تجلی رحمانی بردم نثار کردند ولذت ذکر دل ما بچشانیدند ودل را آشنا کردند آنگاہ دانستیم کہ دل نہ ایں است کہ پہلوئے چپ نہادہ اند پارہ گوشت بمثال ایں نیلوفر بلکہ ایں پارۂ گوشت آلۂ ذیست ودل دیگر چیز یست کہ قدرت تمام دارد ؎ دل یکے روضہ ایست روحانی۔ خانۂ دیوار چہ دل خوانی۔ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔ از ہزاروں کعبہ یکدل بہتر است کعبہ بنیاد خلیل آذر است۔ دل نظرگاہ جلیل اکبر است پس از صحبت حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمتہ والغفران دل حاصل کردہ بذکر حق صیقل دل رازدہ صفائی دل حاصل نمودہ شد۔

یعنی پھر عراق جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت عبداللہ انصاری پہاڑی پر آرام فرما ہیں جس پر غار کھودے ہوئے ہیں اور ہر غار میں ایک سال رہے اور بغیر کچھ کھائے پیئے عبادت

Marfat.com

میں مشغول رہے ایک رات ہاتف نے آواز دی کہ اے عبداللہ کیا چاہتے ہو کہا اے رب العلمین
مَیں چاہتا ہوں کہ میرے خانقاہ میں دسترخوان اور چراغ کبھی کم نہ ہو۔ فرمان ہوا کہ اس
پہاڑ پر عصا مار اور میری قدرت کا نظارہ کر۔ جب عبداللہ نے پہاڑ پر عصا مارا تو سوراخ ہو
گیا جس سے لعل جواہر، یاقوت و مروارید نکلنے شروع ہو گئے جو سوداگر جا کر خریدتے
ہیں روزانہ دس ہزار تنکہ یا کم و بیش حاصل ہوتے ہیں اور رات دن لنگر میں طعام پکتا ہے
اس آستانہ پر ایک سو پانچ دانشمند علامہ رہتے ہیں جو اس درس میں ایک سو چالیس
آدمیوں کو سبق دیتے ہیں اور کئی فقیر گوشہ گیر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں
اور خواجہ محمود نام جو اویسیہ سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں کی صحبت میں رہ کر کئی آدمی فیض
حاصل کر کے مستفید ہو چکے ہیں بعض کو ذکر جلی کی تلقین فرماتے ہیں اور بعض کو ذکر
خفی پاس انفاس کے ذریعے فرماتے ہیں جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جو دم بدون ذکر اللہ کے نکلے وہ مردہ ہے اور حدیث قدسی ہے کہ
اے بنی آدم تمہارے سانس میرے ایلچی ہیں جو میرے ذکر میں نکلا مجھ سے واصل ہوا اور جو غیر کے
ذکر میں نکلا اُسنے ایک نبی قتل کیا اور جسنے نبی قتل کیا اُس سے قیامت کیدن حساب لوں گا
خواجہ محمود نے وعظ میں فرمایا کہ طالب حق کو چاہیئے کہ سانس ہوشیاری سے لے اور سانس کا
دخول اور خروج اسطرح ہو کہ سانس کم آئے اور اللہ تعالیٰ کو دل میں یاد کرنا چاہیئے اور
جانے کہ یہ سانس جو دل سے آتا ہے واپس ہو یا نہ ہو اور دل کے ذکر کی لذت تمام لذتوں

Marfat.com

سے بہتر ہے اور یہ لذت وہ شخص حاصل کرتا ہے جس نے دل حاصل کر لیا اور دل کے ذکر کی لذت تمام اعضاء کو متاثر کرتی ہے اور اس سے سارے اعضاء کو اطاعت حق کی توفیق عطا ہوتی ہے اور یہ توفیق اللہ تعالےٰ کی مدد ہی سے حاصل ہوگی ہے اور جب دل طالبان حق تمام تعلقات بشریت سے سلامت رہتا ہے اس وقت دریائے توفیق موج مارتا ہے ۔ تعلق حجاب ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا جب تعلق توڑیگا تو واصل ہوگا اور پھر فرمایا کہ طالب کا مقصود یہی ذکر دل ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہر شئے کیلئے مصقلہ ہے اور مصقلہ دل ذکر اللہ ہے اور اسی لیے شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں سعدی حجاب نہیں ہے تو اپنا شیشہ صاف رکھ کیونکہ زنگار خوردہ شیشہ میں دوست کا جمال کیسے دکھائی دیگا یہ دعا گو چند دن اس بزرگ کی صحبت میں رہا اور تلقین ذکر حاصل کی اور رات دن ذکر میں مشغول رہا اور دل کی پاسبانی کرتا رہا ۔ رات دن دل کی پاسبانی کرتا رہ تاکہ کوئی چور داخل نہ ہو حق کے خیال کے بغیر کسی بھی خیال کو چور سمجھ اور سالکوں کی خوشخبری یہی ریاضت ہے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ذکر کی ہمیشگی کیوجہ سے دل کا سوراخ فراخ ہوگیا اور تجلی حق کے انوار میرے دل پر قربان ہوئے اور دل نے لذتِ ذکر کو محسوس کیا اور معلوم ہوا کہ دل وہ نہیں ہے جو بائیں طرف رکھا ہوا ہے بلکہ وہ نیلو فرنگ کا گوشت کا لوتھڑا ہے بلکہ یہ لوتھڑا زندگی کا آلہ ہے اور دل دوسری چیز ہے جسمیں تمام قدرت ہے ۔ دل ایک روحانی روضہ ہے اس شیطان کے گھر کو کیوں دل کہتا ہے دل کو قابو میں رکھ کر یہ

Marfat.com

حج اکبر ہے ہزاروں کعبہ سے ایک دل بہتر ہے کعبہ خلیلؑ آزری کا بنایا ہوا ہے۔ یہ دِل
جلیل اکبر کی قیام گاہ ہے پس حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ والغفران کی صحبت سے دِل کی
صفائی ذکرِ حق سے کر کے فیض حاصل کیا۔ بعدازاں بجانب کوہ پیراں حکم شدہ
چون بامر خدائے تعالےٰ در آنجا رفتیم چہ بینم کہ بایں مقام خانقاہے ست بس عالی و
فراخ مردان و زنان دریں خانقاہ جمع میشوند۔ قوالان و مطربان ساز ہا مینوازند و
ہمہ مردم در رقص و سماع مے آیند بعضے در آنجا در ذکر جلی و بعضے در ذکر خفی مشغول
میباشید و اکثر پوشش مردان زیر ناف تا زانو بودہ است و عورتہا تمامی وجود خود را
مے پوشند و غیر از ہیچ عورت نمیباشد و ہر کہ زنا کند در حال ہفتی و ہشتمی روز آن زانی
مے میرد و کفن او را دو گز جامہ مے دہند و ہر کہ ازیں افعال ناہموار محترز میباشد عمراو دراز
میگردد و گاہے مریض نشود او را بزرگ مے شمارند و ہر کہ نکاح کردہ حکم مسلمانی را نگاہ
میدارد اولاد بسیار میشود و آن کوہ بیت بلند و وسیع وگرداگرد میباشد و یک دروازہ
وارد درمیان آں کوہ حوضے است بزرگ و گاہے خشک نشدہ است و چوں آب ازو
اندک میشود بلا شک بارش باریدہ پر کردہ میرود آں کوہ پیرا آنچنانست کہ مردم آنجا اندک
آبادانی و زراعت میکنند و لیکن برکت چناں است کہ ہیچکس را بکسے حاجت نیست دراں
کوہ ہیچ پادشاہی نیست و خوردنی میوہا گوناگوں چنداں است و ہر کہ لغدی میکند بکسے
در حال دیوانہ میشود و دیدار و وجدان ایشاں اینصورت مذکورہ بچشم خود دیدہ و تجربہ کردہ

Marfat.com

اولاد خود را نصیحت داده رفته اند کہ ہیچکسے با کسے آزار و تعدی نکند و خصومت نورزد و ہمہ کس منعم اند و ہیچ آسیبے ندارند مگر مرگ و معالجان و تمامی خلائق آنجا و اشتران و مادہ گاوان و غیرہم آنجائی درمیان خود بصلاح و اخلاص میگذارند و گاہے درمیان ایشان جنگ و خصومت نشدہ است درمیان خود ہمچو شیر و شکر میباشند و طریق محبت و اخلاص میورزند کہ مردان و زنان از خورد و بزرگ طالب حق یمانید و ہیچ کسے را غصہ و کدورت بے نماید و ہمچو برادران و خواہران درمیان خود مے گذارند بسیار مسافران و سیاحان علامت ایشان و راستبازی دیدہ و یگانگی چیدہ درمیان آنجا ماندہ اند و سکونت گرفتہ و عیالہا خود را در آنجا آوردہ و حضرت شیخ نصیر الدین برغش در آنجا خفتہ است حصہ او در خانقاہ ایشان ہر کسے بید ریغ میرسانند کہ از آں لنگر کردہ اند و طعام با فراغ میکنند و دریں کوہ شہر لیست بطریق مروج نہ خورد نہ بزرگ است و بازار و دراز است ہر چیز یافتہ میشود از او نخاس در آں شہر فراخ است چنیں صلاح در ہیچ ملک و ولایت ندیدہ ایم و زراعت دراں کوہ پاکبازاں میشود و چند کس از دانشمنداں معتبر و حافظاں ہفت قاری بسیار بودہ اند کہ عاقل و پرہیزگار اند بسیار کسانرا از فیض علم بہرہ مند کردہ اند و خرابات دریں شہر ہیچ نیست آنشہر را و خلائق آنجا را و سواد با او را خوش آواز دیدہ ایم و عالماں و درویشان آں مقام را مقبول دیدہ ایم و از انجا لقمہ حلال بے شبہ پیدا میشود و ذوق در طاعت خوب مینماید چند روز ماندہ و صحبت ایشان دیدہ در خاطر داشتیم کہ باقی عمر دریں جا گذرانیدہ شود

Marfat.com

اما قید المار اشد من قید الحدید است ۔ یعنی پھر کوہ پیراں کیطرف جانیکا حکم ہوا جب
اللہ کے حکم سے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بہت بڑی اور وسیع خانقاہ ہے اور مرد اور عورتیں
قوال اور مراثی ساز بجاتے ہیں اور سب رقص کرتے ہیں اور بعض ذکر جلی اور بعض ذکر
خفی میں مشغول ہوتے ہیں اور عام مردوں کا لباس ناف سے زانو تک ہوتا ہے اور عورتیں
سارا وجود ڈھانپتی ہیں ان کی عورتوں کے بغیر کوئی عورت نہیں ہوتی اور اگر کوئی زنا
کرے تو ساتویں آٹھویں روز مر جاتا ہے اور اسے دو گز کپڑے کا کفن دیتے ہیں
اور جو ایسے برے کام نہیں کرتا اسکی عمر دراز ہوتی ہے اور جو کبھی بیمار نہ ہو اُسے
بزرگ مانتے ہیں اور جو نکاح کرکے حد مسلمانی کو نگاہ رکھتا ہے اسکی بہت اولاد ہوتی
ہے وہ پہاڑ بہت بلند اور وسیع ہے اور چاروں طرف پھیلا ہوا ہے جسکا ایک دروازہ
ہے اس پہاڑ کے درمیان ایک بہت بڑا حوض ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا اور جب
حوض کا پانی تھوڑا ہو جاتا تو بارش ہوتی ہے اور پُر ہو جاتا ہے وہ پہاڑ ایسا ہے کہ
اس پر تھوڑی آبادی اور زراعت ہوتی ہے لیکن برکت اتنی ہوتی ہے کہ کوئی کسی کا
محتاج نہیں رہتا اس پہاڑ پر کوئی بادشاہ نہیں اور میوے گونا گوں اتنے ہیں کہ ہر شخص
نے اپنی ملکیت بنا رکھی ہے اور اگر کوئی کسی پر سختی کرے تو فوراً دیوانہ ہو جاتا ہے
ان کے باپ دادا نے یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھی اور تجربہ کرکے اپنی اولاد کو نصیحت کی
ہے اس لئے کوئی کسی پر سختی نہیں کرتا نہ دکھ تکلیف دیتا ہے اور نہ ہی عداوت رکھتا

Marfat.com

ہے اس لیئے سب دولت مند ہیں اور بغیر موت کے کسی دکھ میں مبتلا نہیں ہوتے اور صالح
آدمی اور وہاں کی تمام مخلوق، جانور اور بیل و گائے وغیرہ تمام چیزیں آپس میں
پیار و محبت سے رہتے ہیں اور مرد اور عورتیں اور چھوٹے اور بڑے سب طالب حق
نظر آتے ہیں۔ ایکدوسرے سے شیر و شکر رہتے ہیں اور کسی سے غصہ اور کدورت نہیں رکھتے
اور بھائی بہنوں کیطرح رہتے ہیں اکثر مسافر اور سیاح انکی راستبازی اور محبت دیکھ کر
وہاں رہتے ہیں اور سکونت اختیار کیئے ہوئے ہیں اور اپنے بال بچے لائے ہوئے ہیں
حضرت شیخ نصیر الدین برغش وہاں آرام فرما ہیں جسکی خانقاہ کا حصہ ہر شخص پہنچا تا ہے
جس سے لنگر جاری ہے اور بہت طعام پکایا جاتا ہے اس پہاڑ پر ایک مربع شہر ہے جو نہ
بڑا ہے اور نہ چھوٹا اور بازار کھلا اور فراخ ہے یہاں ہر چیز مل جاتی ہے اس شہر میں
بہت خلوص ہے جو میں نے کسی شہر میں نہیں دیکھا یہاں زراعت بہت ہوتی ہے چند عالم
متبحر اور بہت سے حافظان ہفت قاری گزرے ہیں جو عقلمند اور پرہیزگار ہیں اور
عوام کو علم کے فیض سے نوازا ہے اور اس شہر میں کوئی برائی نہیں ہے اس شہر اور نواح
کے لوگوں کو خوش آواز دیکھا ہے اور یہاں کے عالم اور درویش مقبول ہیں یہاں بے
شبہ حلال لقمہ میسر آتا ہے اور طاعت میں ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے میں چند روز
انکی صحبت میں رہا اور ارادہ کیا کہ باقی عمر یہاں گزاروں لیکن دانہ و پانی کی قید لوہے
کی زنجیروں کی قید سے سخت ہوتی ہے۔ بعد ازاں حکم شدہ کہ بجانب شہر جبرو ندو

Marfat.com

آنجا دیدیم کہ اخوند شیخ سعید خفتہ است آوردہ اند کہ چہل سال بالائے کوہ استادہ بود و ہرگز بر زمین پہلو نہادہ و نہ نشستہ و بیک خرما روزہ افطار کرد بعد از چہل سال فرمان آمدہ کہ اے شیخ چہ چیز میطلبی گفت الٰہی میخواہم کہ تا روز قیامت لنگر کم نگردد فرمان آمد کہ اے شیخ چپا دراستادایں خانقاہ نگاہ بکنید کہ مرغان غیبی بیضہائے زریں خواہند انداخت آن بیضہائے را گرفتہ و در لنگر خرچ کردہ لنگر خود را گرم و تازہ میکنید و تا قیامت از خرچ لنگر تو بلاقصور خواہد شد ایں دعا گو رفتہ زیارت آں بزرگوار کرد۔

یعنی پھر شہر بجر جانیکا حکم ہوا وہاں جاکر دیکھا کہ حضرت شیخ سعیدؒ آرام فرما ہیں مشہور ہے کہ شیخ چالیس سال پہاڑ پر کھڑے رہے اور ہرگز زمین پر نہ سوتے اور ایک کھجور سے روزہ افطار کرتے رہے چالیس سال بعد فرمان ہوا کہ اے شیخ کیا مانگتے ہو؟ کہا یا الٰہی میرا لنگر قیامت تک جاری رہے فرمان ہوا کہ بائیں طرف خانقاہ میں نگاہ کرو۔ غیبی پرندے سنہری انڈے دینگے اُن سے سودا سلف خرید کر لنگر میں خرچ کرو قیامت تک اسی طرح لنگر جاری رہیگا اس دعا گو نے وہاں جاکر بزرگ کی زیارت کی۔

بعد ازاں بجانب شہر فرنگیاں حکم فرمودہ چوں رفتیم دیدیم کہ شہر بست معظم و بیش بادشاہ آں شہر یک لک و ہفتاد ہزار سوار بودند و دو لک و بست ہزار پیادہ و دراں شہر دو ہزار دکانہا خمار اندو سہ ہزار دکانہا تجاراں دارند ہر چیز بلکہ طلبیدہ میشود یافتہ مے آید و دراں شہر یک گنبد ساختہ اند چوں روز عاشورہ مے آید تمامی خلائق آنجا در آں

Marfat.com

گنبدے آیند و خود را در حالت سے آرند و مقتل نامہ امیر المومنین حضرات امام حسن و حسین علیہم السلام میخوانند و خود را محب ایشان مے خوانند و گویا نند و بار واصحاب ایشان طعنہا فراخ میکنند و تمامی محبان جمع شدہ تعرف مینمایند و عورا تہا آنجا ہم یکجا جمع شدہ گریہ ہا و نعرہ ہا بلند میزنند و موذیاں زا لعنت میکنند و چوں امیر معاویہ را دشنام کردن گرفتند گفتم ایں نسزد کہ او از اصحاب کرام است و ایں تقدیر الٰہی میبود بما جنگ کردند و سخن ہا جہل بسیار گفتند ولیکن الحق لعیلو است آخر الامر مقدمہ ایند عا گو بر سر آنہا غالب افتادہ و در میان ما و ایشان یکیر د فاضل و عالم منصف و حاکم بود در گفتگوئے ما و ایشان تمیز کردہ آں مدعیان زا الزام داوہ چنانچہ حکم آمدہ است قال اللّٰہ تعالیٰ وَاِن تَنَازَعْتُمْ فِی شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ الی اللّٰہ والرّسول ان کنتم مؤمنون ۔ چوں منصف اورا درو غے ساختہ ہر ہمہ طائفہ روافض لعداز ماجرائے پشیمان و تائب شدند و آمدہ پائے گرفتند گفتم تقدیر چنیں بود قولہٗ تعالیٰ ما اصاب من مصیبۃٍ الا باذن اللّٰہ و آنہا کہ بد کردند و ایں مظلوماں درجۂ بزرگی بشہادت رسیدند ہمیں بس است کہ خدائے تعالیٰ بر آنہا لعنت فرمودہ است کہ لعنۃ اللّٰہ علی الظٰلمین و ہیچ جائے در قرآن مجید و احادیث ایں امر نکردہ است کہ کسے را لعنت بکنید قولہٗ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضاً پس کسیکہ سخن ناسزا و نافرمودہ خدائے تعالیٰ بگوید گناہے است عظیم گفتم توبہ کنید و اگر صبر میسر نباید شمارا پس لعنت مر یزید را بگوید علیہ اللعنۃ و آنہارا کہ با ایشان بد کردہ اند و ظلم نمودہ اند ہر گاہ کہ نکتۂ

Marfat.com

حق فہمیدند توبہ کردند و معتقد بمذہب سنت وجماعت شدند و محبان خاندان اندعاگو
شدند و از گروہ روافض تائب شدند و شیخ صدرالدین نام بزرگ آنجا میبود صاحب دعوت
بود و بسیار مردمان از ایشان مستفید مے شوند و تلقین ذکر میگیرفتند و تائب شدند از کار
ہائے بد و او مجاہدہ کش بود و بیک وضو نماز عشا و بامداد میگزارایند و بغیر وضو گاہے
نظر جانب آسمان نگردہ و در علوم بہا متبحر بودہ است ہر کرا در مسئلہ مشکل افتادے از و حل
میکردے۔ چہل سال طعام و آب نخوردہ بود چنانچہ از شکم مادر زادہ بود و ہمچناں از دنیا
برفت و دراں زمانہ مرشد کامل بود روزے او را حکم شد کہ اے صدرالدین عصای خود را
بر کوہ بزن تا خرچ خانقاہ و چراغان تو پیدا شود ایشاں بوقت صبح رفتہ بر آں کوہ
عصائے خود بزدند از چشمہ چنداں روغن زیتون پیدا شد کہ از ہر طرف سوداگران مے آیند و
ایں روغن گرفتہ میروند چنانچہ ازاں خرچ مطبخ فراخ پیدا مے آید شاہ و گدا و اغنیا و
فقراء آمدہ میخورند و دوازدہ ہزار صوفی در آں خانقاہ میباشند از مطبخ طعام تناول
مینمایند و بطاعت مشغول اند امید است کہ تا بقیامت ایں لنگر کشیدہ میشود ہر کس
بشنیدن بانگ نماز آمدہ دراں خانقاہ حاضر میشود بعد از نماز جمعہ جماعت حلقہ کردہ
بذکر جلی مشغول میشوند مردان و زنان از عبادت خدائے تعالیٰ خالی نمے باشند اکثر مسافران
از دیدن ایشاں بر طاعت راغب وقت کرمیشوند و زہد مشاہدہ پیش مے آرند اندعاگو
ہم چند مدت در آنجا ماندہ روش و وضع ایشاں خوش کردہ۔ یعنی پھر فرنگیوں کے

Marfat.com

شہر میں جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ یہ بہت بڑا شہر ہے۔ اس شہر کے بادشاہ کے پاس ایک لاکھ ستر ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے تھے اور اس شہر میں دو ہزار دکان شراب کے تھے اور تین ہزار دکان سوداگران کے تھے یعنی ضرورت کی ہر چیز مل جاتی تھی اس شہر میں ایک گنبد بنا ہوا تھا جب عاشورہ کا دن آتا تمام مخلوق اس گنبد میں جمع ہوتی اور امام حسن و امام حسین علیہم السلام کا مقتل نامہ پڑھکر حال میں آتے خود کو امامین علیہم السلام کا محب کہتے انکی ارواح میں بہت طعام پکاتے اور تمام محب اکٹھے ہوکر تعرف میں لاتے اور عورتیں بھی اسی جگہ جمع ہوکر گریہ کرتے اور بلند نعرے لگاتے اور موذیونکو لعنت کرتے تھے جب امیر معاویہ کو گالیاں دینے لگے تو میں نے کہا کہ وہ اصحاب رسول ہیں انہیں گالیاں دینا نامناسب ہے یہ تقدیر الٰہی تھی کہ انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ کی اور جاہلانہ باتیں کیں لیکن حق ہوکر رہتا ہے آخر کار میرا عندیہ ان پر غالب آیا اور ہمارے درمیان ایک فاضل و عالم نے جو۔ اُنکا منصف اور حاکم تھا ان کی اور میری گفتگو میں تمیز کی اور بقول کلام اللہ کہ اگر تم میں تنازعہ ہو اور تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیطرف رجوع کریں منصف نے مدعیان کو الزام دیا اور جھوٹا گردانا تو تمام روافض تائب ہوئے اور معافی مانگی کیونکہ کوئی مصیبت بغیر اذن اللہ نہیں اور جو انہوں نے برائی کی اسکی وجہ سے وہ شہادت کے درجہ کو پہنچے اور یہی کافی ہے کہ اللہ عزوجل نے ظالموں پر لعنت فرمائی ہے اور کلام اللہ میں کہیں کوئی حکم نہیں کہ کسی پر لعنت بھیجو لہذا

Marfat.com

کسی کو بُرا اور خلافِ فرمانِ الہٰی گالی دینا گناہ ہے اگر صبر نہیں کر سکتے تو یزید علیہ اللعنۃ
پر لعنت بھیجو کہ انہوں نے برا کیا اور ظلم کیا جب نکنہ حق سُنا تو توبہ کی اور رفض چھوڑ کر
اہل سنت والجماعت پر کاربند ہوئے اور میرے خاندان کے محب ہوتے وہاں شیخ صدر الدین نام
بزرگ ہوئے ہیں جو صاحب دعوت تھے اور بہت لوگ ان سے مستفید ہوتے اور تلقین ذکر
حاصل کی اور تائب ہوتے بُرے کاموں سے شیخ مجاہدہ کش تھے ایک ہی وضو سے عشاء اور
صبح کی نماز پڑھتے تھے اور وضو کے بغیر کبھی آسمان کیطرف نہیں دیکھا علوم میں کامل
تھے جسکو کسی مسئلہ میں مشکل پڑتی اسی سے حل کرواتے چالیس سال بغیر کچھ کھائے پئے
گذارے اور جسطرح ماں کے شکم سے پیدا ہوئے اسی طرح وفات پائی اس زمانہ میں مرشد
کامل تھے ایکدن اسے حکم ہوا کہ اے صدر الدین اپنا عصا اس پہاڑ پہ مار تا کہ خانقاہ اور
چراغ کا خرچ حاصل ہو اس نے صبح کیوقت جاکر پہاڑ پر عصا مارا اور روغن زیتون کا
چشمہ پھوٹ پڑا کہ ہر طرف سے سوداگر آکر خریدتے جس سے لنگر سلیئے بہت خرچ حاصل
ہوتا جس سے شاہ و گدا اور امیر و فقیر کھاتے تھے وہاں بارہ ہزار صوفی رہتے تھے اور
اسی لنگر سے کھانا کھاتے تھے اور طاعت میں مشغول رہتے تھے اُمید ہے کہ تا قیامت
یہ لنگر جاری رہیگا نماز کی بانگ سُن کر ہر شخص خانقاہ میں آکر جمعہ کی نماز ادا کرتے
اور بعد نماز حلقہ باندھ کر ذکر جلی میں مشغول ہو جاتے۔ مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی
عبادت سے خالی نہ رہتے مسافر انکو دیکھکر عبادت کی رغبت کرتے اور شکر کرتے اور زہد

Marfat.com

تقویٰ حاصل کرتے میں وہاں کچھ عرصہ ان میں رہ کر ان کی روش سے خوش ہوا۔

لبعد ازاں بجانب شیخ سہیل تشتری حکم شدہ کہ او را ببینید چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ مردے مسن و بزرگ است و عارف باللہ است و ایں ہر چہار مقامے طے کردہ است ناسوت۔ ملکوت و جبروت و لاہوت و مرشد زمانہ است دیدم کہ صاحب قدرت و عظمت است و ہر لشکرے کہ در آں ولایت بدکاری میکند و ملک تاراج میساز د آں بزرگ یک کس را میفرماید کہ یک تیر خدنگ بزنید چوں آں کس با مر ایشاں یک تیرے پر تاب داوشاں بجا میگریزند و ہزیمت میخورند و ہیچ لشکرے از ملک ایشاں ظفر نیافتہ است و دیگر مناقب از حضرت شیخ ایں بودہ است کہ ہر جاہل و عامی کہ در نظر ایشاں مے آید برائے طلب حق تعالیٰ او را بیک نظر عالم میکرد چنانچہ چہاردہ علوم ویرا کشف میشد و عالم ربانی بودے دیگر مناقب ایشاں ایں بودہ ست کہ پنج تنکہ نقرہ در ناں انداختہ و مستور کردہ در وقت نیمشب بفقراء و مساکین میدادہ و چناں پنہاں خبر کردہ کہ کس ندانستہ کہ ایں خبر را کہ دادہ و طبقہائے از جلوہ و ہریسہ پر کردہ بمسافر و مقیم و بیوہ زناں بہ نیمشب میداد پس تحقیق یقین کردیم کہ ایں مرد صاحب دولت و صاحب نظر است چند روز در خدمت ایشاں صحبت نمودیم و بعضے نکات مشکل از ایشاں حل کردیم و فیضہا گرفتیم۔ یعنی پھر شیخ سہیل تستری کی طرف جانیکا حکم ہوا کہ اسکو دیکھوں وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بزرگ ضعیف العمر اور عارف باللہ ہیں اور ناسوت و

Marfat.com

ملکوت وجبروت ولاہوت چاروں مقام طے کیئے ہوئے ہیں اور مرشدِ زمانہ ہیں۔ وہ صاحب قدرت وعظمت تھے اگر کوئی لشکر مُلک کو تاراج کرنا چاہتا تو یہ بزرگ کسی ایک شخص کو ایک تیر چلانیکو فرماتے اور لشکر میں بھگدڑ مچ جاتی اور شکست کھانے اس طرح کوئی لشکر اس مُلک کو فتح نہ کرسکا اس بزرگ میں یہ فضیلت بھی تھی کہ اگر کوئی جاہل یا عام آدمی حق طلبی کیلیئے آپکے پاس آتا تو آپکی ایک نظر سے عالم بن جاتا آپکو چودہ علوم پر کشف تھا اور عالم ربانی تھے آپ میں یہ فضیلت بھی تھی کہ آدھی رات کو روٹی میں پانچ پانچ تنکہ چاندی لپیٹ کر فقرا اور مساکین کو دیتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی کہ یہ خیرات کس نے دی ہے تحقیق ہم نے یقین کیا کہ یہ بزرگ صاحب دولت اور صاحبِ نظر ہیں چند روز انکی صحبت میں رہ کر۔ ان سے چند مشکل نکات حل کرائے اور فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب شیخ عبداللہ ملتانی حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ در راہ حق تعالےٰ بے نظیر است ومناقب او اظہر من الشمس است وبسیار مریدان او بکمال رسیدہ اند وشیخ حسین نام مرید وخادم او میبود ایشاں خاصہ باغ با وتفویض کردہ بودند کہ نگہبانی باغ بکند وحضرت شیخ بعد از مدت در باغ تشریف فرمودند گفت یا حُسینؓ یک انار بیارید یک انار پختہ وبزرگ درخدمت ایشاں آورد وحضرت شیخ چوں انار بشکست وبچشید ترش بر آمد گفت اے حسینؓ چنیں انار ترش چہ آوردی گفت یا پیر دستگیر حق تعالیٰ علیم است از احوال بندگان از آنگاہ کہ نگہبانی ایں باغ کردہ ام ہیچ

Marfat.com

بعد ازاں بجانب شیخ نجم الدین اصفہانی حکم شدہ کہ چہل سال بر منبر وعظ میفرمود از بغیر کلام اللہ و مردان و زنان دعوت میکردے و از ہر طرف عالم خدائے تعالیٰ پیدا شدے و نصیحت بالیشان نمودے و در ہر روز سہ چہار کس را حال و جذبہ واقع شدے و چون شب درآمدے عورا تہا آمدہ تلقین ذکر و پند و نصیحت و توبہ میگرفتے و بعضے مردان را مستعد میدید آنرا تلقین ذکر بغیر مودے کہ از تاثیرات دم الیشان مست حال شدہ در خانہ میرفتند و مقرراست کہ ہر کہ در صحبت ایں مرد آمدے جمیع تعلقات بشری از و منقطع میشدے و در اندک مدت محرم اسرار الٰہی میگشتے و ایں دعا گو چند روز آنجا ماند۔

یعنی پھر حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی کے ہاں جانیکا حکم ہوا جس نے چالیس سال منبر پر تفسیر کلام اللہ سے وعظ فرمایا اور مرد اور عورتیں دعوت کرتے اور ہر طرف مخلوق خدا جمع ہوتی اور آپ سے نصیحت حاصل کرتے اور روزانہ تین چار آدمی وجد وجذبہ میں آتے اور جب رات ہوتی تو عورتیں ذکر و پند و نصیحت و توبہ کی تلقین حاصل کرتیں اور جسکو تلقین کے لائق دیکھتے ذکر کی تلقین فرماتے اور ان کے دم سے مست ہوکر گھروں کو جاتے اور مشہور ہے کہ جو شخص اس مرد کی صحبت میں آتا اس سے سارے تعلقات بشری منقطع ہوجاتے اور تھوڑے ہی عرصے میں اسرار الٰہی سے واقف ہوجاتے یہ دعا گو چند دن وہاں رہا۔ بعد ازاں بجانب حضرت شیخ ضیاء الدین سنامی حکم شدہ چوں بخدمت او رسیدیم دیدیم کہ صاحب بزرگ صاحب قدرت و دانشمند و علامہ

Marfat.com

بخشیدہ ام کہ شیریں کدام و ترش کدام است بمحض شنیدن گواہی حسین را در بغل گرفت و دستار و پیراہن خود را کشیدہ بدو عنایت فرمودہ دعا کردہ گفت کہ شرط مریدی ہمیں باشد دریں اندک مدت ہر دو وفات یافتند و دریں زمان ہر مسافرے و زائرے کہ برائے زیارت ایشاں مے آید اول زیارت حسینؒ میکند بعد ازاں زیارت حضرت شیخ وایند عاگو چند مدت در آنجا ماندہ و ایشاں را شفیع آوردہ۔

یعنی پھر شیخ عبد اللہ ملتانی کیطرف جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچکر دیکھا کہ راہ حقانی میں بے نظیر ہے اور انکی فضیلت اظہر من الشمس ہے اور آپکے بہت سے مرید کمال کو پہنچے ہوئے ہیں اور شیخ حسین نام ایک مرید اور خادم تھا آپ نے اسے اپنے باغ کی نگہبانی سپرد کی ہوئی تھی۔ مدت کے بعد آپ باغ تشریف لے گئے اور اور حسین کو ایک انار لانے کو فرمایا ایک بڑا سا پختہ انار آپکے پیش کیا گیا جب حضرت شیخ نے انار توڑ کر چکھا تو ترش نکلا فرمایا اے حسین اتنا ترش انار کیوں لائے ہو اس نے کہا اے پیر دستگیر اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ جب سے باغ کا نگہبان ہوا ہوں کوئی میوہ نہیں چکھا کہ کونسا میٹھا ہے اور کونسا کھٹا ہے اتنا سن کر آپ نے حسین کو بغل میں لے لیا اور اپنی دستار اور پیراہن اتار کر عنایت فرمائی اور دعا کرتے ہوئے کہا کہ شرط مریدی یہی ہے اور تھوڑے عرصے میں دونوں فوت ہو گئے۔ اب ہر مسافر او زائر پہلے حسین کی زیارت کرتا ہے اور پھر شیخ کی۔ یہ دعاگو کچھ عرصہ وہاں رہا اور فیض حاصل کیا۔

Marfat.com

و پُر تاثیر است و لبعد از نماز بامداد و خلیفہ معتا دوش گرداں را سبق تفسیر کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میداد و ہر روز لبعد از سبق خوانیدن شکار کردہ مرفت و بوقت نیمروز بہمراہ بست و ہفت کس طعام میخورد و لبعد از نماز ظہر قوالان و مطربان گوناگوں ساز مینواز ند و چوں حضرت شیخ را ذوق و حال غالب میشود، ہیچ عضو بغیر حرکت نمے نماید و بر روئے او رنگہائے گوناگوں پیدا میشوند و در مجلس او یک دو کس بمرتبہ عالی میرسند کہ در زمانہ خویش بے نظیر است و ہر کہ در نظر او قبول آید البتہ او را مرتبہ اولیاء اللہ روزی میشوند ایندعا گو چند روز در صحبت ایشان خدمت کردہ و منظور شدہ۔

یعنی پھر حضرت شیخ ضیاء الدینؒ سنامی کیطرف جانے کا حکم ہوا جب انکی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب قدرت دانا و علامہ اور پُر تاثیر مرد ہے۔ صبح کی نماز کے بعد خلیفہ اور شاگردان کو تفسیر کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتا تھا اس کے بعد شکار کرتے اور دوپہر کو ستائیس آدمیوں کے ساتھ طعام کھاتے تھے اور ظہر کی نماز کے بعد قوال اور گوئیے طرح طرح کے باجوں سے مجلس سجاتے جب حضرت شیخ کو ذوق و وجد آتا تو آپکا کوئی عضو بغیر حرکت کے نہ رہتا اور آپکے منہ پر طرح طرح کے رنگ نمودار ہوتے اور اس مجلس میں ایک دو آدمی عالی مرتبہ کو حاصل کرتے اپنے زمانہ میں بے نظیر آدمی تھے اور جو کوئی آپکی نظر میں جچتا اُسے اولیاء اللہ کے مرتبہ کو پہنچا دیتے یہ دعا گو چند دن انکی خدمت میں رہا

Marfat.com

اور فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب حضرت شیخ شہاب الدین بخاری حکم شدہ چون
بخدمت ایشاں رسیدیم دیدیم کہ مردے بزرگ است و عمر او ہفتاد و سہ سال بودہ است
اکثر خود را در مکہ متبرکہ مطہرہ مجاوری کردہ بود و ہر روز بالائے منبر وعظ و تذکیر میگفت
ہر دانشمندے وغیرہ کہ در صحبت خاص ایشان مے آمدے البتہ او را حال و وجد میگشتے و جامہا
خود را پارہ کردے کہ او مرشد زمانہ خود است چنانچہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ
وازو بسیار خلائق ازوے مستفید میشدے و مشغول بذکر حق میبودے و در وظائف مسبعات
عشر و تہجد و ضحیٰ و اشراق مستعد میبودے و ہیچ رکن اسلام فرو نگذاشتے و ایں دعا
گو نیز یک چلہ بخدمت او کشیدہ و تلقین ذکر بانواع از ایشاں گرفتہ شدہ۔

یعنی پھر حضرت شیخ شہاب الدین بخاریؒ کیطرف جانیکا حکم ہوا جب اُن کی
خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ تہتر ۷۳ سال کی عمر کا بزرگ ہے اور عام طور پر مکہ متبرکہ
مطہرہ کی مجاوری کرتے اور روزانہ منبر پر وعظ و ذکر کرتے رہتے جو آپکی صحبت
خاص میں آتے وہ حال میں آکر وجد کرنے لگتے اور اپنے کپڑے پھاڑ لیتے کیونکہ وہ
اپنے زمانہ کے مرشد کامل تھے اور شیخ اپنی قوم میں امت میں نبی کی طرح ہوتے ہیں
کافی لوگ آپ سے مستفید ہوتے اور ذکرِ الٰہی میں مشغول تھے اور وظائف، مسبعات
عشر و تہجد و ضحیٰ و اشراق کے پابند تھے اور اسلام کا کوئی رکن نہ چھوڑتے اور یہ
دُعاگو ایک چلہ انکی خدمت میں رہا اور تلقین اور کئی قسم کے ذکر سے مستفید ہوا۔

Marfat.com

بعد ازاں بجانب مصر حکم شدہ کہ بازبید چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی رکن الدین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مردے بزرگ وجوان وعیاش مینماید کہ یکصد وچہل سواران دنبال او میباشند واکثر اوقات در شکار میگزرانند واو مسخرات عالم بسیار دارد ورزق واسع باو آمدن ہمیدار ود ہر پنجوقت نماز باجماعت میگزارد ونیز نماز تہجد باجماعت میگزارد وبر ہمہ یاراں ومعتقدان او دو سفرہ طعام حاضر مے آیند ہمہ جوانان طالب و تائب حق میباشند مگر سہ مرد پیر او بودند ومعتاد چنیں بستہ اند کہ بعد از نماز تہجد وہر نمازے تمامی صحبت جمعشدہ بخدمت مرشد خود حلقۂ ذکر جلی میزنند وایشاں چند حج اکبر ہم گزاردہ اند وسی سال در مکہ مبارک وعظ میفرمودند وہر کہ در جماعت ایشاں آمدہ باشد آنکس ہم نباشد کہ در گریہ ونالہ نیامدہ باشد وایشاں چناں بزرگی داشتند کہ دراں ولایت قحط افتادہ بود و باران از باریدن ماندہ بود کلانتراں آں ولایت آمدہ بخدمت ایشاں عرض نمودند کہ از برائے خدا شفاعت بکن بدرگاہ رب العالمین تا باران رحمت ببارد واز قحط نجات یابیم این مرد بالائے کوہ رفتہ ہمیں کلمات ہفت کرۃ عرض کرد کہ یارب لا تقتلنی بغضبک ولا تہلکنی بعذابک ولا تردنی من بابک یا اللہ یا اللہ یا اللہ چنداں باراں بارید کہ بہزار دشواری در خانہ باز آمدیم وبکرم الٰہی چنداں آبادانی ومعموری پیدا شد کہ عالم خدا از غرض حاصل گشت وایشاں چناں بزرگی داشتند

Marfat.com

کہ ہر طالبے کہ در حضور ایشاں مے آمد البتہ او بمقصود خود میرسید و نیز ہر حریفے کہ در
نظر ایشاں مے آمدے یکے از چہل اسم او را نوشتہ میدادے والبتہ شفاتے کامل میا فتے
کہ در نظر و درست و در دہن و دپاتے ایشاں چناں برکت است کہ ہر چہ میفرماید
ومیخواہد العطایا ے انرا قبول میکند اینددعا گو بخدمت ایشاں ماندہ فیض باطنی حاصل نمود
یعنی سے پھر مصر جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ دیکھا کہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی
رکن الدین ایک بزرگ وجوان وعیاش مرد معلوم ہوتا تھا کہ اسکے پیچھے ایک سو
چالیس سوار ہوتے تھے اور زیادہ وقت شکار میں گزارتے تھے وہ معجزات عالم بہت
رکھتا تھا اور وسیع رزق رکھتا تھا اور پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتا تھا اور نماز
تہجد بھی باجماعت پڑھتا تھا اور تمام دوست و معتقد اکٹھے کھانا کھاتے تھے سب
طالبان حق تھے مگر تین آدمی بوڑھے تھے اور سب نماز تہجد کے بعد اپنے مرشد کے
گرد حلقہ باندھ کر ذکر جلی کرتے تھے انہوں نے چند حج اکر کیئے ہوتے تھے اور تیس
سال مکہ معظمہ میں وعظ فرماتے رہے اور جو شخص انکی جماعت میں شامل ہوتا
ایسا کوئی شخص نہ تھا جو گریہ وزاری نہ کرتا وہ ایسے بزرگ تھے کہ اس ملک میں قحط
پڑا بارش ہونا بند ہو گئی۔ اس ملک کے بڑے بڑے آدمی اکٹھے ہو کر آپ کے پاس
آئے کہ درگاہ رب العزت میں بارش کیلئے شفاعت کریں کہ بارش سے نوازیں۔
اور قحط سے نجات دیں اس مرد نے پہاڑ پر چڑھ کر یہ کلمات کہے کہ اے رب مجھے

Marfat.com

اپنے غضب سے قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اپنے دروازہ سے نہ دھتکار یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اس قدر بارش ہوئی کہ بہت تکلیف سے گھر پہنچے اللہ تعالیٰ کے کرم سے بہت آبادی ہوئی کہ لوگوں کی اغراض مٹ گئیں وہ اتنی بزرگی رکھتے تھے کہ جو طالب اسکے پاس آتے مقصود حاصل کرتے اور جو مریض آتا اُسے چالیس اسم میں سے ایک اسم لکھ کر دیتے تو شفا کامل آجاتی اس کے نطق، ہاتھ، منہ اور پاؤں میں اتنی برکت ہے کہ جو کچھ فرماتے یا چاہتے اللہ عزوجل قبول فرماتے یہ دُعا گو ان کی خدمت میں رہا اور فیض باطنی حاصل کیا۔

بعدازاں بجانب شیراز حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ شیراز شہریست معظم و باغہا وسواد ہا او ہمچو نشان خلد مینماید و در آنجا بسیار بزرگان آمدہ سکونت گرفتہ اند و در طاعت و بندگی عمر خود بگزرانند و در آنجا یک عورتے صاحب جمال و صاحب دل است ویرا عشق حقیقی چناں مستولی شدہ بر ہر کہ کلام کردے ویراہم دراں حال شوق غالب گردے روزے ایں دعا گو رفتہ طلب او کردہ و او بفراست دل دریافتہ از و رنعرہ زدو گفت اے ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش آمدی مرحبا مرحبا کہ زن بیکار واقعہ زدہ دریں جا است آمدہ ببیں کہ ماتم زدہ نشستہ ام و ایں بیت بگفت ے چہ کنم چہ حیلہ سازم من از برائے او۔ او مبتلائے دیگر و من مبتلائے او۔ و پیش نشستیم و بعد ساعتے ایں آیہ کلام اللہ بخواند قولہٗ تعالیٰ۔ **واصبر نفسک مع**

Marfat.com

الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تعد
عینا عنہم ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا
قلبہٗ عن ذکرنا واتبع ھوٰہُ وکان امرہٗ فرطا۔

ترجمہ باز دارتن خود را با نانکہ میخوانند شب و روز خداوند خود را بیامداد و شبانگاہ ورضا خدا وند میجویند بریں خواندن و در مگر زد و چشم توازیں درویشان آرائش زندگانی دنیا خواہی طاعت مدار غافلاں دلرا کہ غافل گردانیدیم خول او را از ذکر متابعت کردہوا خود را وہمہ کاروی باطل است وبعد از دائے معنی ایں آیت رنگ روئے اوچناں متغیر شدہ گویا کہ مگر شراب خوردہ است وہمدراں حال ایں غزل بخواند و آہ بزد ودم سرد کشید واشکہا از چشم او جاری شدند وگفت کہ آسیکارے عظیم پیش آوردے بدرگاہ اعلیٰ متوجہ شو سامان وتدبیر باید کرد کہ ایں کار آساں نیست یا در کار او جاں باید دا دیا در طلب او بمنزل خواہد تواں رسید بعد از اں غزل آغاز کردہ ایں است۔

کہنہ دلقی است وجودے تو باندازہ برو۔ تاکہ سلطان حقیقت وہد تخلعت نو
اے جواں بخت کہ ملک دو جہاں میخواہی پند بپذیر ز پیراں ونصیحت بشنو مزرعہ سینہ تو تخم عمل آب دو چشم۔ کشت کن تا کہ پشیماں نشوی وقت درو۔ توئی آں بحر صفائی کہ صفادر دل تست۔ گہر عشق ز خود جوئی سوئے ہرجوئے مرو عکس خورشید رخش یافت در آئینہ دل۔ تا بسوز د حجب ہستید از یک پرتو۔ تو ز تر دامنی خویش اگر نا امیدی

Marfat.com

دست در دامن لطفش زن ناامید مشو بشرط دیدار اگر شوق وصال است معین. صحبت کہ ہمہ عشاق بہ بر دیم گرد۔ ویقین کردیم کہ این عورت در رجال اللہ تعالیٰ رسیدہ است و در خانقاہ ایشاں چہل و پنجاہ صوفی در خدمت او میباشد کہ در شب بیداری میکشند و چوں وقت سحر آید وضو تازہ کردہ تہجد میگزارند و حلقہ نمودہ ذکر جلی میکنند چہ ضربہا مے اندازند و آتش را دوست میدارند و گاہ گاہ آں عورت ہم آمدہ ایشاں را در طلب حقانی خبردار میگیرداند و از غفلت آگاہ میکند و دیدیم کہ کلام ایشاں پُر تاثیر است و ہر ہر کہ کلام کند و سخن گوید او را شیر شکر مینماید و آں صوفیاں بتکلم کردن او شاں روئے در جذبہ و تازگی مے آورند چند روز در میان این جماعت بماندیم روزے آں عورت بزرگوار ہمچناں فرمود کہ اے سید ولد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از دولت باطنی حصہ شما پیش شیخ شہاب الدین طاب ثراہ است و او را حکم شدہ کہ ہر جا کہ سید جلال الدین بخاری باشد او را یافتہ این حصہ باقی را باو رساند ما بگفتۂ ایشاں امیدوار شدیم و باز باو شاں فرمودند ہر چہ نصیب است بتو میرسد۔ ورنہ ستانی بستم میرسد۔ بعضے سخناں و نکات ایشاں بسیار موثر بود ند دراں صحبت خوش بگذرانیدیم و دریں گفتگو بودیم کہ غوغا و عربدہ پیدا شدہ کہ حضرت شیخ شہاب الدین طاب ثراہ دریں شہر تشریف فرمودہ اند و آدمیاں خود را بر گماشتند تا جائے سید جلال بخاری را دریافتہ ما را خبر کنید آں گماشتہا آمدند و ایں دعا گو را دیدہ باز رفتہ او شاں را خبر کردند کہ در خانقاہ فلاں عورت نشستہ است ساعتے نگذشت کہ حضرت

مولوی خود در آنجا تشریف فرمودند و بدیدن دیدار این فقیر ہمیں بیت گفتند ؎ نادیده رخت عمرے سودائے تو ورزیدم. فارغ ز تو چوں باشم اکنوں که ترا دیدم. بعد از ملاقات فرمودند که ا ے ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدرگاہ رسالت پناہ مارا شرمنده کردی بنابراں دنبال تو دویدم و براں مضمون این است گفتند ؎ بکوش تا بکف آری کلید گنج وجود که بے طلب نتواں یافت گوہر مقصود. علی الفور این دعاگو این بیت خواند. ؎ ای تو بدر ماندگی ہر ہمه را کارساز. چونکه توئی کارساز چاره بیچاره ساز. بعد ازاں نشتند و وعظ فرمودند. چند مشکل و شبه در دلم بود بحجرم اللہ تعالیٰ از صحبت ایشاں حل شده آنحضرت مولوی آب طلبیده بنوشیدند و باقی را بحواله مسافر مودند دیدیم که بعد از نوشیدن آں آب پس خورده ایں بزرگ چناں ذوقی روی داده که ہرچه مشکل بود تمامی حل شده و آں عورت تاج خاتون نام جناح پرتکلف مہمانی طیار کرده و بانواع طعام پخته نموده بود و برنج را چند نوع رنگ داده زنہار بلا فرصت بحضور بیاورد که حضرت شیخ راعبرت آمد و بعد از فراغ طعام تکبیر گفتند و دستار مصری خود را بما عنایت فرمودند و مبارکبادی دادند و درمیاں آنعورت و حضرت شیخ صحبتے خوب واقع شد و گفتار عجب و نکات غریب ازاں صحبت پیدا گشتند بعضے مبتدیان برآں واقعہ ہیچ اطلاع نیافته اند و بعضے صاحب دلاں را چناں ذوقے و حظے و فرحے روی داده که بہزار چله نمے یافتند و معلوم شد که حضرت خواجه خضرؑ درمیان این صحبت حاضر نشسته است حضرت مولوی ولی

تاتاج خاتون واینداعاگو از نشستن ایشان واقف شدیم و دیگرآمے وحضرت خواجه فرمودند مرشیخ راکہ شمارا حکم است کہ در آنجا بروند و آنجا سکونت بگیرند این پیغام داده از میان جماعت غائب شد کسے نیافت کہ آمد و کہ رفت وحضرت مولوی شیخ شهاب الدین در روز آدینہ بالائے منبر تذکیر و وعظ فرمودند و دانشمندان علامہ و پادشاه دران مسجد حاضر گشتند کہ پادشاه شهر شیراز نیز عالم و عادل میبود بشنیدن وعظ و تذکیر ایشان ہر ہمہ جماعت در گریہ وفغان آمدند و یک کس از گریستن خالی نماند و زیرا کہ سخنہائے ایشان با تاثیر است و بعد از فراغ وعظ و تذکیر حضرت مولوی۔ بادشاه و چند دانشمندان خلوت کردند و آنہا التماس پیش شیخ نمودند کہ مارا مرید خود سازند و تلقین ذکر عنایت کنند و اینداعاگو ہم دران صحبت حاضر بود۔ دیدیم کہ چند کس از علامہ چنان دران صحبت با مر پیر مرشد خود حضور یافتند کہ ہر ہمہ تلقین گشتند و این فقیر را ہر حجابے کہ از عروج مانع میبود بکرم اللہ تعالیٰ آخر مرتفع شده و دانستم کہ تجلی ذاتی در دلم تابنده شده ہر چہ غیر بود بر فت و ہر چہ حق بود از نفی واثبات مسلم شده و ہمدران استغراق امر بندگی و طاعت حق بجز مودند و حکم بر شریعت لازم نمودند کہ ہیچ امر غیر شریعت بمقدار یک مورچہ فرو نگذارند و حضرت ملا نظامی فرموده است ~ از دریائے شہادت چون نہنگ مدبر آرد ہو۔ تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش بعد از دوی روز بروز دوشنبہ حضرت مولوی شیخ شهاب الدین طرف بخارا عزم نمودند و اینداعاگو را نیز فرمودند کہ

Marfat.com

بعداز دیدن ماه رجب شما ہم بجانب بخارا تشریف آرید بعد از رخصت ایں بزرگوار
باپادشاہ شیراز و دانشمنداں ایں شہر خوب صحبت واقعشد دیدیم کہ بادشاہ مردے
عالم و عادل بودہ بنابراں مریدی وتلقین ذکر گرفتہ وازیں معنی پیغمبر علیہ السلام فرمودہ
است کہ السکون حرامٌ علے قلب الاولیاء یعنی حرام است بردل دوستان
خداو یاز فرمودہ اند پیرشو وبیاموز وایں عبارت ازیں معنی است کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند یا ربِّ زدنی علماً و بعداز مدت مذکور اینداعا گوہم بجانب
بخارا عزم کردہ وبچند روز بخدمت مولوی رفتہ حضور رشدیم محض بدیدن و دیدار چنداں
شوق کردہ آمد کہ درشمار نیاید و فرمودند کہ اے سید ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایں بندہ
شہاب الدین را خالق الخلق کہ آفریدہ محض ازبرائے رسانیدن امانت وپیر شما حضرت
شیخ رکن الدین ابوالفتح قطب العالم فیض اللہ قریشی نبیرہ مخدوم غوث العالم شیخ
بہاؤالدین قریشی اسدی قدس سرہٗ العزیز بودہ است وترکی شما نیز پیش اوست پیرا
راوتی وتربیتے بسیار کسانند اما پیر مرشد یکے است کہ بخدائیتعالے برساند و آشنائی
ندہد و رتبہ آشنائی بلند قدر دارد کہ مرتبہ آشنائی دور دراز است بجز عارف للہ دیگر
کسے نداند ومردمان مبتدی ہمچو میدانند کہ آشنائی سہل است مرتبہ وایشاں قدرو
قیمت آشنائی را نمیدانند وحقیقت آشنائی را نمیرسند کہ جہاں اند وگرنہ مرتبہ آشنائی
سمال بلند است ؎ شکم پرور چہ داند ایں سخن را ۔ مگر آنکس کہ بازد جان وتن را

Marfat.com

چند روز و شب در صحبت مولوی مرشد گزرانیدیم و دیدیم کہ بریں دعا مرحمت و شفقت تمام میدارند و چوں شب جمعہ چہاردہم ماہ رمضان آمدہ ایں دعاگو را طلبیدہ در بغل بگرفتند و ہمچو فرمودند کہ یا الٰہی فقہہ ھذا السید الشاب النائب یعنی اے بار خدایا علم دین روزی کن ایں سردار جواں را کہ نائب است بعد از یک ساعتے نظر کردیم کہ رحلت نمود و بحق پیوست ہمدراں دراں وقت بہ تجہیز و تکفین مشغول شدیم و دیدیم کہ بر جنازہ ایشاں چنداں ملائک حاضر شدند کہ در شمار نیایند و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم با جمیع اصحاب کرام تشریف فرمودند و از غیب باران ہم باریدن گرفت کہ از و قبر ایشاں ساختیم بعد از دفن ایشاں چند مدت مجاوری ایشاں کردیم و دیدیم کہ در ہر شب چہار شمع مے آرند چنانچہ یکے از طرف سر و یکے از طرف پائے و یکے از طرف راست و یکے از طرف چپ و تمام شب افروختہ میباشند و در ہر شب فرشتگاں از آسمان مے آیند و در ذکر جلی کردن مشغول میشوند و مردان خدا از غیب مے آیند و تفسیر ہا کلام اللہ میفرمایند کہ ازاں بسیار کس مستفید میشوند و بعضے مسافراں درویشاں شکم پروراں کہ مے آیند ہیچ خبر ندارند کہ چہ کساں مے آیند و چہ کساں میروند و در آنجا فتوحات از غیب پیدا مے شوند کہ ازاں لنگر میکشیدیم و بسیار فقراء و مساکین و غرباء و مسافراں فراغ طعام میخوردند و پادشاہ بخارا را اشارت از رسالت پناہے شدہ بود کہ خانقاہ شیخ شہاب الدین را بلند و وسیع عمارت کن و آواز اشارت حضرت رسالت پناہے و راندک

Marfat.com

زمانہ عمارت خانقاہ آخر رسانندہ و آستانۂ ایشان مقبول افتادہ و اینجا گو چند روز

ماندہ در خدمت لنگر کردہ و ترتیب آستانہ نشاندہ و بعضے خادمان ازیں کار مسلط کردہ

است و اینجا گو در عمر خود بسیار سیر و طیر کردہ ملک خدائے تعالیٰ را دیدہ است و لیکن مثل

ایں ہر سہ شہر ہا ہیچ شہرے ندیدہ شدہ است یکے شہر بصرہ و دوم شہر تبریز سیوم شیراز

کہ ایں ہر سہ نشان خلد میدہد و در شہر تبریز مسجد ساختہ اند کہ در روزن دہلیز آں

مسجد کنورہ نہادہ اند و چوں وقت نماز در میآید مرغے غلولہ سنگے در نوک کردہ دراں

کنورہ مے اندازد و آواز آں کنورہ ہمہ شہرے شنود و چوں سہ کرب غلولہ مے

اندازد ہمہ کس میدانند کہ وقت نماز شدہ است بعد ازاں ہمہ مردم در مسجد ہا حاضر میشوند

و در ہر پنچ وقت نماز آں مرغ در کنورہ غلولہ بریں طریق میزند برائے شناختن وقت

نماز ایچنیں حکمت کردہ اند و در شہر بصرہ یک منارہ ساختہ اند چوں مؤذن بالائے آں منارہ

بانگ گوید در سہ کردہ آواز او میرسد۔ و چوں آواز بانگ شنیدہ میشود و تمامی مرداں در

مسجد ہا برائے سنت جماعت حاضر میشوند و در شہر شیراز یک چبوترہ بستہ اند و بالائے

آں یک کوس متعین نہادہ اند و چوں آں کوس مینوازند بآواز و باراں از غیب باریدن

گیرد الغرض ہمچو ایں شہر ہا دیگرے نیست۔

یعنی پھر شیراز جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ شیراز ایک بہت بڑا

شہر ہے اور اسکے اطراف میں باغات خلد کا نمونہ پیش کرتے ہیں وہاں بہت سے

Marfat.com

بزرگان نے آکر سکونت رکھی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طاعت اور بندگی میں عمر گزار رہے ہیں وہاں ایک خوبصورت اور صاحب دل عورت ہے جو عشق حقیقی میں اتنی غالب تھی کہ جو ذکر کرتا اسے شوق غالب آتا یہ دعا گو بھی سنکر اُسکے دیکھنے کا طالب ہوا اُس نے دل کی روشنی سے معلوم کر کے نعرہ مارا کہ اے نبی صلعم کے بیٹے خوش آمدید مرحبا یہاں ایک بیکار عورت واقعہ زدہ ہے دیکھو کیسی ماتم زدہ ہوں اور یہ بیت کہا ہے میں کیا کروں اور اس کے لیے کیا حیلہ کروں میں اس کے عشق میں مبتلا ہوں اور وہ کسی اور کے عشق میں مبتلا ہے میں اس کے آگے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد اُس نے یہ آیت پڑھی اپنے وجود کو محفوظ رکھ اور اپنے خداوند کو دن اور رات میں یاد کرتا رہ اور غفلت کرنا باطل ہے اس آیت کے پڑھنے کے بعد اس کے منہ کا رنگ اسقدر تبدیل ہوا کہ جیسے شراب پیئے ہو اور آہ کرتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگی اے سید بہت بڑا کام در پیش ہے درگاہ ایزدی میں متوجہ ہوں کوئی سامان و تدبیر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ کام آسان نہیں ہے اس کے لیے جان دے دیں یا اسکی طلب میں اپنی منزل کو پہنچیں پھر یہ غزل پڑھنا شروع کی تیرا وجود پرانی کمبی ہے اندازہ سے چل تاکہ شاہ حقیقت تجھے نیا لباس دے۔ اے جوان بخت کہ تو دونوں جہان کی شاہی کا متمنی ہے نصیحت قبول کر اور بزرگوں سے نصیحت سن تیرے سینہ کا کھیت عمل کا تخم اور آنکھوں کے پانی سے کھیتی کر تاکہ فصل

Marfat.com

کاٹتے وقت پشیمان نہ ہو۔ تو وہ صفائی کا سمندر ہے کہ صفا میرے دل میں ہے اس لئے
عشق کا گہرا اپنے میں ڈھونڈ۔ دیگر نہروں میں مت جا۔ تیرے منہ کا سورج کا عکس
اپنے دل کے شیشہ میں دیکھ تاکہ تیری ہستی کو ایک ہی جلوہ نہ جلادے اگر تو اپنی
تر دامنی سے ناامید ہے تو اپنے ہی دامن کے باطن میں ہاتھ مار ناامید نہ ہو
دیدار کی شعاع اگر وصال ہے تو سب عشاق کی صحبت کو گرد سمجھ لو ہمیں یقین
ہوگیا کہ یہ عورت مردان خدا کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے اس خانقاہ میں چالیس
پچاس صوفی اسکی خدمت میں حاضر رہتے جو شب بیداری کرتے اور صبح کا وقت
ہوتا نیا وضو کرکے تہجد پڑھتے اور حلقہ بنا کر ذکر جلی کرتے آگ کو پسند کرتے اور
کبھی کبھی وہ عورت آکر طلب حقانی کیلئے انہیں خبردار کرتی اور غفلت سے
آگاہ کرتی ہیں نے دیکھا کہ اسکی کلام پُر تاثیر ہے اور جس سے کلام کرتی اور سخن
کرتی اسے شیر و شکر دکھاتی دیتی اور وہ صوفی اس سے باتیں سُن کر جذبہ اور تازگی
میں آتے میں چند روز انکی صحبت میں رہا۔ ایکدن اُس بزرگوار عورت نے کہا کہ اے سید
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، باطنی دولت کا آپکا حصہ شیخ شہاب الدین طاب
ثراہ کے حوالے ہوا ہے اور حکم ہوا ہے کہ جہاں کہیں سید جلال الدین بخاری کا ملے
اسے ڈھونڈ کر یہ حصہ اسکو دیں۔ اسکے کہنے کیمطابق ہم امیدوار ہوتے پھر انہوں سے
کہاتھا جو کچھ نصیب ہے تجھے ملیگا ورنہ وہ ظلم کو پہنچے گا انکے بعض سخن بہت مؤثر

Marfat.com

بھی میں اس صحبت میں خوش بیٹھا تھا کہ اسی گفتگو کے دوران شور وغل ہوا کہ حضرت شیخ شہاب الدین طاب ثراہ اس شہر میں تشریف لائے ہیں اور اپنے آدمیوں کو میری جستجو میں بھیجا ہے کہ میں جہاں ہوں انہیں اطلاع دیں وہ گماشتے آئے اور مجھے یہاں دیکھکر انہیں اطلاع دی کہ فلاں عورت کی خانقاہ میں ہوں ساعت نہ گزری کہ حضرت مولوی وہاں تشریف فرما ہوتے اور یہ بیت پڑھاسے نا واقف ہوتے ہوتے میں سنے تمہارا سودا قبول کیا اب تمہیں دیکھ کر فارغ ہوا ہوں اور ملاقات کے بعد فرمایا کہ اے ولدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے درگاہ رسالت میں شرمندہ کیا۔ اسی لئے تمہارے پیچھے دوڑا اور یہ بیت پڑھا کہ تو درماندگی میں ہر ایک کا کارساز ہے چونکہ تو کارساز ہے اور بیچارہ ساز ہے پھر بیٹھ کر وعظ فرمانے لگے میرے دل میں چند شبہات جو دور ہوتے پھر آپ نے پانی منگوا کر پیا اور باقی مجھے دیا جسے پی کر اتنا ذوق حاصل ہوا کہ جتنی مشکلات تھیں دور ہوئیں اور وہ عورت جسکا نام تاج خاتون تھا نے پر تکلف دی کہ کئی قسم کے کھانے اور چاولوں کو کئی قسم کے رنگ دیتے اور بہت جلد آپکے حضور پیش کئے کہ آپ عبرت میں آتے اور طعام سے فارغ ہو کر اپنی مصری دستار میرے حوالے کی اور مبارکباد دی اس دوران حضرت شیخ اور اس عورت سے خوب صحبت ہوئی اور عجیب و غریب نکات پیدا ہوتے بعض مبتدیوں کو اس سے کچھ حاصل نہ ہوا

Marfat.com

اور بعض بزرگوں کو اتنا حظ اور فرحت حاصل ہوتی کہ ہزار چلہ کاٹنے سے حاصل نہ ہوتی اور معلوم
ہوا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بھی اس جلسہ میں موجود تھے حضرت شیخ و تاج بی بی اور مجھے انکی
موجودگی معلوم ہوئی حضرت خواجہ نے حضرت شیخ کو فرمایا کہ تمہارے لئے حکم ہوا ہے کہ وہاں جا
کر سکونت کریں اور یہ پیغام دیکر جماعت سے غائب ہوتے اور کسی کو پتہ نہ چلا کہ کون آیا
اور کون گیا حضرت مولوی نے جمعہ کے دن منبر پر وعظ فرمایا جس میں دانشمند، علماء اور
بادشاہ اس مسجد میں حاضر تھے اور شہر شیراز کا بادشاہ بھی عالم و عادل تھا شیخ کا وعظ سُن
کر ساری جماعت روتی رہی اور رونے سے کوئی ایک آدمی بھی خالی نہ رہا آپ کے کلمات
پُرتاثیر تھے اور وعظ سے فارغ ہو کر حضرت مولوی، بادشاہ اور چند اور عاقل خلوت
کرنے لگے اور حضرت مولوی سے التماس کی کہ ہمیں اپنا مُرید بنالیں اور ذکر کی تلقین
کریں یہ دعاگو بھی اس مجلس میں حاضر تھا اور دیکھا کہ چند علماء نے اس مجلس میں اپنے
مُرشد کی اجازت سے اتنی حضوری حاصل کی کہ سراسر خود تلقین بن گئے اور اس فقیر سے
جو نکات عروج حاصل کرنے میں حائل تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب دُور
ہوئے اور مجھے معلوم ہوا کہ تجلی ذاتی میرے دل میں روشن ہوئی اور دوئی دور ہوئی اور
جو حق تھا وہ نفی و اثبات سے مسلم ہوتے اور اسی استغراق میں طاعت حق اور بندگی
کا حکم ہوا اور حکم شریعت کیمطابق دیا گیا کہ شریعت کے خلاف ذرہ بھر نہ ہو اور حضرت مُلّا
نظامی نے فرمایا ہے ؂ جب دریا شیر کیطرح چل رہا ہو تو نوح علیہ السلام کو بھی

Marfat.com

میں طوفان کے درمیان تیمم فرض ہوتا ہے دو دن بعد بروز سوموار حضرت مولوی شیخ شہاب الدین بخارا کیطرف تیار ہوتے تو مجھے فرمایا کہ رجب کا چاند دیکھکر تم بھی بخارا آجانا شیخ کے چلے جانیکے بعد شاہ شیراز اور دانش مندوں کیساتھ خوب صحبت ہوتی ہیں نے دیکھا کہ بادشاہ بھی عالم وعادل تھا اور اسی وجہ سے مرید بھی تھا اور تلقین پر کاربند بھی، اور اسی کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اولیاء کیلئے سکون حرام ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بوڑھے ہوکر بھی سیکھتے رہو اور یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت ہے کہ یا الٰہی میرا علم زیادہ کر۔ مدت مذکور گزرنے پر میں بخارا کیطرف روانہ ہوا اور چند یوم بعد حضرت مولوی کے حضور پہنچ گیا انکی زیارت کرنے سے اتنا شوق ہوا کہ شمار میں نہیں آسکتا اور فرمایا کہ اے سید ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ تبارک تعالیٰ نے اسی لئے پیدا فرمایا کہ تمہاری امانت پہنچاؤں اور تمہارا پیر حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح قطب العالم فیض اللہ چشتی نبیرۂ مخدوم غوث العالم شیخ بہاؤ الدین قریشی اسدی قدس سرہٗ العزیز ہیں اور تمہاری کلاہ بھی انہی کے پاس ہے پیر ارادتی اور ترتیبی تو بہت ہیں لیکن پیر مرشد ایک ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل تک پہنچاتا ہے اور آشنائی دلاتا ہے۔ آشنائی کا رتبہ بلند قدر رکھتا ہے اور بہت دور دراز ہے اور عارف باللہ کے سوا کوئی شخص نہیں جانتا اور مبتدی لوگ تو سمجھتے ہیں کہ آشنائی کا مرتبہ سہل ہے اور وہ آشنائی کی قدر وقیمت نہیں

Marfat.com

جانتے اور آشنائی کی حقیقت کو پہنچتے کہ جاہل ہیں اور مرتبہ آشنائی کمال بلند ہے شکم پرور اس بات کو کیا جانیں سوائے انکے جو جان وتن کی بازی لگادیں چند دن حضرت مولوی کی خدمت میں گزارے اور دعاجے نوازتے رہے جب چودہ رمضان المبارک جمعہ کی رات آئی تو مجھے طلب فرماکر بغل میں لیا اور فرمایا۔ اے خدا اس سید کو علم دین عطا فرما اس سردار جوان کو جو نائب ہے تھوڑی دیر بعد دیکھا تو خدا کو پیارے ہو چکے تھے میں اسی وقت تجہیز و تکفین میں لگ گیا تو دیکھا کہ آپکے جنازہ میں اتنے فرشتے شامل ہوئے کہ ان گنت تھے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ جملہ صحابہ کرام کے شامل ہوتے اور غیب سے بارش بھی ہونے لگی جس سے آپکی قبر بنانے میں سہولت ہوتی اس کے بعد کچھ عرصہ انکی مجاوری کرتا رہا اور دیکھا کہ ہر رات چار شمعیں روشن ہوتیں چنانچہ ایک سر کیطرف اور ایک دائیں اور ایک بائیں طرف اور ایک پائنتی کیطرف روشن ہوتی اور ہر رات فرشتے آسمان سے اُتر کر ذکر جلی میں مشغول رہتے اور مردان خدا غیب سے آکر کلام اللہ کی تفسیر بیان کرتے جس سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے اور بعض مسافر فقراء و شکم پرور آتے تو انکو کوئی خبر نہ ہوتی کہ کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے اور غیب سے فتوحات حاصل ہوتے جس سے لنگر چلایا جاتا اور بہت فقراء و مسافر طعام کھاتے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہ بخارا کو اشارہ ہوا کہ شیخ شہاب الدین کی خانقاہ بہت وسیع اور فراخ تعمیر کراتے تو اُسنے تھوڑے ہی عرصے میں خانقاہ

Marfat.com

تعمیر کرادی یہ دعا گو کچھ عرصہ وہاں رہا اور لنگر کی خدمت کرتا رہا اور آستانہ کو سجایا اور بعض خادموں کو اس کام پر تعینات کیا اس دُعا گو نے اپنی عمر میں بہت سیر کی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ملک دیکھے لیکن ان تین شہروں جیسا کوئی شہر نہیں دیکھا ایک شہر بصرہ دوسرا شہر تبریز تیسرا شہر شیراز کیونکہ یہ تینوں خلد کا نمونہ ہیں اور شہر تبریز میں مسجد بنائی گئی ہے جسکی دہلیز میں کٹورہ ٹکایا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو پتھر کا پرندہ غلولہ منہ میں دبا کر اس کٹورہ میں ڈالتا ہے جسکی آواز سارا شہر سُنتا ہے اور جب تین دفعہ یہ غلولہ پڑتا ہے تو ہر شخص کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے جسکے بعد سب لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس طرح نماز کا وقت جتانے کیلئے پانچوں وقت اسی طرح غلولہ پڑتا رہتا ہے اور شہر بصرہ میں ایک منارہ بنایا گیا ہے جسپر چڑھ کر مؤذن اذان دیتا ہے تو تین کوس تک اذان کی آواز سُنی جاتی ہے جسکے سُنتے ہی لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں اور شہر شیراز میں ایک چبوترہ بنایا گیا ہے جسپر ایک ڈھول رکھا ہوا ہے جسے بجانے سے غیب سے بارش ہونا شروع ہو جاتی ہے الغرض ان شہروں کیطرح کوئی دوسرا شہر نہیں۔

بعد ازاں بکرمان دومی مرتبہ حکم شدہ دیدیم کہ کرمان شہر لیست معظم ہفصد منارہ دارد وحضرت شیخ شجاع کرمانی بادشاہ کرمان بودہ است و روضۂ او بلند و وسیع میباشد و بروز چہارشنبہ دروازہ آں روضہ را باز میکنند مردان و زنان آمدہ زیارت

Marfat.com

میکند اغنیا و فقرا و مسافران و مقیم آمده از لنگر ایشان فراغ طعام میخورند که
پانزده ہزار تنکه ہر روز دراں لنگر خرچ میشود بیت قندیل وبیست شمع در روضه
ایشاں مے افروزند روزے خواجہ منعم تجار در روضه آمده زیارت کرد و مبلغ پانزده
ہزار دینار سُرخ برابر موجود داشت بعد از فراغ زیارت آں مبلغ در روضه ایشاں
فراموش نموده خواجہ منعم بمقام چہار ده کروه رفتند یادش آمد گفت یا حضرت شیخ شجاع
کرمانی ایں امانت مانگاہدارند بعد ازاں ہر کہ بزیارت مے آمد او را اندرون پر
دہشت وہیبت میشد محض بشنیدن آواز، ہیچ کس طاقت نمے ماند کہ اندروں آید از
ترس آواز پر دہشت ایشاں دروازهٔ روضه بستند ہر کدام بر دروازه آمده فاتحہ
خواند و مدفنت آخر الامر پنجمی سال خواجہ منعم تجار مذکوره باز آمده دید کہ دروازه روضه
محکم بسته اند پرسید کہ ایں دروازه را چرا بسته اند خادماں جواب دادند پنجمی سال است
کہ ہر کہ بزیارت می آمد اندروں روضه آوازے ہیبت ناک گشتے کس نتوانست کہ
اندر آید۔ از آنگاه دروازه بسته ایم خواجہ گفت اکنوں دروازه باز کنید کہ ایں بنده
فراموش شده بود چوں دور رفتیم بر سر چہار ده کروه آں مبلغ مرا یاد آمد بعد ازاں ایں
امانت بایشاں سپردیم در را باز کرده دیدند کہ مال آنجا نہاده است خواجہ مال را برداشت
در قبضهٔ خود آورد شبے حضرت شیخ شجاع کرمانی خواجہ منعم را در خواب دید گفت اے خواجہ
مال شما بشما سلامت رسید ما به پنجم سال کہ نگہبانی مال تو کردیم ایچنیں بزرگی میبود

مرشیخ شجاع و دراں شہر یکہزار دانشمنداں علامہ مے بودند و ہفت صد حافظ کلام ربانی بودند و شہرے متبرک است ایں دعاگو دہ چلہ دراں آستانہ متبرکہ منورہ کشیدہ و ذوق یافتہ۔

یعنی پھر دوسری مرتبہ کرمان جانیکا حکم ہوا دیکھا کہ کرمان ایک بڑا شہر ہے جسکے سات سو منارے ہیں حضرت شیخ شجاع کرمانی کرمان کا بادشاہ گزرا ہے جسکا روضہ بلند اور وسیع بنایا ہوا ہے اور بدھ کیدن اس کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور مرد اور عورتیں آکر زیارت کرتے ہیں امیر و فقیر مسافر اور مقیم اس کے لنگر سے کھانا کھاتے ہیں کہ روزانہ پانسو تنکہ خرچ ہوتا ہے اسکے روضہ میں بیس قندیلیں اور بیس شمعیں روشن کیجاتی ہیں ایکدن خواجہ منعم تجار روضہ میں آیا اور زیارت کی اور مبلغ پندرہ ہزار دینار سرخ کی تھیلی اپنے سامنے رکھ کر مصروف فاتحہ ہوتے۔ فارغ ہوکر رقم بھول کر چلے گئے چودہ کوس دور جاکر یاد آتے تو کہا یا حضرت شیخ شجاع کرمانی میری امانت پر نگاہ رکھنا اسکے بعد جو زیارت کرنے کیلئے آتا اندر سے پر ہیبت اور مہیب آواز آتی کہ کسی کو اندر جانیکی ہمت نہ پڑتی اس آواز کی دہشت سے انہوں نے دروازہ بند کردیا ہر شخص دروازہ پر آکر فاتحہ پڑھ کر چلا جاتا آخر کار پانچ سال کے بعد خواجہ منعم مذکور پھر آیا اور دیکھا کہ دروازہ بند کیا ہوا ہے۔ پوچھا تو خدام نے بتایا کہ پانچ سال ہوئے جو شخص زیارت کیلئے آتا تو اندر سے مہیب آواز سنکر

Marfat.com

اندر جانیکی جرأت نہ کرتا اسی وقت سے دروازہ بند کیا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ اب دروازہ کھولیں کیونکہ میرا مال اندر بھول گیا تھا جب چودہ کوس دُور چلے گئے وہ مال مجھے یاد آیا تو مال انکی امانت میں دے دیا دروازہ کو کھول کر دیکھا گیا تو مال اسی جگہ رکھا ہوا تھا خواجہ نے مال اٹھا کر اپنے قبضہ میں کیا ایک رات حضرت شیخ شجاع کرمانی نے خواجہ کو خواب میں فرمایا کہ خواجہ تمہارا مال تمہیں سلامت مِل گیا ہم پانچ سال تک تمہارے مال کی نگرانی کرتے رہے حضرت شیخ شجاع اس پایہ کے بزرگ تھے اس شہر میں ایک ہزار دانا علامہ تھے اور سات سو حافظ کلام اللہ کے تھے یہ ایک متبرک شہر ہے یہ دعا گو اس متبرک مقام پر دو چلّے رہا اور ذوق حاصل کیا۔

بعد ازاں بجانب شہر مقطع سکندریہ حکم شدہ وبہمراہ جماعت فقرار در جہاز سوار شدیم وبارادت الہٰی باد مخالف افتادہ جہاز را بطرف دیگر آوردہ کہ دراں طرف گاہے ہیچ جہاز نرفتہ است وجہاز در دریائے عمیق اُفتاد کہ از کنارہ دریا ہیچ چیزے در نظر نمے آمد وصاحب جہاز گفت کہ دریں طرف دریا کسے نرفتہ است نمے دانم کجا خواہد رفت بعد از چند روز دیدیم کہ کوہست بلند وسیاہ وبراں کوہ درخت ہائے کلاں در نظر آمدند وچوں نزدیک رفتیم ودیدیم کہ شہریست معظم ومعمورہ و آبادان بارادت وخواست الہٰی جہاز آمدہ در بندر آں شہر استادہ ماند وخلائق آنجا کہ گاہے جہاز ندیدہ بودند آمدہ صلوات بر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بگفتند

و در تعجب ماندند کہ ایں چہ چیز است و در چہ کارے آید گفتم سبحان اللہ ایں مخلوقات خدائے عزوجل اندکہ ہیچ خبر از عالم آخر پدگار ندارند و نمے دانند کہ دیگر ہم کسے در عالم ہست یا نیست و آں قوم یونانی اند انجیل میخوانند و بزبان یونانی کلام میکنند و بعضے عربی خواں ہم ہستند و مایاں ہر کدامی از جہاز فرود آمدہ در شہر در آمدیم تجاراں و سوداگراں مشغول گشتند و جماعہ فقرا نام ایں شہر از مردم آں شہر پرسیدیم کہ چیست نام ایں شہر؟ گفتند کہ اسم رومیہ است و ایں شہر خاصۃ ازاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است ہیچ لشکر گاہے بریں شہر نیامدہ است و نہ کس فتح کردہ است مگر حضرت امام مہدی موعود آخر الزماں کہ بامر خدائے عزوجل آمدہ فتح خواہد کرد و ہم دو شہر دیگر اند کہ ازیں شہر رومیہ بزرگتر اند امام مہدی موعود ایں شہراں را خواہد گرفت و از ہمہ آفات و بلیات نگاہ داشتہ شدہ اند بعد از پرسیدن خبر شہر رومیہ مایاں تمامی جماعت فقراء در خاطر داشتیم کہ آیا ہم جنس و ہم دین یافتہ شود چوں اندر دروازۂ شہر در آمدیم چہ بینیم کہ مردے صوفی وار مستبح بر ریش شرعی بالائے بلندی نشستہ است چوں ایں جماعت را دید استادہ شد و سلام کرد و گفت کہ ازیں راہ شدہ بالا بیایند مرحبا مرحبا گفت و ہر کسے را در بغل کردہ نشست و اخبار ہائے ملک شیراز و ملک خراسان و عرب پرسیدہ دم سرد کشید و دیدیم کہ عربی خواں است خوش شدیم گفتیم بارے ہمجنس پیدا شد و چشم او گریاں ہر بار آہ میکشید گفتم احوال خود

Marfat.com

رابگو چند مدت است کہ ایں خرقہ پوشیدہ و مولد شما کجا است گفت مولد ما شیراز
است واقعہ صعب بریں افتادہ کہ تعلق بحکایت دارد گفتم چگونہ است واقعہ خود را
بیان کن گفت بادشاہ شیراز سلطان سنجر نام پدر من است ۔ دو برادر بودیم کہ در سن
صغیر علومہا تحصیل میکردیم روزے پدر من جانب ولایت گازرون انتقال کردہ و معلومش
شدہ کہ دریجا مردے بزرگ سلطان ابو اسحق نام گازرونی خفتہ است و در خانقاہ
او تعداد یکصد و چہل سال گذشتہ اند چراغے کہ بحال زندگانی خود افروختہ تا الی الیوم
ہماں روغن و ہماں پلیتہ گاہے گشتہ نشدہ است وچوں از انجا رفتہ زیارت آں
بزرگوار کرد از سر غیرت و امتحان آں چراغ را بکشت و تاریک ساخت از خانقاہ
او رواں شدہ ہنوز یک تیر پرتاب نرفتہ کہ آں چراغ باز بیفروختند گویا کہ کشتہ
ہم بنود و شعاع و روشنائی چراغ ظاہر گشتہ و بادشاہ ہیچ معذرت و عذر خواہی
نکردہ یک ہفتہ گذشتہ کہ عالم جنیاں آمدند کہ مرید و معتقد سلطان ابو اسحاق بودند
دو پسر آں سلطان سنجر بادشاہ خطہ شیراز کہ مایاں دو برادریم گرفتہ غائب شدند برادر
بزرگ را ہر دو چشم نابینا کردہ مارا چشم بستہ دراں لحظہ دریں شہر آوردند فاما ہیچ
نقصان نرسانیدند بلکہ یک زنبیل پیش ما گذاشتند دیدیم کہ گاہے ایں زنبیل خالی
نشدہ است وچوں دریجا آمدیم ہیچکس آشنا و قرابتے ندیدیم بلکہ مرد بزرگوار
است کہ در علومہا متعلم و متبحر بودہ است واز بزرگی خویش بحال من خبردار شدہ

Marfat.com

ومارا بنظر فرزندی منظور کردہ ایشاں بغیراست دل خود دانستہ کہ علم عربی خوانست
ومارا تحصیل علم توراۃ و زبور و انجیل رغبت کردند و حکم فرمودند کہ ہر سہ علم بخوم اند تمام
تحصیل داریم گفتیم ایں بزرگوار چہ نام دارد گفت سید علی نام دارد گفتم بنوعی بوی مشرف
شویم گفت باشید کہ اوّل خبر شما برسانم شاید کہ بطلبد و آمیم آں بادشاہ زادہ شیراز خواجہ
خفر است وآں شہزادہ ایں فقیراں را علوفہ خوراک مقرر کردہ و در آستانہ خود نشاندہ
چیزے از ماحضرے طعام پیش فقیر آوردہ خود بجانب آں بزرگ میاں سید علی متوجہ
شدہ وآں شب در آنجا ماندہ مایاں ایں جماعت فقرا خوش گزرانیدم حمد مر خدائیرا گفتیم
وشکر بجا آوردیم گویا در خانۂ خود شب گذرانیدیم و بوقت صبح علی الصباح آں سید علی بمریدان
ومعتقدان خویش دریں آستانۂ خواجہ خفر تشریف فرمودند برخاستیم و دیدیم کہ تحقیق ایں
مرد سید است بادشرلف شدیم و ملاقات کردیم حضرت سید علی پرسید کہ اے سید دریں جا
ہیچکس نیامدہ است تقریب آمدن خود رابگو کہ چگونہ میسر شد۔ گفتیم ارادت او غالب
است کسے مجال ندارد کہ چوں وچرا بگوید باز پرسید کہ اسم مبارک چیست گفتم جلال گفت
نہ اسم شما جلال الدین جہانیاں جہانگیر است۔ گفتم از کجا میدانی گفت جد شما محمّد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برسر ایں فقیر التفات بسیار میدارند و معطل از آمدن پیش شما
ازیں جہت ماندہ کہ تمام شب در خدمت ایشاں گزرانیدیم ہم مناقب شما و مناقب
آباؤ اجداد شما و نام فرمودند و روشن باد کہ ایں فقیر ہم یکے از اولاد شما است و میخواہی کہ

Marfat.com

حضرت بادشاہ را خبر شما برسانم شاید کہ آمدہ پائے بوسی کند گفتم ہر چہ کہ مناسب آید مکرر فرمود کہ آمدن تو درینجا چہ تقریب دارد گفتیم حق تعالیٰ واقف حال است کہ ما یانرا ہیچ خبر نبودہ است ونہ نام ایں شہر شنیدہ بودیم نہ نشان ایں شہر کہ کجاست و در جہاز سوار شدہ بودیم بارادت الٰہی بادِ مخالف افتادہ جہاز را از طرف روی گردانیدہ بایں جانب انداخت تمامی عالم در آہ و نالہ در آمدند بہ برکت انفاس شریفہ ایں فقیراں از شکستن و غرق شدن جہاز نجات یافتہ وبعد از چند روز دریں شہر رسیدیم سعادت ما بود کہ بشما مشرف شدیم بعد ازاں بسید علی پرسیدیم کہ حقیقت ایں شہر بگو و روشن باد کہ جائے حکایت ایں شہر گفتہ آید سید علی ہمیں تقریر کرد کہ دریں کوہ و دریں دریا سہ شہر معظم اند کہ از نظر حاسداں و منافقاں و کافراں مستور داشتہ شدہ اند و کسے نمید اند کہ کجا اند و دریں شہر ہا چہ کساں میمانند و خاصہ خراج ایں ہر سہ شہراں در مکہ مبارک روضہ رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرسانند کہ خاصہ ایں ہر سہ شہر ازاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اند و ہیچکس فتح نکردہ است ایں شہر ہا را و نخواہد کرد مگر حضرت امام مہدی موعود فتح خواہد کرد و جائے سکونت او دریں ہر سہ شہر ہا میباشند و خواہد شد گفتیم طول و عرض ایں شہر ہا گفت طول ایں شہر رومینہ ہزار میل است و عرض ہفصد میل است و حصار وی سی صد و شصت دروازہ ہا دارد و گنجائش ایں شہر چنانست کہ پانصد بازار ہا دارد و در ہر بازار صد ہزار دکان است و درمیان ایں دریا دو شہر دیگر اند یکے

قسطنطنیہ دوم قاطع کہ ہر دو شہر ہا ازیں شہر رومیہ بزرگ تراند و فقیر را دریں شہر آوردہ اند ہم از برائے تحصیل علوم ایں بادشاہ بحکمت و قدرت خویش بعد از میاں سید علی ایں فقیر را ہمراہ خواجہ خضر گذاشتہ پیش بادشاہ رفتہ و خدمت ایں دعاگو بیاں کردہ و مناقب فقیراں گفتہ بادشاہ را ہم اینقدر قرب میبود کہ گاہ گاہے بحضور حضرت رسالت پناہ میشدے و گفت کہ اے سید علی باش تا ما ہم بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدہ و رخصت بگیریم۔ آخر الامر برفت و بحضور مشرف شدہ و مناقب ہائے ایں فقیراں از حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ علی الصباح فی الفور بادشاہ مجرد وارد ور آستانہ ایں خواجہ خضر تشریف آوردہ از چہ چیز و از کدام زبان وصف او بیان کردہ آید۔ بعد ازاں بادشاہ تمام سورۃ والنجم را بیان فرمودند و خوردنی طعامہائے گوناگوں کشیدہ و بعدہٗ از خوردنی طعامہائے ہمچو التماس آوردہ کہ اے سید باید کہ بریں مرکب ترکی سوار شدہ ایں شہر را منظور کردہ بنید کہ شما بسیار عالم خدا را سیر و طیر کردہ و دیدہ۔ بارے ایں دہ کہ بنید کہ جائے حکایت کردہ آید و بعد از چند مدت آں بخاراں کہ صاحب جہاز میبودند آمدہ عرض نمودند و پائے بگرفتند کہ از برائے خدا اے فرزند رسول خدائے عز و جل مارا ازیں دریائے قلزم بیروں کشیدہ و از برکت انفاس شریفۂ شما از یک درم ہزار درم حاصل کردہ شدہ است اکنوں دریں حیرت افتادیم کہ آیا چگونہ ازیں دریائے بے پایاں بیروں آئیم چونکہ ہیچ را نمے بنیم کہ از کجا آمدیم و کجا میرویم از برائے عند اللہ و دستی جد خود

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما را ازیں دشواری خلاص سازند۔ گفتیم ایشانرا باشید
تا ازیں بزرگوار بخشنودی ایشاں رخصت بگیریم چند روز ماندیم بایشاں صحبت خوب افتادہ
وازمیاں سید علی خیلے فتوح باطنی حاصل شدہ و دیدیم کہ ایں بادشاہ صاحب قدرت و بزرگ
است باو نیز خوب موافقت افتادہ۔ روزے علی الصباح ما و این بادشاہ سوار شدہ
تمامی این شہر را بچہار روز دیدیم و ہزار بازار و اشیار و اسباب دیگر نوع دیدہ
و پنجمی روز گردیدہ باز در آستانہ خواجہ خضر علیہ الرحمۃ والغفران آمدیم و بادشاہ
ملک ہم ایما معلوم کردہ کہ در خانۂ ایں غریب عجوزہ بالغ است و میوہ دار درخت شدہ اگر
قبول آید پیشکش داریم ایں دعا گو از روئے سرشاری گفتہ کہ ما را مہمانی صعب پیش آمدہ
است کہ ازاں کار منتہی نشدہ ایم پس ازیں گفتار رخصت طلبیدیم و نیز رہنمایاں
دریا بے نہایت از بادشاہ جستیم کہ مایاں را ازیں جہاں منت دار خواہند ساخت بعد
ازاں بادشاہ ملاحانرا کہ واقف دریا بودند آں ملا را ہمراہ دادہ و حکم کردہ کہ تا بفلاں
جزیرہ برسانید و در آنجا ملاحاں آں جزیرہ را بگویند کہ ایں بزرگواراں را تا بفلاں شہر
رسانند بعدہٗ از بادشاہ رخصت گرفتہ رواں شدیم و در جہاز در آمدیم و آں رہنمایاں
را ہمراہ گرفتیم و آں خواجہ خضر آرزوئے آمدن خود ہم معلوم کردہ از سید علی رخصت او
نیز گرفتیم او را ہمراہ کردہ در جہاز سوار شدیم الغرض جہاز را باد موافق پیش آمدہ
چناں تیز رواں گشتہ کہ از پریدن مرغاں ہم زیادت رواں گشتہ واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

شاید کہ مسافت پانزدہ روز بیک روز کشیدہ باشد و بعد از ہفتم روز دراں جزیرہ رسیدیم
کہ بادشاہ حکم فرمودہ بود۔ ہمیں رہنمایاں را رخصت کردیم و ملاحان آں جزیرہ را تا بآں
شہر رویم کہ نیز بادشاہ حکم فرمودہ انہ آنجا ملاحاں جزیرہ را رخصت دادیم و دیدیم کہ
شہر لیست معظم و دراں شہر بزرگوارے است شیخ ابواحمد نام و در خانقاہ او لنگر میکشند
کہ ہفصد کس روز ازاں لنگر طعام میخورند و چوں روز عیدے آید دویست و پنجاہ
گوسفند و شصت مادہ گاؤ و پانصد من برنج و یکصد من روغن ازاں مطبخ خرچ میشود
و یکصد و بیست سبوئے شربت راست میکنند و ہر جنسے شربتے مے پزند و آں بزرگوار
شیخ ابواحمد بسیار صاحب ذوق بودہ است و صاحب عشق و عارف باللہ بودہ است و
در علم تفسیر و حدیث یگانہ بودہ است یکصد وسی مرد بہ تربیت ایشاں مرتبہ جلال
حال را رسیدہ اند و شیخ زین الدین مجتہد ہم در آنجا ساکن میبود و چہل سال در غار
معتکف میبود و نہ طعام و نہ آب خوردہ مگر بیک خرما روزہ افطار میکردے و چوں
بامر خداوند خویش ازاں غار بیروں آمدے تذکیر میگفتے و درس میفرمودے
و بعد از دو سال در صومعہ خواب میکردے۔ دومی یا سیومی روز دم میکشیدہ و اکثر
مردماں مے پنداشتند کہ مردہ است چونکہ چشم کشادہ و باز میبود و ہرگز پلک
نمے زد و تا غایت روز دوازدہ ہزار تنکہ نقد در مطبخ او خرچ میشود و از طعام
ہائے گوناگوں و الوان ہا نعمت خاص و عام را میخورانند و حضرت شیخ زین الدین ازانگاہ

Marfat.com

کہ آتش برائے مطبخ خود افروختہ اند ہیچ گاہے کشتہ نشدہ است وہر کرا برائے او بر سجادہ نشاندہ اند ہرگز پیش امراؤ اغنیا نرفتہ است حق تعالےٰ او را رزق وسیع میرساند وفتوح ما ہر روز پیدا میشوند و در پائیگاہ او یکصد و دوازدہ اسپ نزد ما دہ دربائے بستہ ایستادہ اند وایں فقیر چند روز خدمت شیخ کردہ ہمیں کہ مگس رانی میکردیم وبعنایت الٰہی بعد از چند روز خبردار شد از مسکر استغراق بہوش درآمدہ چشم خود باز کردہ ایں فقیر را دید وپرسید کہ چہ کسے گفتم بندۂ خدا ایم گفت اے سید مولد شما اوچ است بچہ نوع اینجا رسیدی کہ آمدن شما اینجا محال است گفتم وَمَا مِن دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بنا صیتہا حق تعالےٰ بقدرت خویش بملازمت تو رسانیدہ امیدوار ایم از رحمت وشکر ہزار در ہزار بجا می آریم کہ بدیدار آنحضرت مشرف شدہ ایم گفت اے سید آمدن تو اینجا بجز مقصد نباشد مدتے شدہ کہ سخن شما در معرکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم واقع شدہ بود کہ سید جلال الدین جہانیاں جہانگیر در پے مقصود مسافر شدہ است وحضرت رسالت پناہ فرمود کہ اے مایاں ومکیان ومعتقدان از جہت گدائی بیروں آمدہ است ہر کسے از استطاعت خویش اعانت ایشاں بکند کہ مستحق است حضرت شیخ زین الدین ایں تقریر فرمودہ یکدانہ انار از دہان خود کشیدہ در دہن ما انداختہ دیدیم کہ دیگچہ شکم ما ہمچو پرشدہ کہ از ہر چیزے خود را سیر میدیدیم وبارادہ الٰہی آں مولوی باز در دریائے توحید مستغرق شدہ ندانم کے باز آید چرا کہ قبل ازیں ہم دو سال کامل در استغراق میبود

وباز دہی سال در ہوشیاری آمدہ و باز دراں دریار رسید وایں زین الدین از روحانیت حضرت خواجہ اویس قرنی تربیت یافتہ بودہ و سجادۂ او شیخ ابوالوفا نام در شت بسیار علومہا تحصیل کردہ بود دو صد کس از درس او سبق میخواندند عارف ربانی بود بمرتبہ کمال رسیدہ بود باین فقیر در موافقت بسیار در آمدہ و حظی ازاں حاصل شدہ و عالم مخلوقات آنجا بروئے مسخر میبودند و در خانقاہ ایشاں طالب حق از ولایت دور مے آمدند ہر یکے بقدر ے فیض میگرفتند و میاں رضی الدین نام مصاحب ایں فقیر بودہ یازدہ سال ہمراہی میداشت و علومہا بسیار تحصیل کردہ و کسب نمودہ بود و در راہ فقر طبع بسیار زیرک داشتہ او ہم بسلسلہ اویسیہ مے بود روز ے از شیخ ابوالوفا چیز ے پرسید شیخ با رز و خوشحالی میاں رضی الدین را در کنار گرفت و گفت رحمت باد بر تو رخصت دادیم ترا ہر چہ در خاطر آید بگوئید ایشاں اول ہمیں سوال پرسیدہ کہ از انعام خداوند چہ چیز است فی البدیہہ جواب فرمود دلے کہ یاد حق در وے بود باز پرسید کہ صوفی کیست فرمود کہ صوفی بمرقع و سجادہ صوفی نبود و برسوم و عادات صوفی نشود بلکہ صوفی آں بود کہ بجود خیال نیست شدہ باشد کہ بہشتیش خاصت بنود باز پرسید کہ چگونہ معلوم شود کہ وی بیدار ست گفت چوں حق را یاد کند از سر تا پا خبر داشتہ باشد باز پرسید صدق چیست گفت آنست کہ دل سخن گوید باز پرسید اخلاص چیست گفت ہر چہ برائے حق کنی و آنچہ برائے حق نکنی ریا است باز

Marfat.com

پرسید صحبت باکہ باید کرد گفت با کسے نکنید کہ او گوید خدا و ہم گوید چیزے دیگر بعدہٗ
شیخ ابوالوفا فرمود کہ اے نور دیدہ من اندو طلب کن تا آب چشمت بدیدہ آید کہ
حق سبحانہٗ و تعالیٰ گریندگان را دوست میدارد و فرمود کہ اے برادر اگر کسے سرود
گوید و باں حق تعالیٰ را یاد کند ازیں بہتر ایں بود کہ قرآن بخواند و بعد ازاں نکات
دیگر ازاں بزرگ بسیار جاری میشدند کہ طالبان را ازاں حظے پیدا شد بعد ازاں فاتحہ
خواندیم بجانب عرب رخصت فرمودند در جہازے سوار شدیم و فقراء دیگر ہمہ فراق
گرفتند مگر خواجہ خضر کہ پادشاہزادہ شہر شیراز بود و دیگر ہمیں میاں رفیق الدین
ہمراہ بودند ایں ہر سہ فقیران بیک و رسیدیم کہ درآنجا منتہا کشیدند کہ درآں مقام
معدن مس میبود از جہاز فرود آمدیم و درآنجا خلیفہ حضرت شیخ منصور حلاج بودٗ
است ازاں خلیفہ حکایت شیخ میشنیدیم کہ گفتہ حضرت شیخ در حجرہ پنبہ محلوج میکرد
کہ درایں کسب کامل بود روزے عورتے ازجہت محلوج کنانیدن پنبہ پیش خواجہ
منصور آمدہ بود وازو بادر رہا شد خواجہ شنیدہ را ناشنیدہ کردہ و آں عورت
از روئے شرمندگی سر خود را نگوں داشتہ بنشت ناگاہ شخصے شیخ را برائے چیزے
پرسید او را جواب ندادہ۔

بعد ازاں آں شخص نعرہ بلند کرد خواجہ گفت چہ میگوئی در گوش کری دارم
نمیشنوم بارے دیگر بگو آں عورت خوشحال شدہ بگوشہ رفتہ غسل بکرد و دوگانہ

Marfat.com

شکرانہ بگزارد وحق تعالےٰ دوگانہ آں عورت قبول کردہ واز برکت ستر پوشی آں
شیخ منصور بمرتبہ انا الحق رسیدہ ودر عالم وصال اورا مشاہدہ گشتہ ودیگر خبر
ہمدراں سیر معلوم شدہ کہ در اثنائے راہ کوہیست بلند وشاخ کہ در آں کوہ غار
لیست ودر افواہ مردماں چنانست کہ حضرت امام مہدی موعود دریں غار غائب
است وبر سر آں غار قصرے عالی ساختہ ہر صبح وشام در آں مقام کوس میزنند
وبوقت بامداد اسپ عراقی بازین مرصع بازر وجواہر مکلل ساختہ شدہ آوردہ شدہ
بر سر آں غار استادہ میکنند وہر ہمہ مردماں بانگ میزنند کہ یا حضرت امام مہدی
موعود آخر الزماں بیروں آ۔ ایں عجوبہ راہم بچشم خویش معائنہ کردیم ودیگر عجائب
ایں ہم دیدیم کہ در راہ یک وادی است کہ در آنجا خواجہ مرجان میماند وآنمرد شتربان
است وسردار قوم است چناں ہمتے داشتہ کہ ہر سیاح ومسافرے کہ در آنجا میرسد
آنرا طعام وآب فراخ میدہد ودر ہر سال پانصد وشصت شتر بلہ در راہ خدائے تعالیٰ
بحاجیاں وماندگاں رعایت وتوشہ خوردنی وآب نوشیدنی سوار ومرکب ہا دادہ
تا کعبہ میرسانند وآں مقدار خرچ بر آنہا ایثار میکند کہ محتاج بر غیرے نشوند وچوں
حاجیاں حج ادا کردہ برہنہ وگرسنہ باز میگردند بمقدار سی ہزار آدمی را خرچ
وجامہ دادہ تا بشہر بغداد میرسانند وہر بزرگ زادہ ودرویش کہ در انمقام
مے آید اورا بانواع میوازد وہر کجا کہ میگوید بدانجا اورا میرسانند ایں چنیں خیرات

Marfat.com

واحسان ہیچکس بادشاہ و اغنیا نکردہ است ایں دعاگو ان آنجا بودہ و رفتہ زیارت
خانہ کعبہ کہ بیت اللہ است کردہ و ایں فقیر در روضۂ مطہرہ منورہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم برلیش خود جاروب نمودہ باز در حرم مکہ آمدہ با عتکاف نشستیم
و در حرم مکہ شریف حضرت شیخ عبد اللہ مطہری خلیفہ و امام میبود و دراں ایام چلہ
ایں غریب روزی بنماز بامداد حاضر نشدہ و مقتدیان دعاگو را حکم امامت کردند
بعد ازاں شیخ بوقت نماز ظہر در آمدہ و نماز گزاردہ والیس از ادائے نماز ظہر
بزرگان آنجا پرسیدند کہ یا شیخ بامداد کجا بودند شیخ صاحب فرمودند کہ در خطہ ملتان
حضرت شیخ رکن الدین وقطب العالم الوالفتح نبیرۂ مخدوم شیخ بہاؤ الدین غوث
العالم قدس سرہٗ العزیز ازیں جہاں رحلت نمودہ بر جنازۂ او حاضر شدہ بودم
وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با جمیع اصحاب کرام تشریف فرمودہ
بودند و در آنزماں ایں دعاگو در اعتکاف نشستہ بود اند حجرہ و یکے از بزرگان
ہمچو پرسیدہ کہ مرتبۂ قطبی حضرت مخدوم شیخ رکن الدین حوالہ کہ کردند شیخ
عبد اللہ ہمچو میفرمودند کہ بایں جوان سید کہ معتکف دریں حجرہ است تحویل
نمودند پس ہر کہ ہمہ حاجیاں و مجاوراں و بزرگان آستانہ مکہ آمدند و بایں
دعاگو فاتحہ خواندند و شیخ عبد اللہ ہمچو فرمودہ کہ آں سید جلال الدین اُچی البتہ
در ملتان بودند کہ در آنجا شمارا طلب کردہ اند و بدانکہ مقدار یکصد و سی مردان کہ

Marfat.com

بحق پیوستہ اند و رحلت نمودہ اند و ہشتاد مرداں کہ زندہ اند کہ از ایشاں تبرک یافتہ شدہ است و ایں کلمات و سخناں و اسمہائے ایشاں کہ در تحریر آوردہ شدہ است محض از ترغیب طالباں و سلوک سالکاں تا آنکہ نکات ایشاں شنیدہ و در طلب حق تیز رو شوند و سستی و کاہلی را پس پشت انداختہ دامن بزرگاں بگیر ند الٰہی بہ برکت و حرمت ایں بزرگواراں کہ غائب و حاضر اند مارا و جمیع مومناں را کہ طالب حق اند عاقبت خیر گرداں و در زمرۂ ایشاں مندرج گرداں بحرمت النبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی اس کے بعد شہر مقطع سکندریہ جانے کا حکم ہوا فقراء کی جماعت کے ساتھ جہاز پر سوار ہوتے قدرتاً مخالف ہوا کے چلنے سے جہاز دوسری طرف چل نکلا کہ جس طرف کبھی کوئی جہاز نہ گیا تھا۔ جہاز گہرے سمندر میں چل دیا کہ جہاں سے کنارہ کی کوئی نظر نہ پڑتی تھی مالک جہاز نے کہہ دیا کہ اسطرف کبھی کوئی نہیں گیا کوئی پتہ نہیں کہ کہاں پہنچیں گے چند دن بعد ہم نے ایک بلند و سیاہ پہاڑ دیکھا جس پہ بڑے بڑے درخت تھے نزدیک پہنچ کر دیکھا کہ ایک بڑا اور گنجان آباد شہر ہے قدرتاً جہاز اسی شہر کی بندرگاہ میں رکا اور وہاں کے لوگوں نے کبھی جہاز نہ دیکھا تھا وہ درود پڑھتے اور تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کیا چیز ہے اور کس کام آتی ہے میں نے کہا سبحان اللہ یہ کیسی مخلوق ہے

Marfat.com

جیسے خدا کی دوسری مخلوق کا کوئی علم نہیں اور نہیں جانتے کہ دنیا میں کوئی اور ہے یا نہیں وہ یونانی تھے وہ انجیل پڑھتے اور یونانی بولتے تھے اور بعض عربی خواں بھی تھے ہم سب جہاز سے اُتر کر شہر میں آتے دکاندار اور سوداگر کاروبار میں مشغول تھے جماعت فقراء نے اُن سے شہر کا نام پوچھا تو اُنہوں نے رومیہ بتایا اور کہا کہ یہ شہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے اس شہر میں کبھی کوئی لشکر نہیں آیا اور نہ ہی کسی نے فتح کیا ہے مگر حضرت امام مہدی موعود آخر الزماں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے آکر فتح کریں گے اور دو شہر اور بھی ہیں جو اس شہر سے بہت بڑے ہیں امام مہدی موعود ان شہروں کو بھی فتح کریں گے ہر آفت اور بلا سے محفوظ ہیں یہ پوچھنے کے بعد ہم جماعت فقراء کے دل میں خیال گزرا کہ کوئی ہمزبان وہم مشرب آدمی مل جائے۔ شہر میں داخل ہوئے تو ایک صوفی تسبیح خواں شرعی داڑھی والا اونچے مقام پر بیٹھا ہوا ہے اس جماعت کو دیکھ کر کھڑا ہوگیا سلام کیا اور کہا کہ یہ راہ لیکر اُوپر آجائیں۔ مرحبا، مرحبا کہتے ہوتے سب سے بغلگیر ہو کر بیٹھے اور ملک شیراز خراسان و عرب کے حالات پوچھے اور آہ کھینچی اسے عربی خواں دیکھ کر خوش ہوئے اور شکر کیا کہ ہم جنس ملا وہ روتا اور آہ بھرتا تھا ہم نے اس سے احوال پوچھا۔ کب سے یہ خرقہ پہنا ہے اور جائے پیدائش کہاں ہے۔ کہا میرا وطن

Marfat.com

شیراز سے سخت مصیبت پیش آئی جو ایک حکایت ہے ہم نے واقعہ بیان کرنے کو کہا۔ سُلطان سنجر نام شیراز کا بادشاہ میرا باپ ہے ہم دو بھائی تھے بچپن میں علوم حاصل کیئے ایک دن میرا باپ گازرون گیا تو اُنہیں معلوم ہوا کہ یہ ابو اسحٰق گازرونی نام کے بزرگ آرام فرما ہیں اور ایک سو چالیس سال سے ایک چراغ جو اُنہوں نے خود روشن کیا تھا اسی تیل اور اسی بتی سے تا حال روشن ہے جب وہاں زیارت کیلیئے پہنچے تو غیرت اور امتحان کی غرض سے وہ چراغ بجھا دیا اور اندھیرا کر دیا ابھی ایک تیر دُور نہیں گئے تھے کہ چراغ دوبارہ جل گیا گویا کہ بُجھا ہی نہ تھا بادشاہ نے کوئی عذر اور معذرت نہ کی ایک ہفتہ کے بعد سلطان ابو اسحٰق کے مرید و معتقد جن آئے اور سُلطان سنجر شاہ شیراز کے دونوں بیٹوں کو پکڑ کر غائب ہو گئے میرے بڑے بھائی کو دونوں آنکھوں سے اندھا کر دیا اور میری آنکھیں باندھ کر اس شہر میں لے آئے اور کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ بلکہ ایک زنبیل مجھے دی جو کبھی خالی نہ ہوتی تھی اس شہر میں میرا کوئی واقف یا قرابت دار نہیں ایک بزرگ ہیں جو متبحر عالم ہے جن کو اپنی بزرگی سے میری خبر ہو گئی اور مجھے اپنی فرزندی میں لے لیا اُنہوں نے اپنی فراست سے معلوم کیا کہ عربی خواں ہوں مجھے انجیل اور توراۃ کیطرف راغب کرنا چاہا اور حکم دیا کہ تینوں علم نجوم ہیں اور سب حاصل ہیں میں نے پوچھا کہ اس بزرگ کا نام کیا ہے؟ اُس

Marfat.com

کا نام سید علے ہے۔ میں نے ملنے کی خواہش کی تو کہا کہ میں پہلے آپکی خبر پہنچاؤں
گا شاید بلالیں۔ شیراز کے شہزادہ کا نام خواجہ خضر ہے اور اس نے اس جماعت
کے لیئے روزینہ مقرر کیا اور اپنے آستانہ میں ٹھہرایا اور اپنے کھانے سے کوئی
چیز فقیر کو دیتا اور خود اس بزرگ میاں سید علے کیطرف متوجہ ہوا۔ اور اس
رات وہاں رہ کر ہم جماعت فقرا خوش ہوئے ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر
کیا کہ ہم نے گھر کیطرح رات بسر کی صبح سویرے سید علے بمعہ مریدان و معتقدان
خواجہ خضر کے آستانہ پر تشریف فرما ہوئے ہم کھڑے ہوئے اور معلوم کیا کہ
واقعی یہ بزرگ سید ہے ہم اُن سے مشرف ہوئے حضرت سید علے نے پوچھا کہ اسے
سید اسجگہ کوئی نہیں آیا اپنے آنیکی وجہ بتائیں۔ میں نے کہا کہ قدرت غالب
ہے اسکے آگے کسی کو چوں وچرا کی مجال نہیں۔ پھر پوچھا کہ اسم مبارک کیا ہے؟
میں نے کہا۔ جلال کہا کہ نہیں، تمہارا نام سید جلال الدین جہانیاں جہانگیر ہے
میں نے کہا کہ آپکو کیسے معلوم ہے کہا آپ کے دادا حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس فقیر پہ بہت مہربان ہیں اور یہاں آنے سے پہلے ساری رات
اُنکی خدمت میں حاضر رہا آپ اور آپ کے آباؤاجداد کے مناقب اور نام فرماتے
اور روشن ہو کہ میں بھی آپ ہی کے خاندان کا فرد ہوں اگر آپ چاہیں تو آپکی
خبر بادشاہ کو دوں شاید آکر قدم بوسی کرے میں نے کہا جیسا مناسب سمجھیں

Marfat.com

پھر فرمایا کہ آپکا یہاں آنا کس وجہ سے ہے میں نے کہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ ہمیں کوئی خبر نہ تھی اور نہ ہی اس شہر کا نام سُنا تھا ہم جہاز میں سوار تھے رب کی مرضی سے مخالف ہوا چلی اور جانے کی جگہ سے جہاز کا رُخ موڑ دیا اور یہاں لاکر پھینک دیا تمام مسافر آہ و نالہ کرتے تھے اس جماعت فقراء کے انفاس شریفہ کی برکت سے جہاز ٹوٹنے اور غرق ہونے سے بچ گیا اور چند روز بعد اس شہر میں پہنچ گئے یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ آپکی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بعدہٗ ہم نے سید علے سے پوچھا کہ اس شہر کی حقیقت بتائیے فرمایا کہ اس علاقہ اور اس دریا میں تین شہر بڑے ہیں جو حاسدوں، منافقوں اور کفار سے محفوظ ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہیں اور اس شہر کی کتنی آبادی ہے اور ان تینوں شہروں کا خراج روضۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے کیونکہ ان شہروں کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور آج تک کسی نے فتح نہیں کیا اور نہ کریگا مگر حضرت امام مہدی موعود فتح کرے گا اور یہاں رہائش رکھے گا ان تین شہروں میں تسلط ہوگا میں نے ان شہروں کے طول و عرض کے متعلق پوچھا فرمایا اس شہر رومیہ کا طول ہزار میل ہے اور عرض سات سو میل ہے اور اسکی فصیل میں تین سو ساٹھ دروازے ہیں اور اس شہر کا احاطہ پانچ سو بازار کا ہے اور ہر بازار میں سینکڑوں دکانیں

Marfat.com

ہیں اور اس دریا میں دو شہر اور ہیں ایک قسطنطنیہ اور دوسرا قاطع اور دونوں اس شہر سے بہت بڑے ہیں اور مجھے اس شہر میں لائے ہیں۔ بادشاہ شہر نے اپنی استطاعت سے علوم کے حصول کیلئے۔ اس کے بعد سید علی ہم فقراء کو خواجہ خضر کے پاس چھوڑ کر خود بادشاہ کے پاس چلے گئے اور ہم فقراء کے مناقب بیان کیئے اور بادشاہ کو بھی اتنا قریب تھا کہ کبھی کبھی رسالت پناہ کے حضور حاضر ہوتے اور کہا کہ اے سید علی! ٹھہرو تاکہ میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مشرف ہوں اور رخصت لیں۔ آخر کار جاکر مشرف ہوتے اور ان فقراء کے مناقب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر صبح سویرے ہی آستانہ خواجہ خضر پر تشریف لے آتے ان کی تعریف کس زبان سے کی جاتے اس کے بعد بادشاہ نے تمام سورۃ والنجم بیان فرمائی اور اس کے بعد قِسم قِسم کے کھانے کھلائے اور کھانا کھانے کے بعد فرمایا کہ اے سیّد اس ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کی سیر کریں کیونکہ آپ نے مُلک خُدا کی سیر کی ہے اور دیکھا ہے ایک دفعہ اس شہر کو جسکی حکایت سُن چکے ہیں دیکھیں۔ کچھ عرصہ بعد جہاز کے مالکوں نے آکر عرض کی اور پاؤں پڑے اور کہا کہ برائے خدائے عزوجل جسطرح ہمیں اپنے انفاس شریفہ سے اس دریائے قلزم سے باہر نکالا اسی طرح ہمیں اس دریا سے باہر نکالیں کیونکہ

ہم حیرت میں ہیں کہ کسطرح اس دریا ئے بیکنار سے باہر نکلیں۔ ہمیں کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی کہ کدھر سے آئے ہیں اور کدھر جائیں ہم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ انتظار کریں تاکہ ان بزرگوں سے خوشی سے اجازت لے لیں۔ چند روز رہے اُن کے ساتھ خوب صحبت رہی اور میاں سید علے سے کافی فتوح باطنی حاصل کئے اور دیکھا کہ یہ بادشاہ صاحب قدرت اور بزرگ ہیں انکے ساتھ بھی خوب موافقت رہی ایکدن صبح سویرے میں اور بادشاہ سوار ہو کر شہر کی سیر کی اور چار دن میں شہر کو دیکھا اور ہزاروں بازار اور چیزیں دیکھیں اور پانچویں دن سیر سے وا۔ س خواجہ خضر کے آستانہ پر آئے بادشاہ نے اشارۃً ظاہر کیا کہ اس کے گھر ایک عجوزہ بالغہ ہے اور درخت میوہ دار ہے اسکی پیشکش کی۔ اگر قبول ہو۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ مجھے سخت مصیبت درپیش ہے جس سے میں نہیں نبٹ سکا اس کے بعد ہم نے رخصت طلب کی اور راہنما بھی بادشاہ سے مانگے جو ہمیں اس دریا سے باہر نکالیں بادشاہ نے ملاحوں کو جو دریا سے واقف تھے ہمارے ہمراہ کیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ فلاں جزیرہ میں پہنچا کر وہاں کے ملاحوں کو کہیں کہ ان بزرگوں کو فلاں شہر پہنچا دیں لبعدہٗ بادشاہ سے رخصت لے کر روانہ ہوتے اور جہاز میں آتے۔ راہنماؤں کو ساتھ لیا خواجہ خضر نے خواہش ظاہر کی۔ سید علے سے اسکی رخصت لی اور ہم سب جہاز میں سوار ہو

Marfat.com

گئے الغرض جہاز کو ہوا موافق ملی اور اتنا تیز روانہ ہوا کہ پرندوں سے بھی تیز
اُڑتا چلا گیا کہ پندرہ روز کا سفر ایک ہی روز میں طے ہوا اور سات دن میں اس
جزیرہ میں پہنچ گئے جہاں بادشاہ نے فرمایا تھا ان ملاحوں کو واپس کیا اور وہاں
کے ملاحوں کو ساتھ لیا اور اس جگہ پہنچے جہاں بادشاہ نے فرمایا تھا۔ ملاحوں کو
رخصت کیا اور شہر میں داخل ہوئے یہ بہت بڑا شہر تھا اور یہاں ابو احمد نام ایک
بزرگ تھے جنکی خانقاہ پر لنگر تھا جس میں سات سو آدمی کھانا کھاتے تھے اور
جب عید کا دن آتا دو سو پچاس بھیڑیں، ساٹھ گائیں، پانچ سو من چاول اور ایک
سو من گھی اس لنگر میں خرچ ہوتا تھا اور ایک سو بیس مٹکے شربت خرچ ہوتا تھا
اور ہر قسم کا شربت تیار کیا جاتا تھا بزرگ ابو احمد خوش ذوق بزرگ ہوئے ہیں۔
اور صاحب عشق اور عارف باللہ تھے علم حدیث میں یکتا تھے ان کے شاگرد وہاں
ایک سو تیس صاحب جلال ہوئے ہیں شیخ زین الدین مجتہد بھی وہیں گزرے ہیں
جو چالیس سال غار میں بغیر طعام و آب کے معتکف رہے صرف ایک دانہ کھجور
سے روزہ افطار کرتے اور جب حکم الٰہی سے غار سے باہر آتے ذکر کرتے اور درس
دیتے اور دو سال بعد حجرہ میں سوتے اور دوسرے تیسرے دن سانس لیتے اکثر
لوگ مُردہ سمجھتے چونکہ آنکھ کھلی ہوتی اور پلک نہ جھپکتے کئی دن اس کے مطبخ
میں بارہ ہزار تنکہ خرچ ہوتا جس سے قسم قسم کے کھانے تیار ہوتے اور غریب و

Marfat.com

امیر کھانا کھاتے اور حضرت زین الدین نے جس وقت سے مطبخ کیلئے آگ جلائی تھی تاحال نہ بُجھی تھی انکے جو بھی سجادہ نشین ہوتا رہا ہے کوئی بھی کسی امیر یا غنی کے پاس نہیں گیا اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں کافی رزق دیتا رہا ہے اور ہر روز برکتیں نازل ہوتی رہی ہیں اور ان کے اصطبل میں ایک سو بارہ گھوڑیاں بندھی ہوئی تھیں یہ فقیر چند یوم شیخ کی خدمت اور مگس رانی کرتا رہا۔ اللہ عزوجل کی عنایت سے چند روز میں استغراق سے ہوش میں آکر اس فقیر کو دیکھا اور فرمایا۔ تو کون ہے ؟ میں نے کہا۔ بندۂ خدا۔ فرمایا۔ اے سیّد تیری جائے پیدائش اوچ ہے یہاں کس لیئے آئے ہو۔ کیونکہ آپکا یہاں آنا مشکل ہے میں نے جواباً وما من دابۃ الا ھو اخذ بنا صیتھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آپکے پاس لایا ہے اُمید ہے اسکی رحمت سے اور ہزار در ہزار شکر ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوں۔ فرمایا۔ اے سیّد تو یہاں بغیر مقصد کے نہیں آیا مدت ہوئی کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپکا ذکر آیا تھا کہ سیّد جلال الدین جہانیاں جہانگیر ایک مقصد کیلئے مسافر ہوا ہے اور فرمایا تھا کہ تم اور دوست اور معتقد برائے گدائی مسافر ہوئے ہو اس لیئے ہر شخص اپنی ہمت کے مطابق تمہاری اعانت کریں کہ مستحق ہو۔ یہ تقریر کر کے شیخ زین الدین نے انار کا ایک دانہ اپنے مُنہ سے نکال کر میرے مُنہ میں دیا جس سے میرا دیگچہ شکم اتنا

Marfat.com

سیر ہوا کہ کسی چیز کی ضرورت نہ رہی اور قدرتاً وہ دوبارہ دریائے توحید میں مستغرق ہو گئے۔ نامعلوم کہ پھر کب ہوش میں آئے کیونکہ اس سے پہلے دو سال تک استغراق میں رہے اور پھر دسویں سال ہوشیار ہوتے اور پھر اسی حالت میں چلے گئے یہ حضرت زین الدین حضرت خواجہ اویس قرنی کی روحانیت سے تربیت یافتہ تھے آپکے سجادہ کا نام شیخ ابوالوفا تھا بہت تعلیم یافتہ تھا اور سو آدمی اس کے شاگرد تھے عارف ربانی تھا اور مرتبۂ کمال کو پہنچا ہوا تھا اس بزرگ کی صحبت سے کافی محظوظ ہوئے وہاں کے لوگ اس کے معتقد تھے اس خانقاہ میں دُور دُور سے طالبِ حق آتے تھے اور حسب المقدور فیض حاصل کرتے تھے۔ رضی الدین نام میرا رفیق تھا جو گیارہ سال سے میرے ہمراہ تھا اور کافی تعلیم یافتہ تھا اور راہ فقر میں بہت دسترس رکھتا تھا اس کا تعلق بھی سلسلہ اویسیہ سے تھا اس نے ایکدن شیخ ابوالوفا سے کوئی چیز پوچھی شیخ نے خوشدلی سے اُسے بغل میں لیکر کہا تجھ پر رحمت ہو تجھے اجازت ہے جو چاہو پوچھو اُس نے پہلے یہ سوال کیا کہ انعامِ خدا کیا ہے؟ فرمایا۔ وہ دن جسمیں یادِ خدا ہو۔ پھر پوچھا کہ صوفی کون ہے؟ فرمایا صوفی خرقہ اور سجادگی سے نہیں ہوتا اور رسوم و عادات سے صوفی نہیں ہوتا بلکہ صوفی وہ ہوتا ہے جو آپکو نیست جانے۔ پھر پوچھا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ بیدار ہے؟ فرمایا جب خدا کو یاد کرے سر سے پاؤں تک خبر ہو۔ پھر پوچھا کہ صدق کیا

Marfat.com

ہے؟ فرمایا دل سے بات نکلے۔ پھر پوچھا۔ خلوص کیا ہے؟ فرمایا۔ کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ کیلئے کیا جائے اور جو خدا کیلئے نہ کیا جائے ریا ہے۔ پھر پوچھا صحبت کس سے کی جائے۔ فرمایا کسی سے نہیں کیونکہ اگر وہ کچھ کہے اور خدا کچھ اور کہے۔

اس کے بعد شیخ ابوالوفا نے کہا کہ اے میری آنکھوں کے نور ہدرد طلب کر تاکہ تیری آنکھوں کا پانی تیرے لئے مفید ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ رونے والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا جو کہ سرود بجا کر خدائے تعالیٰ کو یاد کرتا ہے بہتر ہے کہ قرآن شریف پڑھے اس کے علاوہ اس بزرگ نے کئی نکات بیان کیئے جو طالبانِ حق کیلئے خوش کن تھے اسکے بعد فاتحہ پڑھی اور عرب کی طرف رخصت فرمائی۔ جہاز میں سوار ہوئے دوسرے فقراء بھی بچھڑ گئے لیکن خواجہ خضر شہزادۂ شیراز اور رضی الدین ہمراہ رہے ہم تینوں فقیر ایک بستی میں پہنچے جہاں منہا نکالتے تھے کہ وہاں مس کی کان تھی جہاز سے اترے یہاں خلیفہ شیخ منصور حلاج گزرے ہیں ان کی حکایت سنی کہ حضرت شیخ حجرہ میں کپاس دھنتے تھے کہ اس کسب میں کامل تھے ایک دن ایک عورت کپاس دھننے کیلئے لائی کہ اس کا گوز نکل گیا خواجہ نے سن کر ان سنی کر دی۔ اور وہ عورت شرمندگی کی وجہ سے سر نیچے کئے بیٹھی تھی کہ اچانک ایک آدمی نے خواجہ سے آکر کچھ پوچھا۔ خواجہ خاموش رہا پھر اس شخص نے اونچی آواز سے کہا۔ تو کیا کہتا ہے؟ میں کانوں سے بہرہ ہوں کچھ نہیں سنتا پھر بتاؤ۔ وہ عورت خوش ہوئی۔ گوشہ میں جاکر

Marfat.com

غسل کیا اور شکرانہ کا دوگانہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا دوگانہ قبول کیا اور خواجہ اس ستر پوشی کے سلسلہ میں انا الحق کے مرتبہ کو پہنچا اس کا وصال دنیا نے دیکھا۔ اسی سیر میں ایک اور غیب معلوم ہوئی کہ راستہ میں ایک بلند پہاڑ تھا جس میں ایک غار تھا لوگوں میں مشہور تھا کہ اس غار میں حضرت امام مہدی موعود آخرالزماں غائب ہے اس غار پر عالیشان محل بنایا ہوا ہے ہر صبح و شام اسجگہ نقارہ بجایا جاتا اور صبح کے وقت عراقی گھوڑا زر و جواہر سے مرصع غار پر لایا جاتا اور سب لوگ آواز دیتے کہ یا حضرت امام مہدی موعود آخرالزماں باہر آئیے یہ عجوبہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دوسرا عجوبہ یہ بھی دیکھا کہ راستہ میں ایک وادی ہے وہاں خواجہ مرجان رہتے ہیں جو شتربان ہے اور قوم کا سردار ہے وہ اتنا دلیر ہے کہ ہر سیاح اور مسافر کو کھانا اور پانی وافر دیتا ہے اور ہر سال پانچ سو ساٹھ اونٹ حاجیوں کو زادِ راہ کیلئے اور سواری کیلئے براہ للہ دیتا تھا تاکہ آسانی سے کعبہ تک پہنچ جائیں اور اسی مقدار خرچہ دیتا تھا کہ راستہ میں کسی اور کے محتاج نہ ہوں اور جب حاجی حج کر کے واپس آتے اور بھوکے اور ننگے ہوتے ہیں تقریباً تیس ہزار آدمیوں کو خرچ اور کپڑے دیتا ہے اور بغداد پہنچاتا ہے اور ہر بزرگ زادہ اور درویش جو وہاں آتے اسکی ہر قسم کی خدمت کرتے ہیں اور

Marfat.com

جہاں وہ کہیں پہنچاتا ہے ایسا احسان و مروت کوئی بادشاہ یا غنی نہیں کرتا۔ یہ فقیر وہاں پہنچا اور خانہ کعبہ کی زیارت کی اور پھر روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی داڑھی سے صفائی کر کے پھر حرم مکہ میں واپس آکر اعتکاف بیٹھا۔ مکہ میں شیخ عبداللہ مطری خلیفہ اور امام تھے میرے چلہ کے دوران ایک دن شیخ صبح کی نماز پر حاضر نہ ہوتے اور مقتدیوں نے مجھے امامت کا حکم دیا پھر ظہر کی نماز پر شیخ تشریف لاتے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد وہاں کے بزرگوں نے شیخ سے پوچھا کہ صبح کہاں تھے؟ شیخ صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں حضرت شیخ رکن الدین قطب العالم ابوالفتح حضرت مخدوم شیخ بہاؤالدین غوث العالم قدس سرہٗ العزیز کے دوہتے (نواسے) اس جہان سے رحلت فرما گئے تھے اُن کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ جملہ صحابہ کرام کے تشریف فرما تھے اور اس وقت یہ دعا گو حجرہ میں معتکف تھا۔ بزرگان میں سے ایک نے پوچھا کہ شیخ رکن الدین کا رتبہ قطبی کس کو ملا ہے؟ شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ اس جوان کو، جو حجرہ میں معتکف ہے۔ چنانچہ تمام حاجیوں، مجاوروں اور بزرگوں نے اس دعا گو سے فاتحہ کہی اور شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ اے سیّد جلال الدین ابھی آپ کو ملتان طلب کیا گیا ہے اور تقریباً

Marfat.com

ایک سوتیس آدمی مردان حق رحلت فرما چکے ہیں اور اسّی بزرگ جو زندہ ہیں سے تبرک لیئے ہوئے ہے اور یہ باتیں جو تحریر میں لائی گئی ہیں محض طالبانِ حق اور سالکان کی ترغیب کیلیئے ہیں تاکہ یہ کلمات سُن کر طلبِ حق میں تیز ہوں اور سُستی اور کاہلی کو ترک کر کے بزرگان کا دامن پکڑیں الہٰی بحرمت بزرگان غائب و حاضر ہم تمام مومنوں کی جو طالبِ حق ہیں عاقبت بخیر ہو اور ان بزرگان کے زمرہ میں شامل فرما بحرمت نبی آخر الزماں ۔ آمین ثم آمین ۔

تمت بالخیر

کتابت: ندیم آرٹ۔ کنگن روڈ۔ احمد پور شرقیہ

Marfat.com

سرائیکی ڈوہڑے

فخر الشعراء
احمد علی شاہ مخمور

مدینہ ڈیکھݨ دی سِک ہووے ، ہن اوچ شریف نظارے
جتھاں چلدِن رات ڈینہاں ، رحمت دے فوارے
مسجد بݨوائی محمد بِن قاسم راج دُلارے
سب حاجات پُورے تھیون ہِن مخمور اشارے

—

دربار ہے محبوب سُبحانی آویں اتھاں ناں ہوش
راجن قتالؒ، سید بخاری جلال الدین سُرخ پوش
مخدوم جہانیاں جہانگشتؒ ، فضل الدینؒ دوش بدوش
ہر ویلے رونقاں ہوندِن مخمور ہِن جوش خروش

*

Marfat.com

جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر
بیت اللہ	۱	امام عبیدہ	۲۲	روم	۵۱	بدخشاں	۷۷
بیت المقدس	۲	شیخ شہاب الدینؒ	۲۶	ہمدان	۵۲	عراق	۷۸
شام	۲	دمیان	۲۸	بلخ	۵۴	کوہ پیراں	۸۳
دمشق	۳	کوہ قاف	۲۹	ہرلیو	۵۸	مجر	۸۶
کربلا معلےٰ	۴	مدائن	۳۴	خراسان	۵۹	شہر فرنگیاں	۸۷
نہاوند	۶	توران	۳۶	حضرت امام شاہ علی موسیٰ رضا	۶۰	مزار شیخ سہیل تشتری	۹۲
کوہ طور سینا	۷	غزنی	۴۲	استنبول	۶۱	شیخ عبداللہ ملتانی	۹۳
بغداد	۸	نیشاپور	۴۳	زندان	۶۲	شیخ نجم الدین اصفہانی	۹۵
سراندیپ	۹	رے	۴۳	حجا	۶۴	شیخ ضیاء الدین شامی	۹۶
مصر	۱۳	کرمان	۴۵	بروع	۶۶	شیخ شہاب الدین مصر	۹۷ ۹۸
گازرون	۱۹	شیراز	۴۸	گنجہ	۶۷	شیراز کرمان	۱۰۰ ۱۱۴
نخشوان	۲۱	کشمیر	۴۹	خیبر	۷۰	مقطع سکندر	۱۱۷

Marfat.com

الرفیق افضالی پرنٹنگ پریس پاک گول امین پور بازار فیصل آباد

Marfat.com

الرفیق افضالی پرنٹنگ پریس پاک گول امین پور بازار فیصل آباد

Marfat.com